

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

پینٹا لیسوں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

جلas منعقدہ مورخہ 29 راکٹبر 2021ء بروز جمعۃ المبارک ببطابق 22 ریج الاؤل 1443 ہجری

| نمبر شار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| 1 | تلادت قرآن پاک اور ترجمہ۔ | 03 |
| 2 | چیئرمینوں کے پیش کاعلان۔ | 04 |
| 3 | وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے کاغذات نامزدگی۔ | 05 |
| 4 | وزیر اعلیٰ کا انتخاب۔ | 06 |
| 5 | میر عبدالقدوس بنجھو (قائد ایوان) کی تقریر۔ | 55 |
| 6 | گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔ | 72 |

ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر ----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی ----- جناب طاہر شاہ کا کڑ
اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن
چیف رپورٹر ----- جناب مقبول احمد شاہ وانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 29 راکٹبر 2021ء بروز جمعۃ المبارک بھطابن 22 ربیع الاول 1443 ہجری،
بوقت صبح 11 بجھر 15 زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر بلوچستان صوبائی
اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَغَيْرُ اللَّهِ أَبْغِيْ رَبّاً وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ طَوْلًا وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا حَوْلًا وَلَا تَنْزِلُ
وَإِذْرَأَةً وَرِزْرِأْخُرَاءِ حَثَمَ إِلَى رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيَنْبَيِّكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٢٥﴾
وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلِيفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَتَ لَيْلَوْكُمْ فِي
الصَّفَّ مَا اتَّئِكُمْ طَ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ ذَلِكَ وَإِنَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٦﴾

﴿پارہ نمبر ۸ سورہ الانعام آیات نمبر ۱۲۵ تا ۱۲۶﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - تو کہہ کیا اب میں اللہ کے سوا تلاش کروں
کوئی رب اور وہی ہے رب ہر چیز کا۔ اور جو کوئی گناہ کرتا ہے سو وہ اُس کے ذمہ پر
ہے اور بوجھ نہ اٹھائے گا ایک شخص دوسرے کا پھر تمہارے رب کے پاس ہی ٹھم سب کو
لوٹ کر جانا ہے۔ سو وہ جتنا ہے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔ اور اُسی نے تم کو نائب
کیا ہے زمین میں اور بلند کر دیئے تم میں درجے ایک کے ایک پر۔ تاکہ آزمائے تم کو
اپنے دیئے ہوئے حکموں میں تیرا رب جلد عذاب کرنے والا ہے اور وہی بخشنے والا
مہربان ہے۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔ سُمِّ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

میر نصیب اللہ مری: جناب اسپیکر! کھیڑان صاحب کا بیٹا خی ہے، اُس کی صحت یا بی کیلئے دعا کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اس واقعہ میں مر نے اور زخمی ہونے والوں کیلئے دعا کی جائے۔

(دعاۓ مغفرت کی گئی)

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔ اللہ صحت یا ب فرمائے۔ میں وفاتی وزیر، سنیٹر ز، ایم این ایز،

سابق وزراء، اور ایم پی ایز کو بلوچستان اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میں قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13

کے تحت ذیل اراکین اسمبلی کو پہنچ آف چیئرمین کیلئے نامزد کرتا ہوں:

۱۔ میر نصیب اللہ مری صاحب۔ ۲۔ سردار عبدالرحمن کھیڑان صاحب،

۳۔ جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ ۴۔ میر یوسف عزیز زہری صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آئین کے آرٹیکل (4) 130 حسے قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی

مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 18 کے ساتھ پڑھا جائے، کہ تخت وزیر اعلیٰ کا انتخاب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میں قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے گوشوارہ ششم

کے تحت وزیر اعلیٰ بلوچستان کے انتخاب سے متعلق طریقہ کار پڑھ کر سناتا ہوں تاکہ معزز اراکین اسمبلی کیلئے انتخابی

عمل میں حصہ لینے میں آسانی ہو، ووٹوں کے آغاز سے قبل اسپیکر ہدایت دے گا کہ پانچ منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی

جائیں گی، تاکہ جو معزز اراکین اسمبلی ہاں میں موجود نہیں ہیں، وہ ہاں میں تشریف لا سکیں۔ گھنٹیاں بند ہونے کے

فوراً بعد ایوان کی جانب تمام داخلی راستے بند کر دیے جائیں گے۔ ہر داخلی راستے پر اسمبلی اشاف اس وقت تک

تعینات رہے گا جب تک ووٹوں کا مرحلہ کامل ہو جاتا ہے، اس وقت تک ان راستوں پر کسی کو اندر آنے کی اجازت

نہیں دی جائیگی۔ وزیر اعلیٰ کے انتخابات سے قبل جن امیدواروں کے کاغذات نامزدگی درست قرار دیئے گئے،

ان کے ناموں کا اعلان ایوان کے سامنے کیا جائیگا۔ اس کے بعد اسپیکر اعلان کریگا کہ جو اراکین اسمبلی کسی امیدوار

کے حق میں اپنا ووٹ ریکارڈ کرانا چاہتے ہیں وہ سامنے لابی جو لابری کی جانب کھلتا ہے، تعینات اسمبلی

سپکر ٹریٹ کے آفیسرز، (ٹیلرز)، جوڈیک پر موجود ہوں گے، کو اپنا ووٹ با قاعدہ ریکارڈ کرائیں گے۔ اراکین

اسمبلی اپنے ووٹ ریکارڈ کرنے کے بعد اس وقت واپس اسمبلی ہاں میں نہیں آئیں گے جب تک اسپیکر یہ تسلی نہ

کرے کہ وہ ووٹ کے خواہشمند نتام ادا کیں۔ اسمبلی نے اپنے ووٹ ریکارڈ کر دیں، تب اسپیکر اعلان کریگا کہ ووٹوں کا مرحلہ مکمل ہوا ہے۔ ووٹوں کا مرحلہ مکمل ہونے کے بعد سیکرٹری اسمبلی ریکارڈ شدہ ووٹوں کی لکنی کریکا اور اس کا نتیجہ اسپیکر کو پیش کریگا۔ اس کے بعد اسپیکر یہ ہدایت دے گا کہ دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں تاکہ جو ادا کیں اسے ممکن ہو۔ ووٹ ریکارڈ کرنے کے بعد ہال سے باہر چلے گئے ہیں، وہ واپس ہال میں تشریف لا سکیں۔ جب گھنٹیاں بجنا بند ہو جائیں گی تو اسپیکر اسمبلی کے سامنے ریکارڈ شدہ ووٹوں کے نتیجہ کا اعلان کریگا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اب وزیر اعلیٰ کے انتخابات کا عمل شروع کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اب پانچ منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں گی۔

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام اسپیکر: اب ایوان کے تمام داخلی دروازے بند کیئے جائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مورخہ 28 اکتوبر 2021 وزیر اعلیٰ کے انتخابات کے لئے صبح 08:30 بجے تا شام 00:00 بجے سے قتل کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ وقت مقررہ کے دوران صرف میر عبدالقدوس بنجور کن صوبائی اسمبلی کی جانب سے پانچ کاغذات نامزدگی برائے انتخابات وزیر اعلیٰ، تواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی محیریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 15 کے ذیلی قواعد 6-5-4-3-2 کے تحت سیکرٹری اسمبلی کو موصول ہوئے ہیں، جن میں سردار عبدالرحمٰن کھیتران، رکن اسمبلی نے وزیر اعلیٰ کے انتخابات کے لئے میر عبدالقدوس بنجور صاحب، رکن اسمبلی کا نام تجویز کیا۔ اور سردار محمد صالح بھوتانی نے اس کی تائید کی۔

نمبر 2 پر محترمہ بشری رند، رکن اسمبلی نے وزیر اعلیٰ کے انتخابات کے لئے میر عبدالقدوس بنجور کن اسمبلی کا نام تجویز کیا۔ اور محترمہ لیلی بی بی، رکن اسمبلی نے اس کی تائید کی۔

نمبر 3 پر جناب نور محمد دمڑ، رکن اسمبلی نے وزیر اعلیٰ کے انتخابات کے لئے میر عبدالقدوس بنجور کن اسمبلی کا نام تجویز کیا اور جناب مٹھا خان، رکن اسمبلی نے اس کی تائید کی۔

نمبر 4 پر جناب ظہور احمد بلیدی، رکن اسمبلی نے وزیر اعلیٰ کے انتخابات کے لئے میر عبدالقدوس بنجور صاحب، رکن اسمبلی کا نام تجویز کیا۔ اور میر سکندر علی عمرانی نے اس کی تائید کی۔

نمبر 5 پر میر جان محمد خان جمالی، رکن اسمبلی نے وزیر اعلیٰ کے انتخابات کے لئے میر عبدالقدوس بنجور، رکن اسمبلی کا نام تجویز کیا۔ اور جناب محمد خان لہڑی صاحب نے اس کی تائید کی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: تو اعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 16 کے تحت شام 06:00 بجے میر عبدالقدوس بزنجو، رکن اسمبلی کی جانب سے جمع کرائے گئے کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کی گئی، جو درست پائے گئے۔ چونکہ مقرر وقت تک میر عبدالقدوس بزنجو، رکن اسمبلی کے ماسوا اور کسی امیدوار نے وزیر اعلیٰ کے عہدے کے لئے کاغذات نامزدگی جمع نہیں کرائے، لہذا میں تو اعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر (1) 18 کے تحت اسمبلی کے روپرواعلان کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کے انتخابات کے لئے ایک ہی امیدوار میر عبدالقدوس بزنجو، رکن اسمبلی ہیں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) جو معزز رکن اسمبلی، میر عبدالقدوس بزنجو، رکن اسمبلی کو وزیر اعلیٰ کے انتخابات کے لئے اپنا ووٹ ریکارڈ کرانا چاہتے ہیں، وہ سامنے لابی کی جانب تشریف لے جائیں اور ڈیک پر تعینات اسمبلی آفیسرز، (ٹیلرز) کو اپنا ووٹ ریکارڈ کرائیں۔

(اس مرحلہ پر ارکین اسمبلی نے اپنے اپنے ووٹ ریکارڈ کرائے)۔

جناب قائم مقام اسپیکر: دونگ کامل مکمل ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی! ریکارڈ شدہ ووٹوں کی گنتی کر کے نتیجہ مجھے پیش کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نتیجہ پیش ہوا۔ اب دو منٹ کے لیے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ اپنی نشتوں پر تشریف رکھیں۔ اب میں وزیر اعلیٰ کے انتخابی رزلٹ کا اعلان کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میر عبدالقدوس بزنجو، رکن اسمبلی کے حق میں 39 ووٹ ریکارڈ ہوئے ہیں۔ اس طرح میں تو اعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر (2) 18 کے تحت اسمبلی کے کل اراکین کی اکثریت کا ووٹ حاصل کرنے پر میر عبدالقدوس بزنجو، رکن اسمبلی کو وزیر اعلیٰ بلوچستان منتخب ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اور انہیں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میر عبدالقدوس بزنجو صاحب سے گزارش ہے کہ وہ قائدِ ایوان کی کرسی پر تشریف رکھیں۔ جو ارکین قائدِ ایوان کو مبارکباد دینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوادیں۔ جس کا نام نہیں ہو گا وہ بات نہیں کر سکے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن اسمبلی نے فراؤ فراؤ منتخب قائدِ ایوان کی جانب جا کر کے انہیں مبارک بادی)

جناب قائم مقام اسپیکر: جی اصغر خان اچزنی صاحب! مبارک باد دینے کے لیے آپ کا نام آیا ہے۔

جناب اصغر خان اچزنی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ سب سے پہلے میں آج میر عبدالقدوس بن جو صاحب کو بلوچستان اسمبلی کے نئے قائد ایوان بلا مقابلہ منتخب ہونے پر مبارکباد اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے پیش کرتا ہوں۔ اور یقیناً اس امید کے ساتھ تو تھا کہ اس وقت ملک کے جو سیاسی حالات ہیں یعنی اور نیشنل اسمبلی ہر فرم پر مضبوط سے مضبوط اپوزیشن کا کردار دیکھنے کو مل رہا ہے۔ پنجاب اسمبلی سے لے کر سندھ اسمبلی اور پختونخوا کی اسمبلی تک لیکن آج بلوچستان اسمبلی میں یقیناً پورے 65 کے ایوان نے ایک لحاظ سے indirectly میر صاحب پر اعتماد کر کے اس امید کے ساتھ کہ وہ بلا امتیاز اس صوبے کے تمام علاقوں پر یکساں توجہ دیں گے۔ اور سب کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ اور یقیناً جناب اسپیکر! پہلے ڈیڑھ، دو مہینے سے جو پورا صوبہ ایک جمود کا شکار تھا، ایک کنفیوژن پورے صوبے میں پھیلی ہوئی تھی۔ تو آج اس کا ایک لحاظ سے سد باب بھی ہو گیا۔ ہماری خواہش ہے نئے قائد ایوان سے کہ وہ صوبے کی ڈولیپمنٹ پر صوبے کے امن و امان پر صوبے کی بھائی چارگی پر توجہ دے کر معاملات کو سلیمانی اور حل کرنے کی طرف اور تمام بلوچستانیوں پر بلوچستان کے تمام علاقوں پر یکساں توجہ دے کر یہ ثابت کرنے کی ضرور کوشش کریں گے جس طرح پورے ایوان نے بلادعمر، بغیر کسی مقابلے اور بغیر کسی اعتراض کے آج ان کو منتخب کیا ہے۔ تو میں ایک مرتبہ پھر میر صاحب کو اپنی پارٹی کی طرف سے نئے قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ لیکن جناب اسپیکر! چونکہ شروع میں بھی آپ سے بھی بات ہوئی تھی شاید سیکرٹری کے علم میں یہ بات ہم لاحقے ہیں کہ کل ڈی کی میں ایک ناخوشنگوار واقعہ ہوا ہے۔ باچا خان چوک پر ایک شخص نے آ کر کے تیل چڑک کر اسکو جلا دیا ہے۔ اور اس کا نام بھی سامنے آیا ہے اور وہ بندہ گرفتار بھی ہوا ہے تو ہم نے سیکرٹری اسمبلی سے اس پر بات کی کہ اس کے لئے ایک مذمتی قرارداد، ایک طریقہ کار۔ تو سیکرٹری اسمبلی نے کہا کہ قواعد و انصباط کا ریکارڈ میں یہ ممکن نہیں ہے کہ جس دن قائد ایوان کا انتخاب ہو اور اسی دن آپ قرارداد یا اس طرح کی کوئی اور چیز اسمبلی فلور پر ٹیبل کر دیں۔ یقیناً جناب اسپیکر! باچا خان ہر لحاظ سے اس سے ہٹ کے کہ انہوں نے ہماری پارٹی کی راہبری کی، وارثی کی، اکابر بن کے وہ اس خطے کے صرف یہ نہیں کہ اس ملک پاکستان کے بلکہ اگر ہم یہ کہیں کہ وہ اس خطے کے راہبر تھے۔ وہ اس خطے کے لیڈر تھے۔ اور نہ مذہب کے حوالے سے اس پر کوئی اعتراض آج تک کسی نے اٹھایا ہے نہ یہاں قوموں کے حقوق، قومی حقوق کے حوالے سے کسی نے سوال اٹھایا ہے؟ تو ہمیں سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ایک شخص اس طرح کی گھناؤنی حرکت کرتے ہوئے کس کی سازش پر کر رہا ہے۔ اور خدا نخواستہ یہ ایک شخص اگر وہاں عوامی نیشنل یارٹی کے ساتھیوں کے علاوہ کسی عام

پشتوں کے ہاتھ چڑھ جاتا اور کوئی اور واقعہ رونما ہو جاتا تو آج پورے صوبے میں اس کو خدا نخواستہ کوئی اور رنگ دے دیا جاتا۔ تو آپ کے توسط سے جناب اپیکر! ہم یہ ریکوئیٹ کرتے ہیں کہ یہ ایوان ایک شخص جو باچا خان کے چوک کو جلا کے نعرہ تکبیر اللہ اکبر کا نام دیتا ہے۔ تو ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جو اس وقت پولیس کی گرفت میں ہے یہ ایک شخص نہیں ہے اس کے بیچے کوئی قوت ضرورت کا فرما ہو گا جو اس صوبے میں آگ پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے یہ آگ پھیلاتے پھیلاتے ہم نے بہت دیکھا ہے ہم دوسروں کے حالات پر بہتے رہتے تھے ہم نے دوسروں کو آگ میں گودتے ہوئے دیکھا۔ لیکن آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک تحریک کی وجہ سے جہاں سے سپورٹ کیا جاتا تھا اس طرح کی قوتوں کو، آج پورا صوبہ اُس کی لپیٹ میں ہے۔ میڈیا پر پابندی لگادی گئی ہے۔ لاشیں گر رہی ہیں۔ اور نہ مقدس دین اسلام کا اور سب سے بڑھ کر ہمارے پیغمبر حضرت ﷺ کا استعمال ہو رہا ہے۔ اور کل کے واقعہ کو بھی اگر آپ دیکھیں جو شخص پکڑا گیا ہے سو شل میڈیا پر اسکے جو الفاظ اسے منے آئے ہیں کہ جس نام وہ وہاں تیل چھڑ کر اُس چوک کو جلا رہا تھا تو وہ اُس نام بھی نعرہ تکبیر لبیک اور اس طرح کے مذہبی شعار دے کے وہاں آگ جلانے جا رہا تھا۔ ابھی پولیس کی گرفت میں ہے تو جناب اپیکر! آپ سے ہمارا یہ مطالبہ ہے قائد ایوان سے ہماری یہ ریکوئیٹ ہے کہ اس واقعے کی ایک صحیح تحقیقات ہونی چاہیے اس طرح کی چھوٹی چھوٹی چیزیں آپ کے پورے علاقے اور پورے خط کو آگ کی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ تو میں یہ ضروری سمجھتا ہوں اور آخر میں ایک مرتبہ پھر میر عبد القدوں بن بخش صاحب کو نئے قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اپیکر: جی شکریہ۔ جی سردار یار محمد رند صاحب بات کریں آج جمعہ کا دن ہے کوشش کریں کہ کم بات کریں۔ میرے خیال سے مبارکبادی کا ایک سلسلہ ہو جائے پھر جو بات کرنا چاہیے اُس کے لئے نام آئے ہیں۔ جی سردار یار محمد رند صاحب۔

سردار یار محمد رند: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ اٰيٰكَ نَعْبُدُ وَ اٰيٰكَ نَسْتَعِينُ۔ جناب اپیکر صاحب! میں منتخب وزیر اعلیٰ بن بخش صاحب آج میں مختصر ابادت تو صرف جو آج کا اینڈا ہے کہ اُن کو مبارکباد دینی ہے۔ قدوس صاحب اس اسمبلی کے اپیکر بھی رہے ہیں اس اسمبلی کے سابق چیف منستر بھی رہے ہیں۔ آج پورے ایوان آج پورے ایوان نے متفقہ طور پر اُن کو قائد ایوان منتخب کیا ہے۔ بہت اچھی بات اور بہت اچھی روایت ہے مگر میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ قدوس صاحب کا، جو سابق ادوار گزرے ہیں، بحیثیت چیف منستر وہ اور آج کی صورت حال میں بہت فرق ہے اور ہم اس امید پر قدوس صاحب کی حمایت کی اُن کو ووٹ دیا کہ وہ آنے والے کل میں بلوچستان، بلوچستان کے لوگوں کو وہ جو 72 سالہ احسان محرمو میاں، زیادتیاں اور نافضافیاں ہیں، وہ انہیں ختم

تونہیں کر سکتے مگر کم کر سکتے ہیں۔ ان کی خدمت میں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ قدوس صاحب! مہربانی کر کے کل تک جو اس صوبے میں ہوتا رہا اور جس طرح سے موسم کی طرح، موسم کو بد لئے میں بھی بہت ناممکن لگتا ہے بدستقی ہم نے ایسی گندی روایتیں اپنے آنے والی نسلوں کے لئے چھوڑ کے جا رہے ہیں جو آنے والی نسلیں فخر سے نہیں کہہ سکتیں گی کہ ہمارے بزرگوں نے ہمارے اکابرین نے ایسی سیاسی اور جمہوری روایات چھوڑ کے ہم گئے ہیں کہ ہم اُن کو follow کریں اور ان پر ہم فخر کریں۔ اللہ نے قدوس صاحب کو ایک نیا موقع دیا ہے نیا اور یہ ہر آدمی کو پہنچنے والا کین کا یہ ہاؤس ہے ہر آدمی کو یہ موقع نہیں ملتا اور بزرگوں صاحب میرے خیال میں بہت اچھی نصیب اپنی لیکر کے آئے ہیں کہ بہت مختصر وقت میں دوسری دفعہ وہ اس منصب پر بیٹھ رہے ہیں۔ قدوس صاحب! یہ چیزیں آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہوں گی کہ کل تک جو آپ کے ساتھ تھے گزشتہ تین سالوں میں انکار و یہ کیا تھا اور طریقہ کیا تھا اور طریقہ واردات کیا تھا۔ اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ بھی کوشش کریں گے قدوس صاحب کے ساتھ وہی رویہ اختیار کیں جو ہمارے محترم جام کمال کے ساتھ اختیار کیا گیا۔ مجھے آج یہ پتہ چلا ہے کہ وہ جہاز جو ایک رکشہ کی طرح چلتا تھا مجھے دکھ ہے کہ جام صاحب ایک روایت ہوتی ہے کہ اُن کو اپنے منزل پر واپس اپنے حلقے میں یا اپنے گھر پر جانے کے لئے اُن کو وہ جہاز تک مہینہ نہیں کیا گیا مجھے اُس کا سخت افسوس ہے بشرطیکہ آپ لوگ بہت سارے لوگ اس پر گواہ ہوں گے کہ جام صاحب کے ان تین سالوں میں نہ تو ہم اُنکے اُس جہاز پر بیٹھے اور نہ اُنکے کبھی ہمسفر ہوئے۔ کاش! جام صاحب جن کو قسمت نے بہت اچھا موقع دیا تھا اور وہ تین پستوں سے حکمران رہے تھے۔ اور باقی تو ڈیڑھ، سیاسی، جمہوری، میں اس پاکستان کی بات کرتا ہوں۔ کاش! وہ بہت کچھ سیکھتے اور بہت اچھی روایتیں یہاں ڈال کے جاتے مگر ایسا نہیں ہوا۔ لیکن مجھے آج بھی دکھ ہے کہ وہ لوگ جو سارا دن منتظر رہتے تھے اُن کے ملنے کے لئے آخر تک اُن کو رخصت کرنے بھی بہت کم لوگ شاید گئے ہوں گے۔ یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔ کیونکہ جام صاحب سے کاش! آج وہ موجود ہوتے، تین سال جس طرح میرے اور میرے حلقے کے لوگوں کے گزرے ہیں اور میرے ساتھ گزرے ہیں، چونکہ آج وہ نہیں ہیں آج پاور میں نہیں ہیں اقتدار میں نہیں ہیں جب وہ اقتدار میں تھے تو یہ ہاؤس گواہ ہے اُس کا، ہاؤس کا ریکارڈ گواہ ہے کہ جو میں نے کہنا تھا میں نے اُس وقت اُن کے سامنے کہا، کیونکہ وہ آج یہاں موجود نہیں ہیں۔ تو میں اُن کے لئے ایک لفظ بھی نہیں کہوں گا۔ میں اُن کے لئے دعا گو ہوں کہ آگے اُن کا وقت اور ناممکن اچھا گزرے۔ اب آئی بات بلوچستان کی قدوس بزرگوں صاحب کی وہ مجھ سے عمر میں بہت چھوٹے ہیں ان کے خاندان کے ساتھ ان کے والد بزرگوں کا تو مجھے پتہ نہیں ہے ان کے والد کے ساتھ میرا اچھا ناممکن گزرے ہے۔ ان کے ساتھ بہت اچھا ناممکن گزرے ہے ہمارے

چھوٹے بھائیوں کی طرح ہیں۔ ہم سے جو بھی ہوا، ہم کوشش کریں گے کہ ان کی راہنمائی کے لئے اور ان کو وقت سے پہلے بتانے کے لئے۔ اب آگے ان کی مرضی ہے کہ وہ کس طرح چلتے ہیں کس طرح کرتے ہیں۔ مگر میں ان کو ضرور یہ ریکوئیسٹ کروں گا کہ ان لوگوں سے نقش کے رہیں جنہوں نے جام صاحب کو آج یہ دن دکھانے پڑے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آسمان رنگ بدلتا ہے کیسے کیسے۔ وہ تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اللہ نہ کرے کہ اس طرح کے اور دن ہمیں دیکھنے نہ پڑیں۔ ہم نے آخری وقت تک جام صاحب کو جب وہ میرے پاس تشریف لائے تھے تو میں پچیس ہمارے منظرز، اکابرین، ایم پی ایز ان کے ساتھ تھے۔ تو میں نے جام صاحب سے کہا کہ جام صاحب میں نے تو ایک مثال دی تھی سرا نیکی کی وہ یہاں اس معزز ایوان میں نہیں دے سکتا۔ مگر جام کی خدمت میں میں نے عرض کی تھی۔ تو میں نے کہا کہ جام صاحب وقت تو گزر جاتا ہے چیزیں رہ جاتی ہیں لوگوں کی یادیں رہ جاتی ہیں۔ تو میں اس موقع اور اس امید کے پر آج ہم نے بزنجو صاحب کو دوٹ بھی دیا ہے اعتماد کا دوٹ بھی دیا ہے۔ اس موقع پر کہ اللہ ان کو ہمت دے۔ اور اللہ ان کو نیک سمجھنے کی کوشش بھی کرے اللہ ان کو بھی سمجھائے۔ باقی اُس وقت بھی ہاؤس میں ہم نے کھڑے ہو کر کہ کہا تھا کہ ہم جام صاحب کے allies اتحادی تھے آج بھی ہم BAP پارٹی کے اتحادی ہیں allies ہیں۔ یہ ان کا اپنا فیصلہ تھا ہمارا نہیں تھا۔ جو فیصلہ ان کی اکثریت نے کیا ہم اُسی فیصلے کے ساتھ ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیں ہماری حکومت کو اسلام آباد میں سپورٹ کرتے ہیں اس لئے ہمارا اخلاقی فرض بنتا ہے کہ ہم ان کی مدد کریں۔ مگر میں اس ہاؤس اور اس اسمبلی کو گواہ بنانے کے یہ کہتا ہوں کہ قدوس صاحب! آپ نے ہر جو چھا کیا ہم آپ کے ساتھ ہوں گے ہم آپ کا ساتھ بھائیں گے اور یہ نہیں کہ ایک طرف ساتھ بھانے کے ساتھ میں فائل بھی بغل میں لے کے آپ کے پاس آئیں گے نہ جام کے پاس گئے ہیں نہ انشاء اللہ آپ کے پاس آئیں گے۔ باقی یہ بتا دیں آپ کو کہ ہر اچھے کام میں ہم آپ کو مکمل سپورٹ دیں گے ہم آپ کے ساتھ ہوں گے جام سے بھی ہم نے یہی کہا تھا کہ جام صاحب اگر آپ اسکیلے بھی کھڑے رہے ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔ جب آپ خود زمین پر بیٹھ کے گھٹنے میک دیئے تو ہم اخلاقی طور پر آزاد ہیں کہ ہم اپنے فیصلے خود کریں۔ تو آج اس ہاؤس کو گواہ بنانے کے قدوس صاحب کے سامنے ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ قدوس صاحب کوئی ایسا فیصلہ جو بلوچستان کا بلوچستان کے عوام کے حق میں نہیں ہوا انشاء اللہ اس ہاؤس کے اندر یہ ہاؤس ہمارا گواہ ہوگا کہ ہم آپ کو oppose کریں گے آپ کی اصلاح کے لئے بلوچستان کے مفادات کے لئے۔ باقی رہا سوال میں پھر دوبارہ آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ کو یہ سنہری موقع ملا ہے آپ بلوچستان اور بلوچستان کے لوگوں کے لئے اس دھرتی کے لئے جس نے یہ عزت آپ کو دی ہے جو

مقام آپ کو دیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کل چند ذاتی دوستوں کے ہاتھوں میں کھلونا نہیں اور یہ بیورو کریٹ، بیورو کریٹ ہے اُس میں بھی آپ مہربانی کر کے صحیح لوگوں کا انتخاب کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ سردار صاحب۔

سردار یار محمد رند: ایسے نہ ہوں، آخری دو الفاظ میں میں ختم کر رہا ہوں کہ یہ سیف اللہ چھٹہ نہیں تھا، پنجابی میں تو کہتے ہیں کہ چھٹا ہوا بدمعاش تھا، وہ اُس چھٹے ہوئے بدمعاش کی آج بھی ہم چیزیں یاد کر رہے ہیں۔ جس طرح اُس نے بلوچستان کو لوٹا جس طرح بلوچستان کے وسائل کو اُس نے استعمال کیا، اور پھر انعام کے طور پر مرکز نے یہ تروایت رہی ہے 72ء میں جو بلوچستان کو زیادہ لوٹا ہے، جو بلوچستان کے وسائل کو بیدردی سے استعمال کرتا ہے اور بلوچستان کے عوام کو ان کے حق سے محروم کرتا ہے اُس کو انعام دیا جاتا ہے، تو یہ ہم قدوس صاحب سے بھی کہیں گے کہ please ہم یہاں آپ سے کچھ مانگنے نہیں آئے ہیں۔ ابھی بھی ہم نے آپ کو دیا ہے اور انشاء اللہ آگے بھی ہم آپ کو support کو اور مدد دیں گے۔ مگر یہ نہیں ہو گا کہ یہاں بیٹھ کر اخباروں میں علیحدہ با تین کریں گے اور آپ کے چیزیں میں علیحدہ با تین کریں گے۔ نہیں، ہماری جو بات بھی ہو گی اسمبلی کے اس فلور پر ہو گی اور انشاء اللہ پر لیں اور میڈیا کے سامنے ہو گی۔ اور میں یہ بتاتا چلوں کہ جو کچھ بلوچستان کے ساتھ ہوا ہے مجھے امید ہے کہ اُس کو دوبارہ نہیں دھرایا جائے گا۔ اور میں اس موقع کے ساتھ اپنی تقریر ختم کروں گا، ہاں! ابھی ہمارے بھائی نے ابھی دُکی کے واقع کی بات کی، باچا خان چوک دُکی کا جو واقعہ ہوا ہے وہ قبل مذمت ہے اور ایسے واقعے بلوچستان کی تاریخ میں بلوچستان کی سرز میں پر نہیں ہونے چاہئیں۔ ہم قبائلی معاشرے کے فرد ہیں، جو کچھ دوسرے صوبوں میں ہوتا ہے اُس کو ہم afford نہیں کر سکتے۔ اور یہ روایت بلوچستان میں نہیں ہونی چاہیے، باچا خان، اُس کے پیروکار، اُس کی پارٹی اُس کا نظریہ وہ اپنی جگہ پر۔ مگر وہ بہت قبل عزت قبل احترام اُس پورے خطے کی شخصیت تھے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں ایک دن کے لیے دہلی گیا تھا، sorry بھی میں، آپ یقین کریں کہ اُس وقت یہ panaflex وغیرہ یہ چیزیں نہیں تھیں یہ ہاتھ کی paintings وغیرہ بنی ہوتی تھیں۔ سو، سوف اونچے گیٹس بننے ہوئے تھے ایک طرف گانڈی کا portrait تھا اور دوسرے طرف باچا خان کا portrait تھا۔ میں ایسے عظیم شخص اُس کا نظریہ اُس کے خیالات اُس سے اختلاف ہو سکتا ہے مگر اُس کی شخصیت اور اُس عظیم انسان کے پتنے کو جلانا اور نعرے لگانا میرے خیال میں یہ قابل مذمت ہے اور کوئی بھی کرے کوئی بھی جماعت کوئی بھی ہو ہم کسی سے نہیں ہے کہ بیٹھ کر چند لوگ ہمیں dictate کریں بلوچستان کے اندر کہ کس نے کیا کرنا ہے۔ بلوچستان کے ایک کروڑ میں لاکھ لوگوں کا حق بتا ہے کہ وہ جس کو چاہیں ووٹ دیں، جس نظریے کو

چاہیں ووٹ دیں جس پارٹی کے منشور کو چاہیں ووٹ دیں، یہ ہمارے اوپر مسلط نہ کیا جائے بلوچستان کے لوگوں پر۔ تو میں نئے منتخب ہونے والے وزیر اعلیٰ صاحب سے request کروں گا کہ وہ جب اپنی کابینہ بنائیں، اپنے ہوم نسٹر بنائیں تو ان کو task کا یہ آدمی کو ہر صورت میں سزا ملنی چاہیے اور سخت سزا ملنی چاہیے۔ میں قدوس صاحب! بیٹھنے سے پہلے دوبارہ آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ جب آپ کا tenure ختم ہو گا تو انشاء اللہ آپ کے لیے بھی ہم بہتر لفظوں میں اور بہتر طریقے سے خدا حافظ کہیں گے۔ اللہ کرے کہ یہ دو سال آپ کے بہت اچھے گزریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ! جی نواب زہری صاحب۔

نواب شاء اللہ خان زہری: thank you جناب اسپیکر صاحب۔ جیسے کہ دوستوں نے کہا سب سے پہلے تو میں قدوس بزنجو کو اس august House میں وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے۔ اور یہی امید رکھتا ہوں کہ جوان کے پیش روانے یہاں بلوچستان کے ساتھ یا بلوچستان کے عوام کے ساتھ یا اس august house کے ساتھ جو کیا کرنے کی کوشش کی، آپ اس کے گواہ ہیں کہ میں آج تین سال بعد یہ دوسرا دن ہے میرا جو میں اس ہاؤس میں آیا ہوں تو اس کی کوئی وجہ تو ہو گی، نہیں تو سب سے سینئر پارلیمنٹریں میرے خیال اس وقت میں ہوں۔ میں 88ء سے جو ہے میں جیتنا ہوا یہاں آ رہا ہوں۔ تو کوئی نہ کوئی وجہ تو ہو گی جس کی وجہ سے میں اس august House میں نہیں آیا ہوں۔ بہر حال جو بھی تھا لیکن اب ہم ان کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتے ہیں اور اپنی طرف سے بالکل ان کو یقین دہانی کر رہاتے ہیں ان کے ساتھ ہر جا چھا کام ہو گا ہر اچھے کام میں جس طرح ہم سی ایم ہاؤس نہیں گئے لیکن ہم نے حتی الوع پوری کوشش کی وقت فوت ہر وقت نہیں جام صاحب کوفون کر کے بولتے رہے کہ جام صاحب یہ جو ہورہا ہے یہ آپ نہ کریں، نہیں ہونا چاہیے۔ میں بھی یہاں چیف نسٹر ہوں یہاں میں نے live اپنے دوستوں کی speeches میں نے سنی vote of no confidence والے دن، ان میں اکثریت میرے ووٹ نہ دینے کے بعد بلوچستان کے عوام نے reject کیا۔ وہ نہیں آئے لیکن ان کے آفیشل ممبر زمرک خان اچکزئی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ بھی اس میں شامل ہیں اس میں، تو گواہ ہیں جب میں نے یہ سیٹ سنچالی تھی تو آپ پوچھ سکتے ہیں پیٹھ پیچھے میں بات نہیں کر رہا ہوں، پوچھ سکتے ہیں آپ زمرک خان کے اوپر کہ میرے اوپر کتنا پریشر تھا میرے اتحادیوں کا، لیکن حتی الوع میں نے کوشش کی کہ اپنے سارے ساتھیوں کو ساتھ لے کر چلوں۔ اگر جام صاحب سب کو ساتھ لے کر جلتے تو میں مختصر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج وہ

موجود نہیں ہیں یہاں، اچھا نہیں لگتا ہے لیکن کچھ بولنا پڑتا ہے۔ جس طرح میں نے کہا کہ تین سال بعد میں آج آیا ہوں تو کچھ نہ کچھ تو بولوں۔ تو ہم یہی موقع رکھتے ہیں جناب قدوس بن جو صاحب سے کہ جو انہوں نے یہاں جام صاحب نے جو جس طرح کارو یہ رکھا ہوا تھا اپوزیشن کے ساتھ۔ اپوزیشن کو تو چھوڑیں، جو اپنے لوگوں کے ساتھ انہوں نے جو کچھ کرنے کی کوشش کی یا اپنے لوگوں کے ساتھ جو کچھ انہوں نے کیا، وہ میں نے عرض کی آپ سے یہاں 88ء میں ہم یہاں اسی آفیشل پنچر پر ہم بیٹھتے تھے، اور وہاں نواب گلی بیٹھا کرتے تھے ٹریئری پنچر پر۔ اور ہم جب وہ یہاں سے نکلتے تھے کہی مجھے دیکھتے تھے تو کبھی کسی کو دیکھتے تھے رمضان کا مہینہ ہوتا تھا یا کوئی مہینہ ہوتا تھا تو مجھے ہاتھ سے پکڑ کر گاڑی میں بٹھاتے تھے اور اپنے گھر لے جاتے تھے۔ میں اس کی گواہی دیتا ہوں آج وہ ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن وہاں ہم بیٹھتے تھے روزہ کھولتے تھے، جب روزہ نہیں ہوتا تو کھانے کا ٹائم ہوتا تھا وہ جلدی سات، ساڑھے سات بجے ہم کھانا کھاتے تھے پھر رات کے دو بجے تک گپ لگاتے تھے دنیاداری کی باتیں کرتے تھے۔ تو یہاں اصول بلوچستان جناب اسپیکر! یہ روایتوں کا صوبہ ہے۔ یہاں ہم میں، ہم بلوچستان کے قبائل یہاں ایک گل دستہ ہیں۔ اور ہمیں ہمارے قبائل منتخب کر کے یہاں بھیجتے ہیں وہ اس لئے یہاں نہیں بھیجتے کہ ہم ایک دوسرے کو گالیاں دیں یا ہم ایک دوسرے کو فند کے اوپر، PSDP کے اوپر ایک دوسرے کے اوپر بکتر بند گاڑی چڑھادیں۔ ہم روایتوں کے امین ہیں ہمارا صوبہ، ہم جہاں جاتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ بلوچ ہیں، انگریز نے لکھا ہے کہ Respect the Baloch، باقی قوموں کے بارے میں نہیں کہوں گا صرف بلوچ کے بارے میں یہ کہوں گا کہ اُس نے کہا کہ Respect the Baloch اور آپ بلوچ کو اگر respect دیں گے آپ کہیں گے اُس کا گردن آپ کو چاہیے وہ اپنا گردن آپ کو دے گا۔ اگر آپ کہیں گے اس سے زبردستی میں یہ چیز لینے کی کوشش کروں گا زبردستی یہ چیز چھیننے کی کوشش کروں گا وہ resist کریا اپنا گردن دیگا، اُس کا گواہ ہم ہیں ہماری نسلیں ہیں۔ آج سے نہیں صدیوں سے ہم اپنی گرد نیں اپنی عزت کیلئے کٹواتے آئے ہیں۔ جناب اسپیکر! تو میں یہی کہوں گا کہ جو پہلے ہوتا رہا ہے اب یہاں نہیں ہو گا اور ہم عبدالقدوس صاحب کو vote of confidence اُس کو دیا ہے ہماری پارٹی کا فیصلہ تھا ہم نے اس لئے یہ نہیں دیا ہے کہ قدوس صاحب کو جو قدوس صاحب دوبارہ بیٹھ کے وہی حرکتیں کرتے رہیں۔ میں سامنے سامنے بتانا چاہتا ہوں قدوس صاحب کو کہ جام صاحب نے تو تین سال نکال لئے، قدوس صاحب اگر آپ نے وہی حرکتیں کیں تو یاد رکھنا پھر آپ چھ مہینے، چھ مہینے بعد پھر دوبارہ ہم اکٹھے ہو گے پھر آپ کہیں اور ہو گے۔ تو یہاں آج اصغر خان صاحب نے دُکی میں باچا خان چوک کا کہا، یہ بھی میں کہوں گا کہ جو جام صاحب کے نزدیک لوگ تھے، میں نے

یہاں مثال دی اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو زمرک خان اٹھ کے کہیں مجھے، ”کہ بھائی! آپ غلط کہہ رہے ہیں۔“

میں جس طریقے سے کرتا زیرے کو نہیں پڑھتا تھا کسی کو نہیں پڑھتا تھا، زیارت وال پارلیمانی لیڈر تھا، ڈاکٹر مالک پارلیمانی لیڈر تھا لیکن میں جس طریقے سے کرتا اس کو پڑھتا یا نہیں ہوتا لیکن سب کو ایک ساتھ اپنے ساتھ کرتے ہوئے چلاتا رہتا۔ اگر جام صاحب یہ چیزیں کرتے میرے خیال آج یہ نوبت نہ آتی۔ اور قدوس صاحب سے دوبارہ میں یہی کہوں گا اگر آپ نے وہی جام صاحب والی حرکتیں کیں پھر آپ چھ مہینے کیلئے تیار ہیں۔ اور لوگ یہی کوشش کریں گے کہ آپ سے وہ چیزیں کروائیں۔ تو دیکھیں میں اصغر خان صاحب نے کہا کہ باچا خان صاحب کے مجسمہ کو جس طرح جنہوں نے جلا یا ہے اُس کی ہم بھر پور مذمت کرتے ہیں۔ باچا خان وہ شخصیت ہیں جس کی ہم سب عزت اور احترام کرتے ہیں بلوچ ہو، پشتون ہو، چاہے جو بھی قومیں ہوں انہوں نے ہمیشہ اُنکے خاندان نے انہوں نے جو امن کا پیغام دیا ہے۔ اور میں leader of the House اگر متوجہ ہوں تو بہتر ہوگا۔

میری باتوں کو آپ سن لیں تو بہتر ہوگا۔ اس میں اگر بہتر ہوگا کہ ایک پارلیمانی کمیشن بٹھائیں۔ اور یہ چھوٹی بات نہیں ہے۔ باچا خان صاحب کے جو مجسمہ کو اس طرح جلانا اور جو بھی آپ کا ہوم منٹر بننے گا اُس کو فوراً سے پیشتر آپ task دیں اور اس کی انکوائری کی جائے اور جو بندہ پکڑا گیا ہے اُس سے پوچھا جائے کہ اُس کے سہولت کار کون تھے؟ اُنکے facilitator کون تھے؟ انکو اس نے support کیا ہے؟ اور ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے۔ تو تین بہت ساری ہیں کرنے کیلئے جناب اسپیکر! لیکن اب کیا کہیں بس سندھی میں کہتے ہیں کہ یہاں بہت سارے لوگوں کو سندھی آتی ہے، کہتے ہیں کہ ”وہی گالن کوئی کہ گھوڑا نہ پوچھے“۔ کہتے ہیں جانے والی باتوں کو جو ہیں گھوڑے بھی نہیں پوچھتے ہیں۔ تو ابھی ہم نے کچھ بناۓ points ہیں میں نے اپنے اپوزیشن لیڈر کو دکھایا ہے۔ ہو سکتا ہے میں آپ کو یہ submit کروں گا۔ اور آپ کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ میں کوشش کروں گا اپوزیشن کو اسکی ایک کاپی دوں۔ اگر اس دن پر آپ نے عمل کیا تو آپ کو وہ چھ مہینے والی جوبات میں نے کی شاید اس کی نوبت نہیں آئی پڑی گی، ضرورت نہیں پڑی گی اور جواہارہ یا میں مہینے بچتے ہیں آپ شاید مدت پوری کر سکیں۔ اس پر میں نے tick گائے ہوئے ہیں۔ تمام فنڈر زوج غیر منتخب لوگوں کو دیئے گئے ہیں انکی مکمل انکوائری CMIT سے کرائی جائے۔۔۔ (داخلت) غیر منتخب لوگوں کی بات کر رہا ہوں، آپ کی بات نہیں کر رہا۔۔۔ (داخلت) نہیں میں غیر منتخب لوگوں کی بات کر رہا ہوں بھائی غیر منتخب، آپ سنئیں، اگر میں غلط کہہ رہا ہوں، desks تو بجا کیں ناں۔۔۔ (داخلت) تمام جو غیر منتخب لوگوں کو دیئے گئے ہوئے فنڈر زوج کی مکمل انکوائری CMIT سے کروائی جائے اور جو مراعات دی گئی ہیں انکو، انکی مکمل تفصیل MPAs کو

بتابی جائے، MPAAs کو اور August House کو بتائی جائے۔ یہ میں نے اپنے اپوزیشن لیڈر کو دکھایا ہے انہوں نے tick-mark کیا ہے، ملک صاحب صحیح ہے؟
ملک سکندر ایڈ وکیٹ (قائد حزب اختلاف) : بالکل۔

نواب شاء اللہ خان زہری: اور جو غیر منتخب لوگوں نے آفیسر ان تعینات کئے، انکو ختم کیا جائے۔ اور ان تین سالوں میں انہوں نے جو غیر منتخب لوگوں کے ذریعے اربوں کے گھپلے کئے ہیں انکی بھی انکو اسی کی جائے، قدوس صاحب please آپ سُئیں۔ انکی بھی انکو اسی کرائی جائے اور جو لوگ اس میں ملوث پائے گئے ہیں، ان کے خلاف CMIT کے بھی ذریعے کارروائی کی جائے یا NAB کے ذریعے کارروائی کی جائے اور ان سے مال غنیمت جو بلوچستان کا انہوں نے مال غنیمت سمجھ کے لوٹا ہے بلوچستان کو۔ وہ میں آپ کو دونگا سب کو copy دونگا، دیں انکو۔ جو مال غنیمت انہوں نے بلوچستان کو سمجھ کے لوٹا ہے یہ پیسے میرے نہیں ہیں، شاء بلوج کے نہیں ہیں، اصغر اچکزی کے نہیں ہیں، احسان شاہ صاحب کے نہیں ہیں، نہ وہ نواز اداہ گہرام کے ہیں، یہ عوام کے پیسے ہیں عوام کے نیکیوں کے پیسے ہیں یہ منتخب نمائندوں کے پیسے ہیں انکو بھیجا گیا ہے کہ انکو دیا جائے وہ اپنے حلقوں میں جا کے خرچ کریں۔ یہ پہلی دفعہ ہے جناب اسپیکر! یہ پہلی دفعہ ہے میں نے آپ سے کہا کہ ملک صاحب اور ہم، ملک صاحب! آپ شاید 90ء میں آئے تھے؟

قائد حزب اختلاف: ہاں۔

نواب شاء اللہ خان زہری: آپ سے بھی پہلے میں آیا ہوں۔ 88ء میں میں آیا ہوں، میں نواب اکبر گڑی کی اپوزیشن میں میں رہا ہوں۔ لیکن اس میں بھی، لیکن لوگ کہتے ہیں نواب اکبر گڑی بڑا ناطالم آدمی تھا، شاء اللہ بڑا ناطلم آدمی ہے، شاء اللہ کی طالی کا جواب زمرک خان دے گا۔ زمرک خان میرے حق میں جواب دیگا۔ اس طرح کی گورنمنٹ جناب اسپیکر! ہم نے کبھی اپنی تاریخ میں نہیں دیکھی ہے۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس بھرا ہوا ہے غیر منتخب لوگوں سے اور جو سفارشی لوگ ہیں۔ وزیر اعلیٰ ہاؤس سے پرانے تمام ملازمین کو S&GAD میں روپرٹ کرائی جائیں۔ روپرٹ ڈیپارٹمنٹ سے تمام سرکاری اراضی، جو جام صاحب کے دور میں الٹ کی گئی تھی اس کی انکو اسی کی جائے۔ معدنیات کا تمام ریکارڈ جوالاٹ کی گئی ہے کہ اشخاص کو والات کی گئی ہے کہ کمپنیوں کو لوگوں کو والات کی گئی ہے ان تمام کی تفصیلات جاری کی جائیں۔ یہ وفاقی حکومت، آپ لوگ میرے لئے ڈیک بجائیں کافی ہے۔ وفاقی حکومت کی تمام اسکیماں کی جانچ پڑھاتا کی جائیں۔ اور جن ضلعوں میں یہ کام ہو رہا ہے وہاں منتخب ممبران کی زیریگرانی انکو کیا جائے۔ کوئی کی ٹرینک کا مسئلہ اولین ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے۔ اور بڑھی والوں

کو ہر علاقے میں اُن کو مخصوص جگہ دی جائے۔ کیوں کہ آج کل اتنی مہنگائی ہے جناب اسپیکر! لوگ جو دکان لگاتے تھے وہ آج ریڑھی لگانے پر مجبور ہیں۔ اور یہ اہم مسئلے ہیں ان پر آپ کی بھی توجہ چاہوں گا قائد ایوان کی بھی توجہ چاہوں گا۔ کوئی شہر کی صفائی کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں۔ صوبے اور صوبے کے زمینداروں کے لیے بھلی کی لودھیڈنگ کے لیے وفاقی حکومت اور کیسکو سے بات کی جائے۔ جناب اسپیکر قائد ایوان سے کہوں گا کہ یہاں توجہ دیں جناب اسپیکر! کیسکو وہ ادارہ ہے، بھٹو جس کو قابو نہیں کر سکا ذوالفقار علی بھٹو نے اس کا نام white remote area رکھا ہوا تھا۔ آپ بھی remote area سے تعلق رکھتے ہیں، میں بھی elephant remote area سے تعلق رکھتا ہوں، ہمارا کوئی شہر بھی remote area ہے۔ ثناء بلوج بھی remote area سے ہے، ملک سکندر نواں کلی سے تعلق رکھتے ہیں میں آپ کی گواہی دینے کے لیے تیار ہوں کہ اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے، اُنیں اُنیں گھنٹے بھلی نہیں ہے۔ ان کو آخرون حل کرے گا جناب اسپیکر۔ جناب قائد ایوان! آپ سے میں پوچھنا چاہتا ہوں آپ کے آواران میں آپ بتائیں گے کہ وہاں بھلی کی کیا پوزیشن ہے۔ میرے خیال وہاں جزیرہ ہے، وہ جزیرہ بھی دو چار گھنٹے آپ کو بھلی دیتا ہے۔ اور جہاں بھلی ہے وہاں بھی دو، تین گھنٹے سے زیادہ نہیں ہے۔ اور وہ اس طرح چلتے ہیں۔ میں خضدار کی آپ کو بتاتا ہوں۔ میر عارف جان آپ سنیں آپ کے علاقے میں تو یہی بھلی نہیں ہے۔ آگئی ہے بہر حال شروعات میرے زمانے میں ہوئی تھی۔ میں وہاں خضدار میں اپنے گھر میں جزیرہ چلا کر سوتا ہوں۔ آپ کا پنکھا ہیلی کا پٹر کے نکھے کی طرح چلتا ہے۔ ہیلی کا پٹر تو تیز ہے ایک دفعہ تیز ہو جاتا ہے میر یونس، میرا کبر اور میر زابد بیٹھے ہوئے ہیں، چلے گا، چلے گا، یکدم سے پریش آئے گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زہری صاحب! آذان شروع ہے دو منٹ کے لیے بیٹھ جائیں۔

(خاموشی۔ جمعہ کی آذان)

نواب ثناء اللہ خان زہری: جناب اسپیکر! کیسکو کی میں نے بات کی اُس پر زیادہ مجھے بولنے کی ضرورت نہیں ہے خود چیف منسٹرو بائی remote area سے تعلق رکھتے ہیں، باقی اکثریت ہم سب remote area سے تعلق رکھتے ہیں۔ خضدار کا میں نے حال آپ کو بتایا کہ main RCD road پر ہم خضدار میں رہتے ہیں لیکن وہاں بھی اٹھارہ، اٹھارہ گھنٹے بھلی نہیں ہے اور وہ بھی جتنا ہے اُس میں اتنی fluctuation ہے اُس میں کہ اُس میں پنکھا بھی نہیں چل سکتا۔ غریب طباء کے لیے جناب اسپیکر! میں اپنے نئے قائد ایوان سے request کروں گا کہ جو غریب طباء ہیں، اُن کے لیے وظائف کا جرا کیا جائے۔ صوبے کے تمام پروجیکٹ ڈائریکٹر کو تبدیل کیا جائے، جو سفارش پر لگائے گئے ہیں اور از سر نوئے PDs تعینات کیئے جائیں۔ اور خالص میرٹ پر۔

اور ہم نے اپنے دور میں جب ہماری مخلوط حکومت تھی میری اور ڈاکٹر مالک کی اور پشتو خواہی پ کی، تو کچھ میڈیا یکل کا لجز یہاں ہم نے بنائے تھے کچھ وہاں بنائے تھے اور آپ سے request کروں گا کہ جھالاوان میڈیا یکل کا لج اور ایک یونیورسٹی میں نے دی تھی، شہید سکندر یونیورسٹی۔ اُس کا ایک ہم بنا کر اب لے کر آئے ہیں یہاں پر، تو kindly میں یہ request کروں گا تمام اپنے اُن سے کہ یہ بلوچستان کا انشاہ ہے، میرا کوئی اور غرض اُس میں نہیں ہے، میرے بچے اُس میں نہیں ہوں گے۔ یہ تمام بلوچستان کے بچے وہاں جا کر پڑھیں گے۔ تو یہ ہمارے assets ہیں خضدار کی میں بات کر رہا ہوں۔ باقی تربت میں بھی ہے۔ اگر اُن کے بھی ایک کے مسائل وغیرہ ہیں تو شاء صاحب سے بیٹھ کر ہم بات کریں گے۔ اگر اس طرف پشتوں یہاں میں بھی اگر کوئی مسئلہ ہیں تو اُن پر بھی آپ بیٹھ کر بات کریں۔ اُن کو بھی یہاں ٹیبل کریں۔ تو جام صاحب نے وہ بند کر دیا تھا شہید سکندر یونیورسٹی کا ایک اُنہوں نے پاس نہیں ہونے دیا۔ تو قائد ایوان سے یہی میں request کروں گا کہ وہ۔ اور ہم سب اُن کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اور یہ جو اہم issues ہیں، ان کو ہاؤس میں لے کر آئیں اور ان پر قانون سازی کی جائے۔ سب چیز جناب اپسیکر! PSDP نہیں ہوتی ہے۔ اصل چیز یہاں قانون سازی ہوتی ہے۔ آپکی یونیورسٹیز، آپ کی میڈیا یکل یونیورسٹیز، آپ کی سکندر یونیورسٹی ہے یا تربت، مکران یونیورسٹی ہے، لورالائی یونیورسٹی ہے۔ جب تک ان کو آپ یہاں ہاؤس میں نہیں لا کیں گے اُن کے جو ایک ہیں اُن کو آپ پاس نہیں کریں گے تو اُس وقت تک وہ اُن کی بلڈنگز اُسی طرح کھڑی رہیں گی لیکن وہ uncomplete رہیں گی اور اُن میں تعلیم نہیں ہوگی۔ تو یہ ضروری چیزیں میں گوش گزار کر انا چاہتا ہوں کہ ان چیزوں پر تمیں توجہ دینی ہوگی اور ان چیزوں کو تمیں حل کرنا ہوگا۔ PSDP پر ملے یانہ ملے اُس کا اللہ مالک ہے وہ کر لیں گے برابر کر لیں گے اُسکو۔ تمام ہڑتالی ملازمین، ڈاکٹرز سے ملاقات کر کے ان کے جائز مطالبات حل کیے جائیں۔ آخری تجویز میری یہ ہے کہ ہم سب مل کر صوبے اور عوام کی خدمت کریں۔ ایک دوسرے کا احترام کریں۔ غیر ضروری اخراجات اپنے صوبے پر نہ ڈالیں۔ جو بھی ہمارا وزیر اعلیٰ ہو اُس کی حد سے زیادہ مدد کریں۔ اگر وہ غلط ٹریک پر نہ جائے۔ سمجھ رہے ہیں آپ۔ اگر وہ غلط ٹریک پر نہ جائے تو ہم انشاء اللہ اُن کے ساتھ بھر پور تعاون کریں گے تاکہ غیر جمہوری قوت اس سے فائدہ نہیں اٹھائے۔ اور جو ضروری فیصلے ہوں جیسے ابھی میں نے کہا کہ وہ کابینہ میں لے جائیں اور کابینہ کی منظوری کے بعد پھر جو پارلیمنٹ میں لانے ہوں وہ پارلیمنٹ میں لے کر آئیں اور جو کابینہ میں اگر پاس ہوتے ہیں تو وہ کابینہ کے ذریعے اُن کو پاس کیا جائے۔ انہی الفاظ کے ساتھ جناب اپسیکر! کہنے کو تو بہت کچھ تھا بس ابھی کیا باقی لوگوں نے بھی بولنا ہے۔ اور اذان بھی ہو گئی۔ نماز بھی پڑھنی

ہے۔ تو انہی الفاظ کے ساتھ میں پھر دوبارہ عبدالقدوس بن جنوب صاحب کو دل کی گہرائیوں سے اپنی طرف سے، اپنی پارٹی کی طرف سے، اپنے دوستوں کی طرف سے، اپنے لوگوں کی طرف سے، اپنے ساتھیوں کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے ایک بار پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ thank you اللہ حافظ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ نواب زہری صاحب۔ سکندر ایڈو و کیٹ صاحب! آپ بات کر لیں اُس کے بعد پھر جمعہ کی نماز کے لیے وقفہ کر دیتے ہیں۔

ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ (قائد حزب اختلاف): نَحْمَدُهُ وَ نَصْلِي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ۔ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! آپ نے بولنے کا موقع دیا۔ آج میں جناب عبدالقدوس بن جنوب کو بلا مقابلہ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اپنی طرف سے، متحده اپوزیشن کے اراکین کی طرف سے اور اپنی پارٹی جمعیت علماء اسلام کی طرف سے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں انہوں نے تقریر شروع کر دی ہے بس 5 منٹ کرتے ہیں صرف آج مبارکباد دینا ہیں۔ اور ساتھی پھر ملک نصیر احمد شاہوں جو بتائیں رہ جائیں گی وہ کر لینے، آپ لوگ کر لیں گے، ملک صاحب کو تقریر پوری کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف: آج کا دن متحده اپوزیشن کے لئے یقیناً انتہائی مبارکباد اور مبارک دن ہے کہ آج ہم میر عبدالقدوس بن جنوب کو بلوچستان کا نیا وزیر اعلیٰ دیکھ رہے ہیں۔ یہ turning point یعنی تو تین سال سے متحده اپوزیشن اُن تمام برائیوں کو اس فلور پر لا تارہا ہا لیکن turning point جو 14 جون سے شروع ہوتا ہے جب متحده اپوزیشن نے اسمبلی کے سامنے چار دن دھڑنا دیا۔ اور جو ظلم متحده اپوزیشن کے ساتھ ہوا تھا، اُس کی ساری تفصیل تمام دنیا کو اور تمام پاکستان کو بتائی۔ اُس کے بعد 18 جون کا وہ سیاہ دن ہے جس دن اپوزیشن کے اراکین پر بکتر بندگاڑیوں سے حملہ کیا گیا۔ یہ تو رب العالمین کا کرم ہوا اگر وہ گیٹ گرتا تو وہاں متحده اپوزیشن کے اراکین اسمبلی عبدالواحد صدیقی صاحب، محمد حیم مینگل صاحب، ہماری بہن شکلیہ دہوار صاحب، نصر اللہ ذیرے صاحب اور کئی ہمارے MPAs تھے، اختر حسین لانگو صاحب و ہیں تھے وہ سارے آج یہاں نہ ہوتے، یہ اللہ کا کرم ہے اللہ نے اُن کو بچایا۔ اُس کے بعد ہمارے خلاف FIR درج ہوئی۔ ہم تھانے میں رہے۔ یہ وہ صورت حال تھی جو اس معاملے کو لوگوں کے خمیروں کو جگانے کے لئے ایک ماحول بن رہا تھا۔ پھر یہ سلسلہ چلتارہا، 12 اکتوبر کو میں دل

کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں اُن 14 اراکین کو جنہوں نے سابق وزیر اعلیٰ کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی۔ اور ہم نے اُن کا بھرپور ساتھ دینے کا عہد کیا۔ پھر 20 اکتوبر کو میں اُن تمام 34 اراکین کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں، خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں جنہوں نے یہاں اپنی اکثریت ثابت کی اور سابق وزیر اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس کیا۔ جس میں ہم اپوزیشن کے 24 اراکین تھے اور باقی وہ 14 اراکین اور اُن کے ساتھ نور محمد دمڑ اور محترم احسان شاہ صاحب تھے، یہ 20 تاریخ کا تاریخی دن ہے جب اُن کے خلاف اپوزیشن کی مدد سے move no-confidence کی پاس ہوئی۔ ہم اپوزیشن، میرعبدالقدوس بزنجو صاحب، قائد ایوان، وزیر اعلیٰ بلوچستان! آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ اپوزیشن کے تمام اراکین آپ کی ہر سطح پر مدد کریں گے کوئی بھی ایسی سازش ہوگی جو آپ کے خلاف چلے گا تو ہم اُس کا تدارک کریں گے۔ آپ کے لیے کوئی مشکل آئے گی، ہم اُس کا تدارک کریں گے۔ نواب ثناء اللہ صاحب نے جوبات کی یقیناً ہم اُن کی اس لئے تائید کرتے ہیں کہ رسوائی اُن کو ہوئی ہے جنہوں نے اپنی مرضی کے ساتھ سب کچھ کیا ہے۔ لیکن آپ کے بارے میں مجھے یقین ہے کہ جس جذبے کے ساتھ آپ نے یہ قدم اٹھایا ہے آپ کے ساتھ ہماری اُدھک بیٹھک کافی دری تک رہی ہے، ہر وقت رہی ہے، تو ہمیں یہ یقین ہے کہ بلوچستان کے ساتھ اب زیادتی نہیں ہو گی میرٹ کو بنیاد بنا یا جائے گا کرپشن کو minimise کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ اور جو بھی یہاں لوٹ کھوٹ کا بازار گرم تھا اُس کی تفصیل نواب ثناء اللہ صاحب نے بتا دی۔ اُس پر watch کیا جائے گا۔ اور اگر ان باتوں کو، میں ایک اس میں یہ گزارش کروں گا جناب قائد ایوان صاحب! سب سے بڑی achievement آپ کی یہ ہو گی کہ آپ اور آپ کی حکومت عوام کا اعتماد حاصل کر سکے اور وہ اعتماد آپ اُس طریقے سے حاصل کر سکتے ہیں کہ جب پوری جو گورنمنٹ کی مشینی ہے اُس کو آپ اس کا پابند کریں۔ کہ وہ بجائے اس کے کہ وہ اپنی من مانی کریں وہ انصاف کو مدنظر رکھیں وہ میرٹ کو مدنظر رکھیں وہ استحقاق کو مدنظر رکھیں جس کا جو حق بتتا ہے چاہیے کسی اس officer کا یا اُس وزیر کا یا even آپ کا دشمن بھی ہو لیکن اگر اُس کا حق بتتا ہے اُس کے ساتھ انصاف ہونا چاہیے، انصاف کا بول بالا رکھنا چاہیے۔ اور یہاں آپ کریں گے تو یہ آج نہیں جناب اسپیکر صاحب! تاریخ میں آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا ہے 74 سال میں عوام نے، عمومی نمائندوں نے، سیاستدانوں نے خود ساختہ حکومت بنانے والوں کو پیچھے دھکیل دیا ہے، اپنی مرضی کی حکومت بنانے والوں کو پیچھے دھکیل دیا۔ یہ واحد 74 سال میں بلوچستان اسمبلی کے یہ اراکین ہیں جنہوں نے سینہ سپر ہو کے تمام طاقتی قوتوں کو پس پشت کر دیا اور اپنے اُس کو۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ملک صاحب! نماز جمعہ کا وقت ہے۔

قائد حزب اختلاف: میں اسی پر اکتفا کروں گا۔ وُکی میں جو واقعہ ہوا ہے اُس کی میں مذمت کرتا ہوں۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ ملک سکندر ایڈ ووکیٹ صاحب۔ اب 1:30 بجے دو پھر تک نماز کے لئے وقفہ دیا جاتا ہے۔

(وقفہ کے بعد اجلاس دوبارہ شروع ہوا)

جناب قائم مقام اسپیکر: ملک نصیر شاہوی صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہوی: سب سے پہلے میں جناب عبدالقدوس بننجو کو قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اسی امید کے ساتھ کہ وہ بلوچستان کے مفوکوں الحال لوگوں کی خدمت کریں گے اور اس صوبے کے اندر اس وقت جو بدانہی ہے وہ مشترکہ ہے لوگوں کو انعام کیا جا رہا ہے۔ عدم مساوات کا ایک دور توڑا اخواہ ایک نئے دور کا آغاز کریں گے۔ جناب اسپیکر صاحب اس میں کوئی شک نہیں کے 2018ء میں جب اس اسمبلی کی بنیاد بنی اور نیا قائد ایوان منتخب ہوا۔ اُس کا ذکر میں نے پچھلے اسمبلی اجلاس میں بھی کیا تھا۔ میں ان بالتوں پر زیادہ نہیں جاؤں گا۔ وہ آج تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔ جو بووگے وہی کاٹو گے۔ لیکن جناب اسپیکر صاحب! اس وقت بلوچستان جن حالات سے گزر رہا ہے۔ بلوچستان کے اندر مشترکہ بھی financial crisis بھی ہیں۔ بلوچستان کے مسائل میں بھی ہے، بدانہی بھی ہے روزانہ بھی گرتی ہیں، عوامی مسائل جن پر، آپ طالب علموں کا مسئلہ لیں۔ آپ ٹیچرز کے مسائل لے لیں۔ آپ ملازمین کے مسائل لے لیں۔ انہی حالات میں نئے قائد ایوان کے لیے جو challenge ہے مجھے امید ہے کہ وہ ایک پرانے پارلینمنٹری ہیں، دوسری مرتبہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ موقع دیا ہے کہ وہ بلوچستان کے لوگوں کی خدمت کریں تو وہ ہر قدم کو پھونک پھونک کر کھیں گے اور جو گزشتہ دور حکومت چلا گیا ہے جو اقدامات تھے ان کو ہمیشہ کے لئے فرن کریں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمیشہ کہا جاتا ہے کہ بلوچستان ایک پسمندہ صوبہ ہے۔ اور دوسرے صوبے چاہے وہ تعلیمی لحاظ سے ہو معاشری لحاظ سے ہو بلوچستان سے بہت بہتر ہیں۔ لیکن اگر دوسری طرف دیکھا جائے اللہ تعالیٰ نے بلوچستان کو جو وسائل دیے ہیں، جو نعمتیں دی ہیں، پھر اور حکمران اٹھ کر یہ کہتا ہے کہ بلوچستان پاکستان کا مستقبل ہے۔ اور اس کا بھی ذکر ہمیشہ کرتا رہتا ہے کہ بلوچستان کے ساتھ نا انصافیاں ہوتی رہی ہیں۔ لیکن جب وہ حکمران منداقدار سے اتر جاتا ہے۔ پھر پتہ چلتا ہے کہ اُس کے دور میں اُس سے بڑھ کر بلوچستان کے ساتھ نا انصافی ہوتی رہی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہاں جب

گری ہوتی ہے۔ بلوچستان کی بھلی غائب ہو جاتی ہے۔ جب سردی آتی ہے تو ہماری گیس غائب ہو جاتی ہے۔ آج پورے ملک میں لوڈ شیڈنگ اگر ختم ہو چکی ہے کہ جس طرح میرے دوستوں نے ذکر کیا اس وقت بھی بلوچستان کے اکثر علاقوں میں 18 گھنٹے لوڈ شیڈنگ کی جاتی ہے۔ کراچی اور لاہور میں جتنی بھلی چوری ہوتی ہے اتنی بھلی بلوچستان کو نہیں ملتی۔ جناب اسپیکر صاحب! آج جتنی میگاوات بھلی پیدا کی جاتی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو اتنی بھلی پورے بلوچستان کا جو حصہ بتا ہے چھ فیصد کے حساب سے ساڑھے اٹھارہ سو میگاوات ہماری ضرورت ہے اور ہمیں بڑی مشکل سے تقریباً 600 میگاوات بھلی مل جاتی ہے۔ یہاں پانی کا مسئلہ ہے۔ جس طرح دوستوں نے ذکر کیا ٹریفک کا مسئلہ ہے بد蔓ی ہے یہ تمام مسائل بلوچستان کے اندر ہیں اور ہمارے قائد ایوان کیلئے ایک چیلنج ہے۔ اس اسمبلی کے فورم پر ہم نے جام صاحب پر بھی بڑی تقید کی لیکن ہماری تقید تعمیری تھی۔ ہم نے ان سے بھی کہا کہ جام صاحب! ہم اسمبلی میں بیٹھ کر اپوزیشن کا کردار ادا کریں گے ہماری تقید برابر ہے تعمیر ہو گی۔ آج کسی حد تک عدم اعتماد کا حصہ رہے لیکن اس کے بعد آج ہم پھر اپوزیشن میں ہونگے ہمارا کردار وہی ہے۔ میں نے قائد ایوان سے بھی یہی کہنا چاہتا ہوں کہ جناب عبدالقدوس بن جو صاحب ہمیں امید ہے کہ آپ گزرے ہوئے حکمرانوں کے جورویے تھے ارکین اسمبلی سے اُس سے ضرور آپ نے کچھ سیکھا ہو گا اور ان کو آپ دوبارہ انشاء اللہ نہیں دھرا سکیں گے۔ وقت تبدیل ہوتا ہے میں اکثر کہا کرتا تھا جام صاحب! کہ آج سیٹ پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں کوئی دن ایسا بھی ہو سکتا ہے اسی سیٹ پر کوئی نیا قائد ایوان ہو گا۔ لیکن آج یہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کہ یہ اسمبلی اپنی پانچ سالہ مدت پوری کرنی ہے یا نہیں۔ لیکن ایک عدم اعتماد ہوا۔ آج جام صاحب کی جگہ پر ہم عبدالقدوس بن جو کو کیوں کیوں رہے ہیں۔ وہ وزیر اعلیٰ ہاؤس جو عملاً اپوزیشن کے لئے بند ہو چکا تھا جناب اسپیکر صاحب! اور بعض اوقات ان کے اپنے دوست بھی جس کا آج کل وہ ذکر کر رہے ہیں کہ ہمارے لیے بھی یہی مسئلہ تھا لیکن یہ واحد ایسا دور چلا تھا کہ شاید ارکین اسمبلی اپنے وزیر اعلیٰ سے نہیں مل سکتے تھے۔ اپنے حلقوں کے مسائل کے بارے میں بلوچستان کے مسائل کے بارے میں اور اپوزیشن پر تو مکمل پابندی تھی۔ جناب اسپیکر صاحب! ہم اکثر کہتے تھے کہ جام صاحب آپ ہم سے دشمنی ضرور کر سکتے ہیں لیکن ہمارے علاقے کے عوام کا کیا قصور ہے کہ آپ ان سے بھی دشمنی کرتے ہیں۔ میں جس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں وہ کوئی کا سب سے پسمندہ علاقہ ہے۔ جس کے اندر ہند بھی ہے اوڑک بھی ہے، سرہ غرگئی بھی ہے ڈیگاری اور مارواڑ بھی ہے اور سریا ب کا تقریباً اسی علاقے میں آتا ہے۔ اور اس کوئی شہر کا حصہ ہوتے ہوئے آج تمام بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ لیکن میں آج اس فلور پر بر ملا کہتا ہوں کہ میں اس اسمبلی میں تقریر یو کرتا رہا لیکن میں اپنے عوام اپنے علاقے کے لوگوں کو کچھ نہیں دے سکا

ان تین سالوں میں۔ ہم پہ پابندیاں تھیں ہم پر بندش تھی ہمارے علاقے میں even اپنے فنڈ کو تو چھوڑ کر جو کوئی پیٹکچ بھی جناب اسپیکر صاحب! استعمال ہوتا تھا اُس کو یہ پیٹکچ کو بھی اُس وقت کے وزیر اعلیٰ منظور نظر لوگوں میں بانٹ دیتے تھے۔ اُس وقت کے جتنے PDs گزر گئے جناب اسپیکر صاحب! میں اس بات کو بھی آگے بڑھانا چاہتا ہوں کہ ان کے خلاف بھی تحقیقات کی جائے۔ کوئی پیٹکچ کے اندر بھی بہت بڑے گلے ہیں اس میں پسند اور ناپسند کر کے سریا ب کے علاقے میں جو کام کئے گئے۔ اور یہاں بلوچستان نیشنل پارٹی کے جو دوست جہاں سے جیتے ہوئے ہیں زیادہ جن علاقوں میں انہوں نے ووٹ لیے ہیں اُن علاقوں میں کوئی پیٹکچ کے کام بند کر دیے گئے۔ اس طرح نصر اللہ ذیرے بیٹھا ہوا ہے۔ اُس کے علاقے کی پوزیشن بھی یہی رہی۔ ملک سکندر کے علاقے کی پوزیشن بھی یہی تھی۔ اور اسی طرح میرے پارٹی کے دوسرے دوست اختر حسین لاگواحمد نواز بلوچ کے ساتھ بھی یہی ہوتا رہا۔ جناب اسپیکر صاحب سریا ب روڈ کی widening ہو رہی ہے۔ قائد ایوان ہمیشہ اٹھ کر جام صاحب بھی یہاں کہتے تھے ہم سریا ب میں بڑے وسیع پیمانے پر کام کر رہے ہیں۔ شاید بلوچستان نیشنل پارٹی کے دوستوں کو نہیں کھکھتی۔ میں سریا ب کو ترقی دے رہا ہوں لیکن میں اس سے پوچھنا چاہتا ہوں سریا ب آپ کو ہزاروں دکاندار جن کی دکانیں آپ نے گرائیں۔ اس اسمبلی میں ہم آواز اٹھاتے تھے آپ نے ان کو 690 compensation کے حساب سے دیں۔ اس روڈ کے اوپر میرے خیال میں بیس ہزار سے پچھس ہزار روپے سے کم ایک فٹ نہیں ہے۔ آج آپ نے ہزاروں لوگوں کو پیر و زگار کر دیا۔ ہم ترقی کے خلاف نہیں ہیں وہ اُس نشست پر بیٹھ کر ہمارے دوستوں سے، ہم سے مخاطب ہو کر یہ پوچھتا تھا کہ آپ کو سریا ب کی ترقی چاہیے یا نہیں؟ ہمیں ہر قسم کی ترقی چاہیے۔ ہمارے بچے بھی اپنے سکولوں میں پڑھنا چاہتے ہیں اگر ان کو یہ موقع میسر ہو، ہمیں بھی گیس چاہیے، ہمیں بھی بچل چاہیے، ہمارے بچوں کا بھی اپنے ہسپتا لوں میں ان کا علاج ہونا چاہیے۔ لیکن کم از کم ان لوگوں کا جو حق بتاتا تھا compensation، اُنکو اُس حق سے محروم کر دیا گیا۔ آپ نے سریا ب روڈ کو آج جتنی widening کی ہے میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اتنا دگنا اور بھی کیا جائے۔ لیکن کم از کم ان علاقے کے لوگوں کو جو متاثر ہیں۔ جن کی ساری جمع پونچی وہ ایک دوکان تھی۔ جس کا آج اس کو قیمت نہیں ملا، اور ہزاروں لوگوں کو آپ نے پیر و زگار کر دیا۔ اور وہ 690 سے بڑھ کر میرے خیال میں ایک روپیہ اُس نے نہیں بڑھایا۔ اور لوگ عدالتوں تک گئے۔ اس ایوان میں بیٹھ کر جتنی بھی باتیں اپوزیشن نے کی، میں کہتا ہوں ان کے ایک بات پر بھی عملدرآمد نہیں کیا گیا جناب اسپیکر صاحب، ہماری باتوں کا مذاق اڑایا جاتا تھا۔ ہم نے جو ترقی دیکھی جناب اسپیکر صاحب یہاں پر جتنی کمیٹیاں بنائی گئی، بار بار ہمیں کہتے تھے کہ ان کمیٹیوں کی اجلاس طلب کی جائے لیکن آج

تک ان کمیٹیوں کی کسی اجلاس میں ہمیں نہیں بلا یا گیا اور نہ ہی ان کا اجلاس طلب کیا گیا۔ لیکن جب عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوئی، اسی دوران ہمیں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے ایک میٹنگ آیا کہ پرانش ڈین اسٹر مخفیث کا ایک اجلاس ہونے جا رہا ہے آپ اس میں شرکت کریں۔ جب ان دونوں میں خود جام صاحب کی جو کرسی تھی وہ ہل رہی تھی، اور اسی طرح جو سیند ک اور ریکوڈ ک کے حوالے سے جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ میرے خیال میں ہم نے چینیں چلائے بڑی مشکل سے جب اس کی چیئرمین شپ ناء بلوج کو مل گئی، تو کسی نہ کسی حد تک ایکٹیو ہوئی اور اس نے کچھ میٹنگیں کیں۔ باقی جتنے بھی کمیٹیاں یہاں پر بنی وہ اسی طرح، میرے دوست بیٹھا ہوا ہے زمرک خان اچکزئی صاحب، اس نے ایک کمیٹی ایگر بلچول کے حوالے سے بنائی جس کا میں بحیثیت زمیندار ایکشن کمیٹی کا چیئرمین اور بحیثیت ممبر میں اس کا ممبر تھا، لیکن آج میرے دوست ہیں میرے ساتھی ہیں، میں ان سے بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کمیٹی کی کتنے اجلاس بلائے گئے جن کے ہم نے اجلاس کئے، اور ہم نے بلوچستان کے پسے ہوئے زمینداروں کیلئے کچھ کیا۔ آج یہ سب کچھ نظر پکا ہے جناب اسپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ملک صاحب! تھوڑا مختصر کر دیں کیونکہ۔۔۔

ملک نصیر احمد شاہوی: میں صرف مختصر ایکہنا چاہتا ہوں کہ W&C اور بی ڈے اے سے جو لوگ نکالے گئے تھے جناب اسپیکر صاحب ان کیلئے ہم نے یہاں پر آوازیں لگائی جیخ چلائے یہاں پر انہوں نے کمپ لگایا، قائد ایوان صاحب اٹھ پکا ہے میرے خیال میں ان کے دوست ان کو جب وہ اسمبلی میں آتے ہیں اس کو تلقین کریں کہ وہ یہاں پر بیٹھے ہیں یہاں پر سینیں، کیونکہ یہاں پر جو باتیں ہوتی ہیں وہ ریکارڈ کا حصہ ہیں اور آج جو ہم با تین کر رہے ہیں وہ پرانے دور کے گزرے ہوئے وہ زخم ہے جو ہمیں لگے تھے ہم چاہتے ہیں کہ وہ زخم ان کا کسی نہ کسی طور پر جو ہے ان کا مدوا ہو۔ میں یہی گزارش کرتا ہوں ابھی قائد ایوان یہاں نہیں ہیں، کہی ایندھ بليو، بی ڈے اے سے جو لوگ نکالے گئے ہیں جنہوں نے دس دس سال تک کام کئے جناب اسپیکر صاحب لیکن آج وہ بیروزگار پھر رہے ہیں۔ اس صوبے کے اندر اس بجٹ میں دو تین دفعہ پچیس پچیس، تیس تیس ہزار پوسٹیں آئیں، صرف ایک ہی میرے خیال میں ایجوکیشن کے اندر کچھ بھرتیاں ہو گئیں اس کے بعد یہ سلسلہ رک گیا۔ میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کو بڑے ہم نے بھت سارے ڈیپارٹمنٹ سے لوگوں کو فارغ کر دیے گئے ہیں۔ میں یہی موقع رکھتا ہوں نئے قائد ایوان سے کہ ان ملازمین کو نکالا گیا ہے ہمیں امید ہے کہ دوبارہ ان کے ان عہدوں پر بحال کیا جائیگا اور خاص کر بلوچستان کے اندر جتنی بھی ملازمتیں اس وقت اس بجٹ میں رکھی ہوئی ہیں، وہ ساری خالی ہیں، ان کو اسی سال پر ہونا چاہیے اور اس کو میرٹ کی بنیادوں پر تقسیم ہوئی چاہیے۔ ہر علاقے کے

اندروہاں کے لوگوں کو بھرتی ہونا چاہیے تاکہ ان لوگوں کی زخموں کا مداوا ہو۔ جناب اسپیکر صاحب! بہت ساری یہ باتیں ہیں آج شاید سب دوستوں نے قائد ایوان کو مبارکباد دینی ہے۔ تو میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے ایک دفعہ پھر ان کو مبارکباد دیتا ہوں اسی امید کیسا تھکہ کہ ہم آپ کے تمام اچھے کاموں کی حمایت کریں گے اور ہم آپ کیسا تھر ہیں گے اور جہاں پر آپ سے کوئی غلطیاں ہوئیں، جہاں پر ہم نے دیکھی کہ کچھ جو ہماری عوامی مفادات کیخلاف ہیں، ہم ضرور اس پر اٹھ کر اپنی پارٹی پالیسی بیان کریں گے۔ بہت مہربانی۔ شکر یہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکر یہ۔ ملک نصیر شاہ وہ اونی صاحب۔ ظہور بلیدی صاحب چونکہ ٹائم کی کی وجہ سے پہلے پارلیمانی لیڈر زبات کریں گے، پانچ پانچ منٹ اُس کے بعد ٹائم ہوا تو پھر اور جو مبرز بات کرنا چاہیں۔

میر ظہور احمد بلیدی: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، میں قائد ایوان عبدالقدوس بن بخش صاحب کے تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کہ اس ایوان نے ان کو اپنا قائد منتخب کیا ہے۔ اور اس امیدوں کیسا تھکہ کہ وہ بلوچستان کے تمام لوگوں کی امیدوں پر پورا اتریں گے۔ جناب اسپیکر بلوچستان انتہائی پسمندہ صوبہ ہے اور پاکستان کے باقی صوبوں کی نسبت یہاں ہیون ڈولپمنٹ انڈس کافی نیچے ہے۔ مسائل بہت زیادہ ہیں۔ اگر ان مسائل پر بات کی جائے تو دس گھنٹے بھی لگ سکتے ہیں لیکن مسائل کم نہیں ہو سکتے۔ جناب اسپیکر! جام صاحب کے خلاف جو تحریک چلی، یہ ایک سیاسی ایک ایشو تھا۔ اور جمہوریت کا حسن بھی تھا کہ جب کسی پر عدم اعتماد ہوتا ہے تو وہ جمہوری طریقہ کار سے اس کو نشادیا جاتا ہے۔ تو یہی معاملہ جام کمال خان صاحب کیسا تھا ہوا، اس میں نہ کسی کی فتح ہے نہ کسی کی شکست ہے بلکہ فتح جمہوریت کی ہے فتح جو ہے صوبائی اسمبلی کی ہے۔ اقتدار آنی جانی چیز ہے، اقتدار کے ایوان میں مختلف لوگ بیٹھے ہیں۔ مختلف سالوں میں، لوگ آئے ہیں، انہوں نے اچھے کام کئے ہیں۔ ان کو لوگ یاد بھی رکھتے ہیں۔ جام کمال صاحب نے بھی اپنے دور میں کافی اچھے کام کئے ہیں۔ ان کے وقت میں بڑے بڑے یہاں پر کام ہوئے سماں تھے بلوچستان پکی، 162 بیلین کے پرائیویٹ جیکلیں پچھلے سال approve ہوئے تھے جس میں بڑی بڑی شاہراہوں پر کام چل رہا ہے۔ ہوشاب، آواران، نوکنڈی، ماٹکلیں اور دُکی، پچمالنگ اس کے علاوہ اور بہت سے پرائیویٹ جیکلیں ہیں۔ اور گورننس میں بھی انہوں نے کافی توجہ دی ہے۔ جس کی مثال یہ ہے کہ کوئی 105 سے اوپر بل کیبینٹ نے منظور کئے ہیں اور تقریباً 55 کے قریب صوبائی اسمبلی نے ایکٹ پاس کئے ہیں، جو اس چیز کی عکاسی کرتا ہے کہ ان کا وہ کافی توجہ تھی۔ لیکن بد قسمتی یہ ہی کہ وہ سیاسی افہام و تفہیم سے نا بلد تھے اور چیزوں کو میجرل گورننس پر یقین رکھتے تھے جس کی وجہ سے انکو عدم اعتماد کا سامنا کرنا پڑا۔ اور جو ہمارے نئے قائد ایوان ہے۔ ان کیلئے بھی چیلنجز بہت زیادہ ہیں۔ انہوں نے بلوچستان کی جو پسمندگی ہے بلوچستان کے لوگوں کی جو

غربت ہے ان کو مد نظر کھتے ہوئے بلوچستان کو ایک بہتر سمت میں لے جانا ہے۔ سر دست جس طرح ڈیموکریٹی میں تین pillars of government ہوتے ہیں فیڈرل گورنمنٹ، پراؤنسل گورنمنٹ اور لوکل گورنمنٹ۔ نواب شاہ اللہ صاحب کے دور میں جب وہ ڈاکٹر مالک صاحب حکومت میں تھے تو انہوں نے lead کیا اور لوکل گورنمنٹ ایمیشن کرائے۔ تو ہم بھی قائد ایوان صاحب سے گزارش کریں گے کہ ان کے نقش قدم پر چل کروہ بھی اس جمہوریت کے جو آپ ایک حصہ ہیں جو رہ گیا ہے اُس کو پورا کریں تاکہ یہاں پر جو پولیٹیکل suffocation ہے اور جو gross-root level تک اختیارات کی منتقلی ہے وہ پوری کی جاسکے۔ اس کے علاوہ ہیلٹھ، ایجوکیشن اور باقی دوسرے سیکٹرز میں بھی کافی reforms کی بھی ضرورت ہے تو امید بھی ہے کہ جب قائد ایوان اپنی ٹیم تشكیل دیں گے تو ان پر غور و فکر کریں گے اور ان کے لئے بہتر پالیسی بنائیں گے تاکہ صوبے کے تمام لوگ اس سے مستفید ہوں۔ اور میں زیادہ وقت نہیں لوں گا میں آخر میں بھی قائد ایوان صاحب کو ان تمام لوگوں کو جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا اور کامیابی نصیب ہوئی ان کو میں تھہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ بلیدی صاحب۔ جی نصر اللہ زیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں نئے قائد ایوان میر عبدالقدوس بن بخش کو قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، اس امید کے ساتھ کہ وہ اپنے آنے والے وقت میں وہ اقدامات اٹھائیں گے عوام کے لئے، یہاں لئے والے اقوام کے لئے وہ ایک بہتر طرز حکمرانی اپنائیں گے۔ اور ماضی کے جو تعلق تحریبات ہمارے سامنے ہیں ان کو امید ہے کہ وہ نہیں دوہرائیں گے۔ یقیناً جناب اسپیکر! ہم کل بھی اپوزیشن میں تھے اور آج بھی ہمارے دوست یہاں اپوزیشن کے پیشوں پر بیٹھے ہیں لیکن بخدا ان تین سالوں میں بذات خود میں نے ایک دن کے لئے بھی میں پرستی جام صاحب کے پاس پہلے سال میں نے کوشش کی ایک دو دفعہ کہ ان کو اپنے حلقة کے مسائل کے حوالے سے ان سے میں ملوں، میٹنگ کرلوں۔ اس لئے کہ میں عوام کا منتخب نمائندہ ہوں، حلقة پی بی 31 کے عوام نے مجھے منتخب کر کے اس ایوان تک پہنچایا۔ اور میں نے اپنے عوام کے لئے ان سے میٹنگ کا وقت مانگا لیا۔ لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ انہوں نے اپوزیشن کو اتنا دیوار سے لگایا، میٹنگ تو کجا کہ ہم ان سے میٹنگ کرتے، انہوں نے اپنے چیلوں کے ذریعے اور اپنے کچن کی بنیٹ کے ذریعے جو انکے اردوگرد تھے جنہوں نے ان کو غلط مشورے دیئے، ہوتا رہتا ہے ماضی میں ہم نے بہت سارے قصے سنے ہیں، بادشاہوں کے قصے سنے ہیں، حکمرانوں کے قصے سنے ہیں۔ اور جب بگھے دیش الگ ہو رہا

تحاول ہاں حالات ٹھیک نہیں تھے۔ تو جزل یگی خان کے لئے الگ اخبار چھاپتے تھے کہ وہاں حالات بالکل ٹھیک ہیں۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ ملک دولخت ہوا۔ اور یہاں جزل صاحب کو کچھ نہیں بتایا جا رہا تھا۔ اور ایوب خان کے زمانے میں یہی کچھ ہوتا رہا اور یہی کچھ سابقہ حکمران کے ساتھ بھی یہی ہوتا رہا۔ اس لئے کہ ان کے کچھ کی بنیٹ اتنے مصروف تھے اپنے سلسالوں میں کہ ہر چیز اب زبانِ زدِ عام ہے کہ وہ کروڑ پتی سے ارب پتی بننے گئے۔ اور عوام ہمارے عوام یہاں کے بلوچ اور پشتون یہاں ہزارہ یہاں اردو بولنے والے پنجابی بولنے والے تمام صوبے کے عوام وہ کچھے جار ہے تھے۔ وہ بھوک و پیاس سے مر رہے تھے۔ لیکن وہی ہوا ”کروم جل رہا تھا اور نیر و بانسری بجارتہا“۔ ہمارے جام صاحب کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوتا رہا جناب اپسیکر! یہاں ابھی میں جس حلقے سے منتخب ہوا ہوں کیا اس کے تین لاکھ عوام کا کیا قصور ہے۔ شاید اس سے بھی زیادہ کہ ان کو میری وجہ سے ان کو سزا دی جا رہی ہے۔ کیا وہ اس صوبے کے عوام نہیں ہیں کیا ہمارے پشتون عوام ہمارے بلوچ عوام اس صوبے کے نہیں تھے لیکن انہوں نے ایک ایک ڈیپارٹمنٹ کو تباہی کے دہانے پہنچا دیا ہے۔ ابھی جو بتایا انسانی ترقی کے جواعشاریے ہیں، انتہی تعلیم کے شعبے میں جوان ڈسکس آرہا ہے جو صحت کے شعبے میں ہوا انہوں نے کیا کچھ بھی نہیں ہوا۔ ہمارے دور کا ابھی نواب صاحب میرے ساتھ تشریف فرمائیں، لورالائی میڈی یکل کالج ابھی حال ہی میں اس کے پرنسپل کو جام صاحب نے اس لئے تبدیل کیا کہ اس کا بھائی حلالنکہ اسی پارٹی کا تھا اس کا بھائی مخالف تھا اس کے بھائی جو ایک قابل ڈاکٹر تھا اس کو تبدیل کیا لورالائی یونیورسٹی کی حالت آپ دیکھ لیں خضدار میڈی یکل کالج بند کر دیا شہید سکندر یونیورسٹی کا پتہ ہی نہیں چل رہا زرعی یونیورسٹی کا بلڈنگ ہم نے بنایا۔

جناب قائم مقام اپسیکر: زیرے صاحب! آپ تھوڑا مختصر کر لیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: لیکن ابھی تک اس کو چلنے نہیں دیا جا رہا ہے جناب اپسیکر اب یا ایک دن بتائیں کہ اس صوبے میں یہاں کے طلباء نے یا ابھی حال ہی میں کتنے مظاہرے کئے ایک دن مجھے بتائیں جب زمیندار نہیں نکلے ہوں ایک دن آپ مجھے بتائیں جب گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے لاشیں پڑی نہ ہوں۔ جب یہاں دو بچوں کے لاشیں پڑی تھیں کتنا افسوس کا مقام ہے کہ ایک حکمران جس کو صوبے کے کیپٹل میں ہونا چاہیے تھا، وہ جیپ رویاں وہاں گاوار میں کر رہا تھا مانگی ڈیم کے لیویز ایکاروں کا واقعہ ہوا، بارہ روز تک لاشیں پڑی رہی لیکن ان کے مطالبات نہیں مانے گئے ہماری پارٹی کے ایک عظیم رہنمای شہید عثمان خان کا کڑ کے شہادت المنک واقعہ ہوا۔ اور جناب اپسیکر! ایسا روز نہیں تھا جس دن یہاں اسمبلی کے سامنے مظاہرے نہیں ہو رہے تھے۔ ایسے ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ جناب اپسیکر! میں کوئی کی بات کروں گا۔

یہاں پر جس طرح میرے دوستوں نے پہلے کہا کہ نہ بکلی ہے نہ گیس ہے۔ پانی کا بہت بڑا ایشو جارہا ہے۔ ٹریفک کے مسائل آپ دیکھ لیں کہ آپ کوئی شہر میں گھنٹوں آپ یقین کریں کہ میں پشین جاتا ہوں تو میں پینتیس، چالیس منٹ میں پہنچ جاتا ہوں۔ لیکن میں اپنے گھر سے شہر تک میں ڈیڑھ گھنٹے میں بھی نہیں پہنچ سکتا ہوں۔ ایک شعبہ مجھے بتایا جائے کہ اُس میں، وہ بھی جو چیز میں تھیں یہ جو پیکنچ، کوئی پیکنچ کا بھی چل رہا ہے یہ 2017ء میں ستمبر، اکتوبر میں ہمارے دور میں جب نواب صاحب چیف منستر تھے ہم نے اس دور میں کوئی پیکنچ کا اعلان کیا۔ بعد میں پشین روڈ مکمل ہوا۔ اور بعد میں انہوں نے آکر کے اس میں گھلپے شروع کر دیے۔ مجھے ایک کام بتایا جائے کہ اُس نے صحیح کیا ہے اس دور میں کوئی میگا پرو جیکٹ لائے؟ میں نے اُس دن بھی کہا تھا کہ میں نے سیکرٹریٹ میں کسی ذمہ دار افسر سے کہا کہ CEPEC کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا اب اسے seal-pack نا کہا جائے، اسے seal-pack کہا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریزیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیری: جناب اسپیکر یہ رہی لیکن قدرت کا بھی اپنا قانون ہوتا ہے نواب صاحب نے کہا کہ بلوچ اپنے لئے عزت کی خاطر مربھی سکتا ہے یہی حالت پشتوں عوام کی ہے کہ انہوں نے تاریخ رقم کی ہے نواب صاحب! with due respect. ابھی اسیکی ایک پندرہ بیس دن میں ہمارے پشتوں بلوچ نے ایسے روایات قائم کئے، ہمارے خواتین کو اخواء کیا گیا۔ میں لا لارشید کو سلام پیش کرتا ہوں اکبر آسکانی کو ان خواتین کو کہ انہوں نے resist کیا۔ کیا اس طرح ہوتا ہے لا لارشید کو جس نے کہا تھا وہاں وہ بھی یہاں بیٹھنے والا بہت لمبا بندہ ہے اُس نے وہاں پر جو ہے ناں لا لارشید کو کیا کہا، میں نے بات کر دی۔۔۔ (مداخلت) نہیں نہیں دوسرا تھا۔ اور جناب اسپیکر! ہمارے خواتین کو جس گورنمنٹ کے طیارے میں لیجا کر جا رہے تھے اُس کے سابق، ایک جام صاحب نے ایک منظر بھیجا تھا، اتنے ہم نیچے گر گئے ہیں۔ نواب صاحب اتنے نیچے گر گئے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب ثامم میں کمی کی وجہ سے جو ہے ناں۔۔۔

جناب نصر اللہ خان زیری: ہمیں جو ہے ناں، ہمیں ٹھیک ہے ہم پشتوں ہیں ہم بلوچ ہیں ہم بڑے غیر تمدن ہیں لیکن ایسے ایسے لوگ بھی آتے ہیں جس کی مثالیں ہم نے آپ کے سامنے پیش کی ہیں یقیناً۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریزیرے صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیری: یقیناً میں ایک بار پھر، یہاں بات کی گئی میں with due respect. ایں آپ سے بھی request کروں گا قائد ایوان سے بھی request کروں گا کہ یہاں سمبولی صرف پی ایس ڈی پی کے

لئے بھی نہیں ہوتی۔ یہاں پر قوانین پاس ہونے چاہیں تھیں تو قوانین پاس ہونے چاہیں۔ یہاں ڈائریکٹ قوانین آکر کے کیبینٹ میں بھی نہیں پڑھایا جاتا، یہاں پر بھی ٹیبل میں آکر کے ڈائریکٹ پاس ہوتے ہیں اسٹینڈنگ کمیٹی کے پاس نہیں جاتے ہیں۔ اور اس طرح چار پانچ قوانین غلطیوں سے بھرے پڑے ہیں واپس یہاں آکر کے دوبارہ اس اسمبلی سے منظور کرایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ زیرے صاحب۔ شکریہ۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اور آنے والے وقت میں اسٹینڈنگ کمیٹیوں کو جو منی پارلیمنٹ کھلاتے ہیں، ان کو فعال کیا جائے تاکہ صحیح طور پر قانون سازی ہو۔ لڑگوں نس ہو۔ یقیناً اپوزیشن نے کہا کہ جب قائد ایوان اور اس کی نئی کابینہ اچھے کام کریں گے تو یقیناً ہم اُسے سپورٹ کریں گے۔ اور اگر خدا نخواستہ وہ ماضی کے ڈگر پر چلے تو اُسکی یقیناً بڑے شدود مدد کے ساتھ مخالفت ہو گی۔ میں ایک بار پھر قائد ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ زیرے صاحب۔ حج اسد اللہ بلوچ صاحب۔

جناب اسد اللہ بلوچ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ آج اس اسمبلی کے ہال میں بیٹھے ہوئے میرے لیے سارے قابل قدر ہیں، لیکن اس کے ساتھ وہ لوگ، بڑے عظیم ہیں، بی این پی، جمعیت، پیٹی آئی سے میرا بھائی نصیب اللہ اور وہ جو BAP سے تعلق رکھتے تھے لیکن وہ فرنٹ میں تھے جو محاظ میں تھے، بلوچستان کی تاریخ میں ایک باب کا اضافہ کیا، کامیاب وہ قوم ہوتے ہیں وہ پیشکل پارٹیاں ہوتی ہیں جو مصیتتوں سے نہ گھبراتے ہوئے چیلنجوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور آگے نکلتے ہیں۔ جو چیلنج ہمارے دوستوں کے سامنے تھے، نہ ہمکی میں کسی کے آگئے، نہ لائچ میں گئے ہیں، ایک جوان مردی کے ساتھ جو کامیابی کی منزل انہوں نے طے کی، سب سے پہلے تو میں آب العالیین کا شکر ادا کرتا ہوں ہماری مدد و رب العالمین نے کی۔ جناب اسپیکر صاحب! تاریخ اپنے آپ کو دوہرائی ہے۔ اور تاریخ بہت بے رحم ہے۔ جن قوموں نے تاریخ سے سبق سکھی وہ آگے نکل گئے۔ جنہوں نے تاریخ کو اہمیت نہیں دی وہ چیخچھے رہ گئے، چاہے ہمارے اسلام کا تاریخ آپ دیکھیں، یورپ کا تاریخ دیکھیں، افغانستان کا تاریخ دیکھیں۔ ہم صحبت ہیں کہ یہاں جو ہم 65 لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ہم ایک کروڑ 23 لاکھ لوگوں کے وہ نمائندے ہیں جس میں مزدور، ٹیچرز، ڈاکٹرز، ہرمنتبہ فکر کے لوگ یہاں لوگوں کو ووٹ دے کر اس اسمبلی کے فلور میں بھیجتے ہیں۔ کہ آپ ہمارے حقوق کی دفاع کریں۔ کچھ لوگ کامیاب ہوتے ہیں کچھ لوگ پیسوں سے بکتے ہیں اور کچھ لوگ اپنے ضمیر کی سودا نہ کرتے ہوئے اپنے مظلوم، لاچار، غریب، مسکنیوں کے لیے کام کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی میڈیا کے جو دوست ہیں اس جدوجہد میں انہوں نے کافی ہمارا ساتھ دیا۔ وہ خراج تحسین کے بھی

لائق ہیں۔ جمہوریت کسی ایک فرد ایک علاقے ایک شخص کا نام نہیں ہے۔ اور اس ملک کا مستقبل ہی جمہوریت ہے۔ ہم بلوچستان والے غریب تو ضرور ہیں لیکن قدرت نے ہمیں ایسی سرزی میں سے نواز اہے کہ اس خطے میں پورا جنوبی ایشیاء میں اس کی بہت بڑی اہمیت ہے اور ہمیناقومی بہت بڑی اہمیت ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ اس سرزی میں کے جو وسائل ہیں، یہاں کے غریب، لاچار، مسکینوں کے لیے ہم استعمال کریں۔ یہ change کا اس تبدیلی کا مطلب ہرگز نہیں تھا کہ ہم چند وزارتمیں لیں گے اپنے لیے اچھی گاڑیاں لیں گے اچھے بنگلے لیں گے، اس کے بعد بس ہمارا کام ختم ہوا نہیں۔ 18 مہینے بیج گئے ہیں، اس 18 مہینے میں کوشش یہی ہو گی کہ ہم ایک ٹیم کے ساتھ بلوچستان کے بیورو کریسی میں پتوں اور بلوچوں میں قابل لوگ بہت ہیں۔ لوگ ان سے فائدہ اٹھائیں ان کی اہمیت سے فائدہ اٹھائیں اور ہم کوشش یہ کرتے ہیں کہ ان کی جو علم ہے ان کا جو ہنر ہے ان کی جو قابلیت ہیں ان سے اس 18 مہینے میں ٹیم کی صورت میں ہمکر بلوچستان کی وسیع تر مفادات میں کام کریں۔ مجھے یاد ہے ایک کیبنٹ کے میٹنگ میں 21 گریڈ کے آفسروں جو بہت قابل احترام ہے میرے لیے، جس طریقے سے آدھے گھنٹے اس کے ساتھ غلط طریقے سے ٹریٹ ہوئی، آج وہ دن مجھے بھی یاد ہے۔ شیخ سعدی سے کسی نے کہا کہ اخلاق اور ذات اور ہنر آپ نے کس سے سیکھا ہے؟۔ کہتا ہے وہ غرور، وہ مغرور لوگ ہیں، میں نے ان سے جو بداخل قلتھے، غرور والے تھے، میں نے تو اخلاق ان سے سیکھا ہے۔ تو خاموش ہو گئے۔ کہ غرور، مغرور، بداخل قلوں سے اخلاق کیسے سیکھا آپ نے۔ کہتا ہے جنہوں نے وہ غلط کام کیے تھے وہ میں نے نہیں کئے۔ عبدالقدوس صاحب کے لیے یہی دو الفاظ میرے خیال میں کافی ہیں۔ اپوزیشن کے ساتھی میرے لیے قابل احترام ہیں یہ اس لیے قابل احترام ہیں کہ تین سال تک یا اپنی حلقوں کی خاطر لڑتے رہے، جوانمردی کے ساتھ لڑتے رہے اپنا موقف انہوں نے پیش کیا۔ لیکن جب کسی نے سنانہیں تو اوپر والے نے تو سنا۔ جیسا کبھی کبھی ہم ساتھی مذاق کرتے ہیں، کسی کو اگر ہنسنا ہو ”بر باد واشک“۔ ”ور بدواشک“۔ مجھے یاد ہے زابد نے وہاں سے اپنے سیٹ سے اٹھ کر بچارہ یہاں آ کر ہاتھ جوڑا۔ جام صاحب! میرا قصور کیا ہے؟۔ لیکن وہ اسی اسکی جو، زابد صاحب یہاں پر ہاتھ نہیں جوڑا تھا، یہ اس کے حلقة کے 10 ہزار لوگ تھے کیونکہ 10 ہزار لوگ نے ان کو سپورٹ کیا ہے۔ انہوں نے اس کے لیے مذاق کیا ہے۔ اہمیت ہی نہیں دی، نہیں پڑے۔ لیکن زابد صاحب! آپ اس کے ساتھ ایسے نہ کریں ہر جگہ جب دیکھتے ہیں انہیں تو تو ان کی عزت کریں۔ تاریخ اپنے آپ کو دوہرا تا ہے۔ حاجی زابد علی ریکی: بالکل اسد جان! اس کی عزت کریں گے ہم۔

جناب اسد اللہ بلوچ: ہاں! آپ اس کی عزت کریں۔ جناب اسیکر صاحب! بلوچستان نیشنل پارٹی عوامی کا

موقف اُس کا manifesto، بلوچستان کے مفہوم الحال عوام کی بنیادی جو fundamental rights ہیں ان کی خاطر ہم جدوجہد کر رہے ہیں، ان میں سے ایک ہم جو نقطہ ہے میں اس لیے رکھ رہا ہوں کہ مکران میں جو لوگوں کے کاروبار ہیں، تیل کا۔ اُس سے جو ہوا پورا بلوچستان کے لوگوں کی 30 سے 35 لاکھ لوگوں کا ذریعہ معاش ہیں۔ وفاقی گورنمنٹ نے ایک نوٹیفیکیشن کے تحت اس تیل کے کاروبار کو بند کیا ہے۔ پھر لوگوں نے احتجاج کی جلسے ہوئے، جلوس ہوئے۔ میں وفاقی گورنمنٹ خاص جو ہمارے نیاقائد ایوان ہیں وہ وفاقی گورنمنٹ سے رجوع کریں۔ تو آج میری یہ پیغام اسمبلی کے اس فلور سے کہ لوگوں کی روزی، روٹی کو ختم نہیں کریں، 35 لاکھ لوگ جو اس کاروبار سے وابستہ ہیں، وابسطہ تھا ان کی ذریعہ معاش انکے گھر کا چولہا اس کے بیٹی کی پڑھائی ان کا علاج تمام زندگی کے ضروریات جو تھے وہ اسی بارڈر کے تیل کے کاروبار پر تھے۔ اگر اس کو بند کیا گیا ہے تو نعم البدل کم از کم ہونا چاہئے تھے وزیر اعظم جب یہاں آئے میں نے کیبینٹ کی میٹنگ میں کہا پہلے نعم البدل ڈھونڈیں آپ اس کی آلمرنیٹ اس کے بعد آپ اس کاروبار کو بند کریں۔ جناب اسپیکر صاحب اگر پیشیں لاکھ لوگ بے روزگار ہوں گے تو یہاں انارکی کا ماحول پیدا ہو گا افرانفری ہو گی چوری اور ڈکیتیاں ہوں گی ایک عجیب و غریب سماج میں ایک تبدیلی آئے گی اور وہ تبدیلی نہ اس صوبے کے حق میں ہے، نہ اس ملک کے حق میں ہے نہ ریاست کے حق میں ہے۔ ریاست ماں جیسی ہے جو اپنے بچوں کو بغل میں لے کے ان کی تربیت کی جاتی ہے ان کو تحفظ دیا جاتا ہے انکو روزگار کے موقع دیے جاتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ آج ہی اگر ایسا کوئی اعلان ہو اس بارڈر کے متعلق کہ لوگوں کے کاروبار محفوظ رہیں تو میرے خیال میں ایک بہت بڑی اس گورنمنٹ کا فرست سٹیپ پر بہت بڑی چیخ ہو گی پیش لاملاک لوگ ہمارے حمایت میں نکلیں گے ہماری سب سے بڑی کامیابی انشاء اللہ ہو گی۔ دوسری میری request یہ ہے کہ بلوچستان میں جتنے بھی یونیورسٹیز ہیں جتنے ڈیپارٹمنٹس میں یہ روزانہ روڑوں پر نکلتے ہیں۔ ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے اس اسمبلی کے فلور سے کہ مذاکرات کے تحت ان کے جو بنیادی مسئلے مسائل ہیں ان کو حل کیجئے جائیں۔ ہم نے دیکھا کبھی کبھی میں جاتا ہوں سی ایم سیکریٹریٹ بائیس سے چھبیس وزیر اعلیٰ کی وہاں تصویریں لگی ہوئی ہیں۔ جنہوں نے اچھا کیا برائیا تاریخ کا حصہ ہو گئے۔ ہم، یہ دو دن کی زندگی ہے وقتی طور پر ہم ادھر آتے ہیں، باشур لوگ وہ ہیں جو خوشی کے دن لوگوں کو مزدوں کو غریبوں کو یاد کریں اس لئے اسلام میں دیکھیں بڑی عید کی نماز کے بعد لوگ قبرستان جاتے ہیں کہ اس خوشی کے دن میں اپنوں کو بھولنا نہیں۔ اُنکی بھی یادیں ہوتی ہیں۔ اسلئے اس جدوجہد میں ہم شریک تھے شریک رہیں گے ہمیں بی این پی عوامی کا مکمل سپورٹ رہے گا انشاء اللہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ اسد اللہ بلوچ صاحب۔

میر اسد اللہ بلوچ: بلوچستان کی مفاد میں اس امید کے ساتھ آخر میں میرے چھوٹے بھائی نصیب اللہ کے آج ہی کے دن 29 اکتوبر کو میر گل خان مری اپنے سات ساتھیوں کے ساتھ جس بیداری سے مارا گیا میں رب العالمین سے دعا کرتا ہوں کہ ان کو جنت نصیب کرے یقیناً ہمیں افسوس ہوا آج کے دن میرے ضروری تھا کہ میں ان کا ساتھ کروں، بڑی مہربانی۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ اسد اللہ بلوچ اللہ شہداء کے درجات بلند فرمائے۔ ایک بار پارلیمانی لیڈرز بات کریں اسکے بعد عبدالخالق ہزار صاحب۔

جناب عبدالخالق ہزارہ: آعوذ باللہ من الشَّطْنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے میں اپنی جانب سے ہزارہ ڈیکریٹک پارٹی کی جانب سے نئے قائد ایوان میر قدوس بن جو صاحب کو دولتی گھر ایسوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اس امید کے ساتھ میں وہ کہتے ہیں فکر ہر کس بقدر ہمت است۔ تین سالہ دور میں جو کچھ deliver ہوا ہے صحیح coalition کے کریڈٹ میں جائے گا BAP پارٹی کے کریڈٹ میں جائے گا۔ غلط ہوا ہے وہ بھی مطلب جو ہے BAP پارٹی اور انکی coalition کی کریڈٹ میں جائے گا ہمیں معلوم ہے کہ بہت ساری چیزیں جو ہمارے دوست احباب کہہ رہے ہیں درست فرمار ہے ہیں لیکن بعض چیزیں جہاں پہ بھی ہیں میں نے کہا میں اگر coalition کا پارٹنر تھا coalition میں میں موجود تھا اس کا ایک حصہ تھا تو کم از کم میں کہوں گا کہ میرے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہم نے کچھ deliver کیا ہے یہاں پر اس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے میں کہوں گا۔ اسد بلوچ صاحب یہاں پر موجود ہیں اسکے پاس جو portfolio تھا میں کہوں اس فرم پر کہوں گا کہ انکی طرف سے ٹھیک ٹھاک انہوں نے deliver کیا ہے تو اسلئے ہم کہتے ہیں کہ آنے والے ڈیڑھ سال میں بھی قائد ایوان اپنی ٹیم کے ساتھ coalition کے ساتھ جو یہاں پر deliver کریں گے صحیح کریں گے وہ ہماری پارٹیوں کے ہمارے مستقبل کے اس حوالے سے وہ کریڈٹ ہم لیں گے اگر نہیں ہوا تو بھی اسی طرح ہو گا۔ سب سے زیادہ میں مختصر ایہ کہوں گا کہ میری شروع سے بھی خواہش رہی ہے میں نے جام صاحب کے ساتھ بھی یہیش سے ہر جگہ پر میں نے ایک جملہ کہا کہ coalition کا مطلب کیا ہے coalition کا مطلب ہے کہ آپ mutual coordination کرتے آپ صلاح و مشورہ کرتے آپ mutual understanding کرتے آپ اس سے جو ایک mutual consultation کریں - جب آپ کے پاس develop ہو گی تو ڈیپارٹمنٹ اسی طرح

چلے گا سیکرٹری صاحب اور انکی پوری ٹیم کا مفسٹر صاحب کے ساتھ اگر mutual understanding نہیں ہوگی وہ deliver نہیں ہو سکے گا۔ کاموں میں رکاوٹ پیدا ہوگی کسی فیملی میں بھائیوں کے اندر mutual understanding نہیں ہے problem-creat understanding کے اندر آپ دیکھ لیں اُس پارٹی کے اندر اگر mutual understanding نہیں ہے یا mutual-consultation نہیں ہے آپ اُس میں دیکھیں گے تو وہ یقینی طور پر مسائل کا شکار ہوں گے۔ اب بھی میری درخواست یہی ہے کہ اگر ہم mutual consultation سے باہمی گفت و شنید سے، باہمی صلاح و مشورے سے ہم اس حکومت کو چلا کیں گے اور جو بھی کیاں، سابقہ ہی ہیں ہم اس پر جو ہیں مطلب اس کو آگے لیکر جو آگے جائیں گے تو انشاء اللہ ہم کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم نے یہ نہیں کیا تو یقینی طور پر، بہت ساری اسکیمات اب بھی موجود ہیں۔ میری گزارش ہے کہ وہ اسکیمات بلوچستان عوامی پارٹی کے ہیں۔ وہ پروجیکٹس بلوچستان عوامی پارٹی نے پیش کیئے ہیں۔ سپورٹس کا پروجیکٹ ہے، میگا پروجیکٹ ہے، یا انہوں نے پیش کیا۔ تو میری خواہش تو ہو گی کہ میں کم از کم وہ سپورٹس کمپلیکس جو ہمارے دور میں شروع ہوئے تھے اس سے عوام مستفید ہو سکیں، وہ جاری و ساری رہیں۔ تو اسلئے میری بہت زیادہ جو ہے مطلب عاجزانہ گزارش ہے یہ بھی نہیں ہے میرے اپوزیشن کے ساتھی بیٹھے ہوئے میرا آج اس حوالے سے نہیں ہے کہ میں یہاں کہتا ہوں میں نے ان کے سامنے بھی بولا ہے۔ میں نے کہنے کیا ہے، اسے صاحب بھی گواہ ہیں ہم دونوں کا ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ بھئی وہ بھی ایکم پی اے ہیں۔ ہم بھی ایکم پی ہیں، وہ بھی الیکٹ ہو کر آئے ہیں اُنکے حلقة بھی ہیں ہمارے حلقة بھی ہیں، ان کو جو مطلب ہر صورت میں انکی خواہشات انکی سوچ شامل ہونی چاہئے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ عبدالخالق ہزارہ صاحب۔

جناب عبدالخالق ہزارہ: آخر میں کہوں گا دُکی کے واقعے میں جو باچا خان چوک کے ساتھ ناروا سلوک ہوا ہے آگ لگائی تھی وہاں پر، میں اُس کی ندمت کرتا ہوں کیونکہ اس کے لئے غیر جانبدار نہ تحقیقاتی کمیٹی بنائی جائے کیونکہ وہ شخص ایک جملے میں کہوں گا کہ عدم تشدد پر اور انسانی basis پر کام کرنا تھا وہ عظیم شخص تھے۔ تو اُس کیلئے غیر جانبدار نہ تحقیقات کی جائے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ عبدالخالق ہزارہ صاحب۔ نوابزدہ گہرام بکٹی صاحب۔

نوابزدہ گہرام بکٹی: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں اپنی طرف سے جمہوری وطن پارٹی کی طرف سے اور بگٹی قوم

گی طرف سے میر قدوس بزنجو صاحب وزیر اعلیٰ کے بننے کی خوشی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ زیادہ نہیں بولوں گا
ٹائم کم ہے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ اسی طرح مختصر کریں۔ سید احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَشَدِ الظُّلُمَاتِ الرَّجَيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب اسپیکر میں آپ کا
ممنون ہوں کہ آپ نے حصہ روایات مجھے بھی کچھ گزارشات پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔ سب سے پہلے میں
میر قدوس بزنجو صاحب کو نئے قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ BAP کے ان
تمام ساتھیوں کو جو میر قدوس کے ساتھ ڈال رہے اور میر قدوس کو یہاں تک پہنچانے میں ان کا کلیدی روں تھا اور
خاص طور پر میں میر ظہور بلیدی صاحب کا ذکر کروں گا کہ جنہوں نے ان مشکلات کا سامنا کیا پچھلے ڈیڑھ مہینوں
میں الحمد للہ انہی کی کاوشوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ جناب اسپیکر یہاں پر اگر میں بی این پی کا جمعیت
العلماءِ اسلام کا اور پستونخواہی عوامی پارٹی کا شکریہ ادا نہ کروں تو زیادتی ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس تدبیلی میں
بنیادی روں اپوزیشن اور اپوزیشن کے جو لیدرز ہیں جو پائے کے لیدرز ہیں مولانا فضل الرحمن صاحب مولانا واسع
صاحب سردار اختر مینگل صاحب اور محمود خان اچھزی صاحب۔ اور ان کے جو یہاں پر موجود نمائندے ہیں ملک
نصری شہوانی صاحب ملک سکندر صاحب زیرے صاحب نواب ثناء اللہ زہری صاحب جو کوہ اپنے پارٹی میں
نشست ایک ہے لیکن بلوچستان کے بھاری بھر کم خصیتوں میں سے ایک ہیں۔ ان کا بھی منکور ہوں کہ انہوں
نے اس چینچ میں ہمارا ساتھ دیا۔ اور جناب والا! بلوچی میں ایک کہاوت ہے کہ "گرذشتہ راصلاً آئندہ
راحتیات"۔ اب جو گزر چکا سو گزر چکا، میں اس treasury benches کا حصہ ہوتے ہوئے میں نے
اپوزیشن سے زیادہ سخت وقت گزارہ، لیکن الحمد للہ وقت تھا گزر گیا۔ اب میر قدوس بزنجو صاحب سے یہی گزارش
کروں گا کہ جن دوستوں نے کڑے وقت میں ان کا ساتھ دیا، میر قدوس کو بھی چاہیے کہ ان کے حلقوں میں پچھلے
تین سال میں جو زیادتیاں ہوتی رہیں، گو کہ وقت کم ہے زیادہ سے زیادہ ان کے پاس 22 ماہ ہیں اس 22 مہینوں
میں گزارش کروں گا کہ وہ جتنا ازالہ ہو سکے ان حلقوں میں وہ ازالہ کر لیں۔ جناب والا میں زیادہ وقت نہیں لیتا
چاہتا، ٹائم بڑا کم ہے آپ کے پاس، میں صرف اتنی سی گزارش کروں گا کہ ابھی آنے والے وقت میں چیلنجز
بہت ہیں، فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ جن اسکیماتیاں جس PSDP کے حوالے سے یا GDS کے حوالے سے یا
بہت سارے معاملات ہیں وہ بھی قدوس صاحب نے انہیں 22 مہینوں میں نہیں کیے ہیں۔ اور اپنے صوبے کے
اندر جو وسائل ان کے پاس جو رہ گئے ہیں ان وسائل کو منصفانہ طور پر اور عوام کی صحیح فلاح و بہبود کے لیے خرچ کرنا

یہ بھی ان کی ذمہ داری ہے، اور جس طرح باقی دوستوں نے کہا یہ وکری کے اندر جو قابو لوگ ہیں ان کی خدمات حاصل کر کے اپنے عوام کو سہولتیں بھی پہنچانا، گوکہ یہ بہت بڑی ذمہ داریاں ہیں میر قدوس بزخو کے لئے ہوں پر لیکن مجھے اُمید ہے انشاء اللہ تعالیٰ کہ یہ باحسن طریقے سے پوری ہوں گی۔ جناب والا یہاں پر میں میڈیا کے حوالے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک clip میری نظر سے گزارہ ”دنیا اُوی“ کا۔ دنیا اُوی والے بتا رہے تھے ایک documentary کے حوالے سے کہ ڈسٹرکٹ بیچ میں جو کام ہوئے ہیں یونیورسٹی ہے، میڈیکل کالج ہے، لاءِ کالج ہے، شہر کے روڈ ہیں، یہ سب وہ ایسا پیش کر رہے تھے کہ جس طرح ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے یہ سب کام کیئے ہیں۔ لیکن میں اُس میڈیا یا واؤس کو یہ اُس کے ریکارڈ کی درستگی کے لیے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ تربت یونیورسٹی نواب اسلام ریسنسنی کے دور میں 2012ء میں ہم نے یہاں منظور کرایا اور اُس کا Act میں نے بحیثیت وزیر صنعت میں نے پیش کیا اس اسمبلی میں اور وہ پاس ہوا۔ لاءِ کالج بھی اُسی زمانے کا ہے البتہ میڈیکل کالج کا credit ڈاکٹر عبدالمالک صاحب کو جاتا ہے، تو ان سے گزارش ہے کہ وہ ریکارڈ کی درستگی کے لیے ان چیزوں کو ٹھیک کریں۔ جناب میں ایک بار پھر تمام دوستوں کا مشکور ہوں اپنی جانب سے اپنی پارٹی پاکستان نیشنل پارٹی کی جانب سے میر قدوس کے لیے اور اس دن تمام دوستوں کے لیے دست بہ دعا ہوں کہ اللہ پاک ان کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب کرے۔ شکریہ جناب اپیکر۔

جناب قائم مقام اپیکر: شکریہ شاہ صاحب۔ وقت کی کمی کی وجہ سے تمام اراکین کو کہا جاتا ہے کہ صرف دودو منٹ بات کریں کیونکہ آج مبارکباد کا دن ہے زیادہ ٹائم نہیں لیں کیونکہ قائد ایوان نے بھی میرے خیال سے اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہوگا۔ زمرک اچنزی صاحب۔ مختصر امبارکباد۔

انجینئر زمرک خان اچنزی: شکریہ جناب اپیکر صاحب۔ میں سب سے پہلے اپنے بھائی قدوس بزخو کو قائد ایوان منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے۔ مختصر اتنا کہوں گا کہ اُس تمنا اور اُمید کے ساتھ جو پورے ہاؤس کو ساتھ لے کروہ کام کریں گے۔ یہاں پر جو development میں جو قانون سازی یا کچھ جو ہمارے آنے والے وقوں میں ہوتے ہیں اُس کے لیے کام کریں گے۔ میں اتنا کہوں کہ قائد ایوان منتخب تو ہو گیا لیکن اُس کو چلانا جو سب ہاؤس کو لے کر چنان بہت مشکل کام ہوتا ہے۔ حقیقت میں نواب ثناء اللہ زہری صاحب بیٹھے ہیں اُس نے میرا نام دو تین بار لیا۔ ڈاکٹر مالک صاحب وزیر اعلیٰ تھے تو جو رویہ ہوا اپوزیشن کے ساتھ، اُس وقت حمل کلمتی صاحب بھی تھے اور ہم لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور کوئی اپوزیشن میں ہم لوگ تھے۔ جب ان کے آنے سے بہت تبدیلی آئی، حقیقت کہتا ہوں کہ ذاتی طور پر میرے ساتھ جو کیا وہ تو

مئیں اگر یہاں نہیں بتاسکوں میں نے بہت سے لوگوں کو بتایا ہے کہ نواب نشان اللہ زہری صاحب نے جو ہمارے ساتھ کیا اُس کا تو مئیں اعلانیہ یہ کہتا ہوں کہ مئیں اُن کا مشکور ہوں اور اسی طرح آپ سے یہی درخواست ہے کہ آپ بھی اسی طرح سب کو لے جائیں لیکن ایک غلط ہنسی شاید پیدا ہوئی تھی کہ ANP جو ہے وہ مخالفت برخلافت کر رہی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہاں پر 65 کے ایوان میں تقریباً 40 ممبر ایسے ہیں جنہوں نے جام صاحب کے ساتھ کام کیا اچھے کاموں میں ہم نے ساتھ دیا غلط کاموں میں ہم نے مخالفت کی ہے۔ ابھی بھی ہم اسی طرح کریں گے، قدوس صاحب جو بھی آپ اچھے کام کریں گے اس صوبے کے لیے جو بھی اچھی قانون سازی آئے گی ہم آپ کے ساتھ رہیں گے، اگر کوئی ایسی بات بلوچستان کے عوام کے مفاد میں نہیں جا رہی ہو یہاں پر رہنے والے پشتون، بلوج، ہزارہ، سیلر تو ہم پھر بھی ہم آپ کی مخالفت کریں گے۔ ایسے نہیں ہے کہ آپ، جو ہمارے رشتے اپنی جگہ تعلقات اپنی جگہ لیکن سیاست اپنی جگہ ہوتی ہے، ہم نے پہلے بھی اسی طرح حمایت کی ہے اور ابھی بھی کریں گے۔ تو میں منحصر ایسی کہوں گا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور ساتھ چلتے رہیں گے، انشاء اللہ اس صوبے کی ترقی کے لیے۔ ایک آخر میں میں اتنا کہوں کہ، اصغر خان صاحب نے بات کی ہمارے صوبائی صدر ہیں، میں بھی یہ بات repeat کرنا چاہتا ہوں کہ باچا خان چوک جوڈ کی میں ہے اُن کو آگ لگائی گئی، حقیقت میں وہ ایک عظیم شخصیت تھی انہوں نے برصغیر کی آزادی میں ایک بڑا role ادا کیا تھا عدم تشدد کی بنیاد پر۔ تشدد سے نفرت کی بنیاد پر۔ تو میں کہتا ہوں کہ اس طرح کا عمل اگر شروع ہوا ہم نے اس کو نکشوں نہیں کیا تو یہ قضاد میں سب کچھ ہوتا ہے پھر کسی اور کا جلوے کا، پھر کسی اور کا جلوے گا۔ پھر آگ اور آگ کا جو کھیل ہے وہ بہت خطرناک ہوتا ہے تو اس کی جو ہے نہ مرت کرتا ہوں۔ اور اُن کی آپ ایک رو لنگ دے دیں کہ اُس کی غیر جانبدار نہ تحقیقات ہوں، اس بنیاد پر ہم یہی توقع رکھتے ہیں کہ آج کی اس اجلاس میں آپ ایک رو لنگ دیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ جی۔ جی حاجی اکبر آسکانی صاحب۔

میرا کبر آسکانی: سب سے پہلے میں اپنے میر عبدالقدوس بن جنکو وزیر اعلیٰ بننے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، امید کرتا ہوں میر عبدالقدوس بن جنکو دوستوں کو ملا کر چلا میں گے انشاء اللہ امید کرتا ہوں بلوچستان کا مستسلہ بخوبی وہ سمجھتے ہیں اُس کو ہر چیز کا علم بھی ہے خاص کر ہمارے علاقے قمکران میں لوگوں کا زریعہ معاش وہاں پر بارڈر ہے، بارڈر تو ایسے ما فیا کہ ہاتھوں میں ہے غریب لوگ وہاں پر بالکل بھی کوئی کام نہیں کرتے ہیں، مجھے افسوس ہوتا ہے یہ ما فیا لوگ گاؤں والے غریب لوگ ایک مہینہ تک انتظار کرتے ہیں، غریب لوگوں کو وہاں پر کوئی پوچھنے والا نہیں

ہے۔ میر عبدالقدوس بزنجو کو اپیل کرتا ہوں کہ وہ کوئی پالیسی بنائیں وفاق سے بات کریں کوئی طریقہ کار کوئی قانونی صوبے کو بھی فائدہ ملے غریب عوام کو بھی فائدہ ملے، کم سے کم 40 ہزار لوگ اسی بارڈر کے زریعے سے روزگار کرتے ہیں۔ اور ہمارے علاقے میں اور کوئی کام وغیرہ وہاں پر نہیں ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں میر عبدالقدوس بزنجو کو کہ وہ اچھے طریقے سے کوئی پالیسی بنائیں کوئی لائحہ عمل طے کریں لوگوں کو روزگار ملے، میں امید کرتا ہوں میر عبدالقدوس بزنجو سب دوستوں کو ایک اچھے طریقے سے سب کو چلا کیں گے انشاء اللہ امید کرتا ہوں اپوزیشن کے ساتھ بھی اچھائی کریں گے۔ جو پہلے بھی اپوزیشن کے ساتھ دوستوں نے نا انصافی کی جس نے نا انصافی کی وہ تاریخ یاد کرے گی، جو اچھا کرے گا تاریخ اُس کو یاد کرے گی۔ یہ سیٹیں آنے جانے کی چیز ہیں، انسان ایمانداری، خلصانہ اپنی صلاحیتوں کے ساتھ کام کرے اللہ تعالیٰ اُس کو گہری مدد دیتے ہیں۔ جو کام نہیں کرتے اُس کو تاریخ بھی یاد کرتی ہے اُس کے سامنے جو چیزیں واضح ہیں پار بار ہم چیزوں کو نہیں دھراتے ہیں وہ ایسا کام کریں پورے بلوچستان کے عوام اُس کو یاد کریں اُس کوہیں واقعی ایسا وزیر اعلیٰ آیا۔ سیتدبیلی آئی، ہم امید کرتے ہیں کہ میر عبدالقدوس بزنجو سب کو دوستانہ طور پر بھائیوں کے طریقے سے چلا کیں گے، سب کے انشاء اللہ جو مسئلے ہیں، اُس کو حل کریں گے، انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ اُس کو ہمت بھی دیں گے ہم دُعا گو بھی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ، بلوچستان کو ایماندار نہ، باصلاحیت، ایک request یہ بھی کرتا ہوں خاص کر غریب لوگ، ہمارے علاقے کے غریب لوگ، پورے بلوچستان کے لوگ، تعلیم یافتہ لوگوں کو نوکریاں وہاں پر لوگوں کو بیجتے ہیں، میں اپیل کرتا ہوں میر عبدالقدوس بزنجو ہر ڈسٹرکٹ کی خود وہ نگرانی کریں، ہر ڈسٹرکٹ کو خود چیک کریں، کمیٹی بنائیں، لوگوں کا جو میرٹ ہوتا ہے حق ہوتا ہے اُس کو ملنا چاہیے۔ شکریہ جناب اپیکر۔

جناب قائم مقام اپیکر: شکریہ۔ چلیں کلمتی صاحب! مبارکباد ہو جائے کیونکہ ظالم بہت کم ہے۔ جی جمل کلمتی صاحب مختصر امبارکباد دیں۔

میر حمل کلمتی: شکریہ جناب اپیکر! سب سے پہلے میں میر عبدالقدوس بزنجو۔

جناب قائم مقام اپیکر: جی کلمتی صاحب مختصر امبارکباد ہو جائے ظالم کم ہے۔

میر حمل کلمتی: جناب اپیکر! سب سے پہلے میں میر عبدالقدوس بزنجو دوسری دفعہ قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں اور ساتھ ساتھ انہیں 40 لوگوں کو جن کی وجہ سے آج میر عبدالقدوس بزنجوزیر اعلیٰ کی کرسی پر بیٹھنے جا رہے ہیں اُنکی بُرات کو، میرے پاس ایسے کوئی الفاظ نہیں ہیں جو دس پندرہ دن جو 40 لوگوں کے ساتھ میں نے گزارے ہیں وہ، جن میں میرے بھائی اور بہنیں بھی شامل ہیں۔ بہت ساری مصیبتوں سے گزرے ہیں

اور الحمد للہ آج انہیں کی وجہ سے میر عبدالقدوس بن بجو کو کامیابی ملی۔ جناب والا! بلوچستان کسی بھی حوالے سے آپ دیکھ لیں پسمندگی کے حوالے سے دیکھ لیں، تعلیم کے حوالے سے دیکھ لیں، ہر طرح کی بنیادی سہولتوں سے محروم صوبہ ہے۔ میں زیادہ time نہیں لوٹا کیونکہ قائد ایوان کی حلف برداری بھی ہے لیکن کچھ تباہیز دونگا۔ جناب اپسیکر! Health جو یہاں کے لوگوں کا بنیادی حق ہے آپ پورے بلوچستان میں جائیں آج چیف سینکڑری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ دو سال سے medicine purchasing نہیں ہوئی ہیں اس صوبے میں اور جہاں آپ جائیں، میں نے تو پچھلے چیف منستر کو challenge بھی کیا تھا میں اُنکے ڈسٹرکٹوں کے بھی hospitals گیا ہوں کہیں بھی available نہیں ہیں ڈاکٹر زبھی نہیں ہیں میری آپ چیف منستر سے، میری قائد ایوان سے request ہے کہ health کیونکہ روزانہ ہر ڈسٹرکٹ میں اموات ہو رہی ہیں صرف ڈاکٹر ز اور facilities نہ ہونے کی وجہ سے، تو health کی طرف توجہ دیں۔

جناب قائم مقام اپسیکر: شکریہ۔

میر حمل کلمتی: ایجوکیشن کا بھی بھی حال ہے۔

جناب قائم مقام اپسیکر: شکریہ کلمتی صاحب۔

میر حمل کلمتی: میں جناب دو منٹ لوٹا ایجوکیشن کا بھی بھی حال ہے۔

جناب قائم مقام اپسیکر: مسئلہ مسائل تو بلوچستان کے کافی زیادہ ہیں۔

میر حمل کلمتی: پورے بلوچستان میں جہاں جن اسکولوں میں جائیں teachers نہیں ہیں class room نہیں اور نیچے ابھی تک ٹاٹ میں بیٹھتے ہوئے ہیں وہ آج announce کریں کہ آج کے بعد بلوچستان کا کوئی بچہ ٹاٹ پر نہیں بیٹھے گا بلکہ chair پر بیٹھے گا۔ اور بلوچستان، وہ عہد کریں آج اس فلور پر کہ بلوچستان کے ہر بچے کو تعلیم یافتہ بنائیں گے۔ پانی وافر مقدار میں موجود ہے لیکن جہاں پانی موجود ہے وہاں pipeline نہیں ہیں۔ میرے اپنے ڈسٹرکٹ کا یہی حال ہے گواہی کی۔ جیونی جو چار مہینے سے، چھ مہینے سے بلکہ Dam میں پانی آچا ہے لیکن وہ ابھی تک پانی سے محروم ہیں، ایک pipeline کی وجہ سے۔ اسی طرح کولاچ area ہے پورا بلوچستان اسی طرح ہے۔ electricity دوستوں نے جس طرح بتایا ہے نہ ہونے کے برابر میری قائد ایوان کیونکہ آج پورے مکران نے آپ کو support کیا ہے۔ مکران کے جتنے ممبر ہیں انہوں نے آپ کو آپ کے ساتھ کھڑے رہے۔ تو آپ آج اس فلور پر announce کریں کہ آپ مکران میں بجلی کا مسئلہ حل کریں گے۔ اور چاہے ایران سے حل کرنے کی ضرورت ہو چاہے National grid سے، پورے

بلوچستان کے بھلی کا مسئلہ حل کریں گے لیکن ساتھ ساتھ مکران کا بھی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ کلمتی صاحب۔

میر حمل کلمتی: آپ آج announce کریں کہ غیر ضروری کتنے بھی check post ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وقت کی کی وجہ سے۔

میر حمل کلمتی: چاہیے پولیس کے ہوں چاہیے FC کے ہوں چاہیے کسی بھی ادارے کے ہوں، چاہیے Custom کے ہوں تمام غیر ضروری check posts کل سے ہٹادئے جائیں گے۔ border کے issues ہیں آپ announce کریں چونکہ لوگوں کو آپ سے بہت ساری امیدیں وابستہ ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ کلمتی صاحب وقت بہت کم ہونے کی وجہ سے۔

میر حمل کلمتی: legal fishing اماں گیروں کے مسئلے illegal fishing ایک بہت بڑا عذاب بنا ہوا ہے گواردر پورٹ جس سے گواردر کے لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ اس حوالے سے آپ plan کریں کہ لوگوں کو کس طرح بلوچستان کے لوگوں کو گواردر کے لوگوں کے اُس پورٹ سے فوائد ملیں۔ گواردر کی قانون سازی کریں گواردر کے لوگ اقلیت میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ پہلے بھی آپ نے کچھلی دفعہ بھی یہ announce کیا تھا ”کہ قانون سازی کروں گا“، آپ نے نہیں کیا۔ آپ کے پاس وقت کم تھا لیکن اس دفعہ آپ ضرور کریں۔ بلوچستان کے لوگوں کی زمینیں ہائی کورٹ کا decision کریں jinch میں سرکار کی نہیں ہے یہ قبائلوں کی زمین ہیں۔ تو لوگوں کی زمینیں آپ کا کام ہے کہ لوگوں کو دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: کلمتی صاحب! میرے خیال سے oath taking ceremony کیلئے بالکل وقت نہیں بلوچستان کے مسئلے مسائل بہت زیادہ ہیں ان پر کسی دن تفصیل سے بات کریں۔

میر حمل کلمتی: agriculture کے حوالے سے۔ دیکھیں جس طرح نواب صاحب نے فرمایا کہ سب کو ساتھ، میں اُنکی بھی طرف داری کروں گا جو آپ کے ساتھ تھے یا نہ تھے آپ انکو support کریں جس طرح نواب شاء اللہ نے فرمایا میں اُنکے time میں اپوزیشن میں تھا، وہ ہر جگہ میری تعریف کرتے تھے میرا بھتیجا ہے اور مجھے انہوں نے اپنے دور میں اپوزیشن میں ہوتے ہوئے بھی میرے ڈسٹرکٹ میں اختیارات۔ اور مجھے فنڈ زدیے جتنے کہ اپنے لوگوں کو دیے۔ آپ بھی اسی طرح سب کو ایک برابر سمجھیں کیونکہ سب عوام سے ووٹ لیکر آئیں ہیں سب آپ کے colleague ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ کلمتی صاحب!

میر حملہ ملتی: آخر میں ایک شعر میرے خیال سے۔ کچھ دن پہلے جو شخص یہاں تخت نشین تھا۔
 کچھ دن پہلے جو ایک شخص یہاں تخت نشین تھا۔
 اُس کو بھی اپنے خدا ہونے پر اتنا ہی یقین تھا۔
 کوئی ٹھہر اہوجو لوگوں کے مقابل تو بتاؤ۔
 وہ کہاں ہے کہ جنہیں ناز بہت اپنے تین تھا۔
 اب وہ پھرتے ہیں اسی شہر میں تہاں لئے دل کو۔
 اک زمانے میں ملائجن کا حمر عرش بریں تھا۔

شکریہ جناب اسپیکر!

جناب قائم مقام اسپیکر:

نواب شاء اللہ زہری:

جناب قائم مقام اسپیکر:

شکریہ آپ تمام ارکین سے آپ Chair کے ساتھ تعاون کریں۔
 Point of personal Explanation اب ضرور تبدیلی آئیگی۔
 شکریہ نواب صاحب۔ دیکھیں آپ لوگ Chair کے ساتھ تعاون کریں کیونکہ
 چار بجے جو ہے وہ Oath Taking ceremony ہے صرف مبارکباد بلوچستان کے مسئلے مسائل کافی
 زیادہ ہیں اس پر تفصیل سے جو ہیں قائدیوں کو مشورہ بھی دیں اُن کے ساتھ بیٹھے بھی آج کا دن میرے خیال سے
 صرف مبارکباد کا ہے۔ جی۔ جی۔

جناب اصغر علی ترین:

جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر:

جی اصغر صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: نَحَمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلَیْ رَسُولِهِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّیْطَنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے میر عبدالقدوس بزنجو صاحب کو جو
 دوسری مرتبہ اللہ کے فضل و کرم سے وزیر اعلیٰ بلوچستان نامزد ہوئے ہیں انکو اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف
 سے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! یعنی 15 سے 18 مہینے رہ
 گئے ہیں challenges زیادہ ہیں مشکلات زیادہ ہیں، مسائل زیادہ ہیں، وقت کم ہے تو دعا ہے اللہ تعالیٰ سے
 ہماری کے اللہ تعالیٰ میر عبدالقدوس بزنجو کو تمام challenges کا جو سامنا ہے، ان میں کامیاب کرے اور
 بلوچستان کے جو مسائل ہیں انکو حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر:

شکریہ اصغر ترین صاحب۔

- جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب! میں تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا۔ جناب اسپیکر صاحب! مجھے صرف پانچ منٹ دیں۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** نہیں پانچ منٹ تو ہونیں سکتا۔ کیونکہ یہاں 20، 18 بندوں کا جو ہے۔
- جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب! یہاں سے استعفیٰ پیش ہونے سے قبل جو پہلی حکومت تھی ان کے ساتھ coalition partners تھے۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** ابھی بھی وہی رہیں گے۔
- جناب اصغر علی ترین:** جی جی۔ انہوں نے ایک بات کی تھی کہ یہ جو بلوچستان میں کھیل شروع ہوا یہ PDM اور establishment کا گھٹ جوڑ ہے۔ لیکن آج دنیا نے دیکھ لیا پورے پاکستان نے دیکھ لیا کہ جو شخص اپنے آپ کو پارٹی کا زمداد رکھتا ہے اور پچھلے گورنمنٹ کا coalition partner کہتا تھا وہ جو چنان کی طرح جام کے ساتھ کھڑا ہوا آج وہ بھی دعوے کر رہا ہے کہ میں چنان کی طرح قدوس بنجھو کے ساتھ کھڑا ہوں۔ میں قدوس بنجھو کو ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ قدوس جان ایک بات آپ ذہن نشین کرلو اپنے دوستوں کو پچانو جو اس سخت حالات میں سخت مشکل میں آپ کے ساتھ کھڑے تھے انکو آپ دیکھ لیں ان پر آپ کی خصوصی توجہ ہونی چاہیے، ابھی تو اقتدار ایسی چیز ہے جب بندہ کرسی پر براہماں ہو جاتا ہے تو پھر پرانے بھی اپنے ہو جاتے ہیں جو ناراض ہیں وہ بھی خوش ہو جاتے ہیں۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ۔
- جناب اصغر علی ترین:** تو یقیناً جناب اسپیکر صاحب! مجھے تو منٹ دیں۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** نہ ترین صاحب! آپ مہربانی کریں۔
- جناب اصغر علی ترین:** جناب اسپیکر صاحب! اس بات پر میں قدوس صاحب سے کہوں گا کہ تھوڑا سا ہوشیاری کے ساتھ تھوڑا سا دوستوں کو زرادیکھیں، ارگر دیکھیں کہ میرے دائیں طرف کون ہے میرے بائیں طرف کون ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہم جو اپوزیشن کے ساتھی ہیں ہم اچھے کام میں ہر مشکلات میں۔
- جناب قائم مقام اسپیکر:** شکریہ۔
- جناب اصغر علی ترین:** اور ہر وقت اُس قدم میں جو بلوچستان کی بہتری کے لئے جو بلوچستان کی اچھے جو اس کے لئے ہوتی رہیا اپوزیشن آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہاں پر جتنے بھی لوگوں نے یہاں احتجاج کیا۔ بالخصوص BDA اور C&W کے ملازمین نے اور اُس کے علاوہ اور لوگوں نے یہاں احتجاج کیا

ہے۔ میرا میر قدوس بزنجو صاحب سے یہ مطالعہ ہے کہ ان کے مطالبات کو فوراً حل کیا جائے جائز مطالبات حل کیے جائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ تین صاحب آپ کی لمبی لسٹ ہے پھر بعد میں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر جب قدوس صاحب جب تقریر کریں گے پھر موقع نہیں ملے گا نوٹ کر لیں۔ جناب اسپیکر پولیس اور لیویز کی میں بات کروں گا صرف دو باتیں کروں گا کہ ان کی تنخوا ہوں میں اضافہ کیا جائے اور اس کے علاوہ جناب اسپیکر صاحب تیل کا کاروبار اور افغانستان اور ترقیات کا باڈر یہاں پر ان پر فی الفور توجہ دیا جائے جناب اسپیکر صاحب یہ بارڈر کھولے جائیں۔ تیل کا کاروبار کھولا جائے۔ دیکھیں یہ تین سال تک تو عوام گھٹ جوڑ کر کے جی رہی تھی اب جب ایک change آئی ہے اُس change کا ایک اثر ہونا چاہیے کہ واقعی اس صوبے میں change آئی ہے ایک عوامی آدمی آیا ہے۔ تو جناب اسپیکر یہ ریڈ زون یہ VIP culture یہ ترتیب تقریباً سارے میرا میر قدوس بزنجو کو ختم کر دینے چاہیے تاکہ ایک عوام۔ اور ان کا جو CM secretariat ہے یہ عوام کے لیے پارلیمان کے لیے بالخصوص کھول دینی چاہیے جناب اسپیکر۔ ابھی اور باتیں ہیں آپ time نہیں دے رہے ہیں بہت شکریہ آپ کا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ نہ باتوں کے لیے اگر شاء بلوج صاحب نے آج صرف مبارکباد دی تو ہم سمجھیں گے کہ واقعی تبدیلی آئی ہے، لمبی تقریر نہیں کی۔

جناب شاء اللہ بلوج: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب آج تو آپ نے مجھے challenge کیا۔ جام صاحب challenge کر کے چلے گئے آج تو آپ بھی ہمیں آج میں اپنے چھوٹے بھائی محترم دوست عبد القدوس بزنجو صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے، وزیر اعلیٰ بلوچستان منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس طویل ترین جو مشکل حالات تھے دوستوں نے سب نے اس کو بیان کیا میں آج آپ وہ والی بات ہے تقریر نہیں کروں گا۔ اس کو دوبارہ دھرا دنگا بھی نہیں، بہت تکلیف دہ حالات سے بلوچستان گزر رہا ہے۔ اور بلوچستان کے کشراجحتی مسائل ہیں۔ آپ اسپیکر ہے ہیں خود اور آپ نے یہاں سے ہمیں دیکھا ہے کہ ہم نے چالیس، چالیس منٹ اور ایک ایک گھنٹے کی طویل تقاریر کیے ہیں۔ تو آپ کے سامنے دوبارہ وہ کیا کہتے ہیں کہ آئینہ دکھانے کی اب ضرورت نہیں رہی آپ خود بلوچستان کے ان حالات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ہماری صرف ایک کوشش تھی کہ صوبے کو ایک شخصی آمر سے نجات دلانے۔ ہماری کوشش تھی کہ اس

صوبے کو ایک ایسے شخص سے جو ذہنی طور پر بلوچستان کے معاملات کو سمجھنے سے قاصر تھا اور اس صوبے کو مسلسل دلدل کی طرف بڑھا رہا تھا اس کے ہاتھ سے صوبے کو دوبارہ بچا کر اس صوبے کو واپس اس ایوان کے اندر لے آئے۔ آج ہم اس جدوجہد میں کامیاب ہو گئے ہمارا مقصد وزارتیں نہیں تھیں، وزارت اعلیٰ نہیں تھا۔ مقصد اقتدار نہیں تھا۔ ہم اس صوبے کی ترقی چاہتے ہیں جب جام کمال صاحب منتخب ہوئے تھے پہلی تقریباً س وقت بھی ہم نے کی تھی ہم نے ہاتھ بڑھایا تھا ہم نے کہا کہ جام صاحب! اگر آپ بلوچستان کو اس کیشرا جھٹی مسائل سے جن کا طویل ہے میں ذکر نہیں کروں گا، بھلی ہے پانی ہے سی پیک ہے، این ایف سی ہے، تیل اور گیس کی تلاش ہے، بلوچستان کے پہاڑوں پر بلکتے ہوئے بچے ہیں، لاشیں ہیں، ماورائے عدالت قتل ہے، انسانی حقوق مسائل ہیں۔ لاپتہ افراد ہے۔ کوئی بھی آپ بلوچستان میں دُنیا میں کوئی تکالیف اور مشکل نام کی کوئی چیز ہے اس کو بلوچستان میں اگر لے آئیں تو وہ کہیں نہ کہیں وہ بلوچستان میں آپ کو ملے گا۔ تو میں اُن کا ذکر نہیں کرنا چاہتا۔ جناب اسپیکر میں آپ کو اور تمام دوستوں کو مبارک باد دینا چاہوں گا۔ میں یہ ذکر نہیں کروں گا کہ ہمارے ساتھ کیا ذیادتی ہوئی البتہ ایک بات جو بار بار دوہرائی جا رہی ہے کہ آپ کے پاس مدت وقت کم ہے۔ جناب قائد ایوان صاحب زراسنے گا۔ وقت کی اہمیت اُس وقت ہوتی ہے وقت بڑا بے معنی بھی ہوتا ہے وقت معنی دار بھی ہو جاتا ہے دُنیا کے چار ہزار پانچ ہزار سال میں دُنیا نے اتنی ترقی نہیں کی جتنی اس تیس سے چالیس سال میں انسان نے ترقی کی ہے۔ جتنی جدت آئی ہے جتنی تیز رفتاری آئی ہے، جتنے گونس میں بہتری آئی ہے، جتنی انسانی حقوق نے جو ہے وہ دُنیا کے اندر رواج پایا ہے۔ تو میرے خیال میں وہ جو تین سال پانچ سال آپ کے پاس دو سال ہیں۔ آپ کے پاس اٹھارہ مہینے ہیں، اگر آپ کے پاس اچھی حکمرانی کی حکمت عملی ہو۔ اگر آپ نے good governance کا *strategy* بنایا، ایک اچھی bureaucracy بنائی، اگر آپ نے مشاورت سے کام لیا، اگر آپ اور آپ کی جس طرح چیف سیکریٹری صاحب بیٹھے ہیں IG اصحاب آج یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے دیگر سیکریٹری صاحبان دوست بھائی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اگر ان تمام نے مل کر ٹیم ورک کی طرح بلوچستان کو آگے بڑھانے کو شک کی ہماری اپوزیشن کی اگر کبھی مشاورت کی ضرورت شامل ہوگی تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جو کام بلوچستان میں اٹھارہ سال میں نہیں ہوا وہ اٹھارہ مہینے میں بھی ہو سکتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: انشاء اللہ انشاء اللہ۔

جناب شاء اللہ بلوج: کیوں کہ وقت کا کوئی قید نہیں ہوتا ترقی کے لیے یا آگے بڑھنے کے لیے۔ اُس کے لیے commitment چاہیے ہوتی ہے، اُس کے لیے vision چاہیے ہوتا ہے، اُس کے لیے اچھی

چاہیے ہوتی ہے اُس کے لیے اچھی ٹیم ہوتی ہے۔ جو بچھلا حاکم جو گیا ہے وہ شخصی حکمرانی پر یقین رکھتا تھا۔ اگر آپ نے اجتماعی حکمرانی کے فلسفے پر یقین کیا تو میں آپ کو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم اٹھارہ مہینے میں بلوچستان میں آپ انقلاب لاسکتے ہیں۔ لیکن اگر اُس انقلاب میں ہمیں کسی جگہ ابیاری کی ضرورت پڑی یہ ہمارا وعدہ ہے اپوزیشن کا کہ ہم نے بلوچستان کے لیے پہلے بھی تعاون کا آپ کو کہا ہے اور انشاء اللہ آگے بھی آپ کے ساتھ تعاون کرتے رہیں گے۔ شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ ثناء بلوج صاحب۔ جی زا بعلی ریکی صاحب! ویسے پورے ایشیاء کو ابھی پہنچ چل گیا ہے کہ واشک ڈربر ہے صرف مبارک باد دے دیں۔

میرزا بعلی ریکی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ thank you جناب اسپیکر صاحب سردار صاحب بہت بہت آپ کا مشکور ہوں۔ میں آج بہت خوشی کا دن ہے رب العالمین نے ہمیں دیا ہوا بلوچستان کے عوام کو۔ قائد الیوان میر عبد القدوس بن جنوب بلوج کو مبارکبادی دینا چاہتا ہوں کہ اُس نے آج خود دیکھ لیا کہ تین سالوں میں بلوچستان کی حالت کیا تھا اور کہاں تک پہنچ گئی۔ تو بہرحال repeat کرنے کا ضرورت نہیں ہے۔ جتنا جناب اسپیکر صاحب بات کر رہے ہیں بہت کم ہے۔ تو CM House کا میں بتا رہا ہوں یہ تین سالوں میں میرے خیال سے دو دفعہ یا ایک دفعہ میں گیا ہوں CM house۔ میں نے دیکھا نہیں ہے اس وجہ سے کہ وہاں پر جانے کا ضرورت ہی نہیں تھا۔ میں جناب چیف سینکریٹری بلوچستان کا مشکور ہوں کہ اُس نے خود آکے واشک میں visit کیا اُس کو واشک کے total سب چیزیں اُس کو پہنچ چلا کر واشک کا کیا حال ہے کیا اپوزیشن ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! میں میر عبد القدوس بن جنوب صاحب کو خالی ایک یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 35,36 بندے تھے ان لوگوں نے کفن باندھے تھے کفن باندھے تھے کہ ہم انشاء اللہ یہ مقابلہ رب کے مدد سے جیت کے رہیں گے انشاء اللہ۔ اور میر عبد القدوس صاحب آپ خالی اُس بندوں کو دیکھیں کہ جنہوں نے سختی کے وقت آپ کے ساتھ کھڑا ہو کے آخری جو پانچ، چھومنج آپ کے کمپ میں آپ کے گھر میں بند تھے، ہم گھروں سے بھی نہیں نکلے۔ اور خاص طور پر جناب اسپیکر صاحب جتنا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں وہ کم ہے۔ آج جمعۃ المبارک کا نماز بھی پڑھا اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔ اسد جان نے بھی بہت سے باتیں کیں، نواب ثناء اللہ صاحب نے بھی۔ میں آخر میں اس اسمبلی کے اندر جناب اسپیکر صاحب سر سجدہ جاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا کہ آئے اللہ پاک! آپ نے ہمیں کامیاب و کامران کیا۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن نے اسمبلی کے اندر سجدہ شکر ادا کیا)

جناب اسپیکر صاحب! یہ نماق نہیں ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ الرَّسُولُ اللَّهُ۔ کہتا ہوں کہ یہ میرا دل جلا ہے کہ تین سالوں میں واشک کے ساتھ وہ ظلم کیا ہوا ہے وہ کسی نے نہیں کیا۔ جام صاحب ہمارے محسن ہیں جام صاحب جدھر بھی جائیں اُس کو welcome بھی کروں گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شکریہ زابدی ریکارڈی صاحب۔ جی مکھی شام لعل۔

مکھی شام لعل: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں میر قدوس بنخجو و فائدیوں منتخب ہونے پر اپنی طرف سے پوری بلوجستان کی ہندو برادری کی طرف سے اور تمام اقلیتی برادری کی طرف سے دل کی گھرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ جو تین سالہ دور میں میں مختصر کہوں گا سر آپ کے حکم کے مطابق کیونکہ کافی لوگوں نے بات کی ہے۔ جو تین سالہ دور میں خاص کر مجھے تمام ہمارے اپوزیشن کے ساتھ تو زیادتیاں تو ہوئی۔ مگر مجھے تو ایسا سمجھو کر target list رکھا گیا تھا۔ اور میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ ہماری اقلیتی برادری اور اس کا ازالہ کریں گے۔ میں دعا گوانشاء اللہ تعالیٰ اس کو اور مزید ترقی دے اور پورے بلوجستان کے لئے کام کریں

thank you-

شکریہ مکھی شام لعل جی یونس عزیز زہری صاحب!

میر یونس عزیز زہری: شکریہ جناب اسپیکر! آپ پہلے بولو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: ناں ناں بس آپ مبارکباد دیریں!

میر یونس عزیز زہری: آپ ہماری طرف سے مبارکباد دیدیں۔ شکریہ جناب اسپیکر! میں اپنے طرف سے اور اپنے جماعت کی طرف سے اپنے دوستوں کی طرف سے میں اس امید کے ساتھ میر عبد القدوں بنخجو صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کہ وہ بلوجستان کے غریب مفلس لاچار لوگوں کو لیکر آگے چلے گئے۔ اور ایک چھوٹی سی بات یہ ہے اور مجھے افسوس یہ ہو رہا ہے کہ جام صاحب نے اسی سیٹ پر کہا تھا کہ میرے ساتھ دو بندے ہو گئے بھی مقابلہ کروں گا۔ لیکن مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ اُس کو اکیلے جانا پڑا وہ دو بندے بھی اُس کے ساتھ نہیں دیا۔ تو میں ان دوستوں سے گلہ میرا ہے اور یہ کوئی پوری بات نہیں ہے 20 تاریخ کو اور 25 تاریخ کو جن لوگوں نے جو بڑی بڑی باتیں کیں اور آج کوئی زیادہ time بھی نہیں ہوا۔ وہ آپ کو یاد ہو گاریکارڈ پر بھی ہو گا لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ فیصلہ عوام نے کرنا ہے۔ اور جو 40 بندوں نے 41 بندوں نے جس طرح منظم ہو کے ان کے خلاف لڑا ہے اور آج جیسے زابد نے سجدہ کیا ہم سب کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ یونس عزیز زہری صاحب جی لا لارشید۔

لاا عبد الرشید بلوچ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر شکریہ۔ جناب اسپیکر! اس دفعہ میں مبارکباد دینے میں ہنچاڑا ہاہوں۔ کیونکہ پچھلے دفعہ میر اضالع ہوا تھا مبارکباد۔ تو لہذا رسمًا میں مبارکباد دیتا ہوں مگر دل سے نہیں جب تک چیزیں ٹھیک ہو گئے تو پھر قبل دادا اور قابل مبارک ہو گا۔ جناب اسپیکر! ہمارے کچھ دوست ہیں اتحادی دوستوں کی بات کر رہا ہوں۔ کچھ اتحادیوں کا سب کا نہیں۔ وہ اتنے تھے کہ کم از کم ان وعدت تک رہنا چاہیے تھا ہمارے رسم ہمارے رواج مسلمانی رواج بلوچی رواج پشتون رواج کے مطابق کم از کم عدت تک 3 مہینہ 10 دن عدت ہوتا ہے اُس میں ان کو رہنا چاہیے تھا۔ مگر ہمارے دوستوں نے روایتوں کو توڑے ہیں۔ ہمیں دکھ اس بات پر ہوا اور اس کے باوجود جناب اسپیکر! میں کہتا ہوں کہ میرا خیال میں 9 مینے 10 مینے ہوئے یہاں کافی سیکرٹری صاحبان بیٹھے ہیں ہم کسی کے دفتر میں نہیں گیا ہوں۔ کوئی مجھے نہیں کہے گا کہ میں کسی سیکرٹری کے دفتر میں گیا ہوں۔ اسی لئے کہ ہمیں پڑھتا کہ کچھ نہیں ہونے والا ہے ہمارے لئے۔ تو ہم مجبوراً یہاں کے اپنے لوگوں کی تکلیفیں دیکھ کر ایک قدم ہم نے اٹھایا اور پروردگار نے ہمیں جو کامیابی نصیب کیا۔ میں سب دوستوں کا شکر ادا کرتا ہوں اور مبارک اور داد دینے کے لئے میرے دوست کافی ہیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ میر نصیب اللہ مری صاحب!

میر نصیب اللہ مری: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! جو کہ آپ لوگوں نے دیکھا تھا ایک ڈیڑھ ہمینے سے یہی جو چل رہا تھا۔ سب سے پہلے میں ان دوستوں کو جنہوں نے اس کا رخیر میں اپنا حصہ ڈالا ہے جس میں جمیعت العلماء اسلام، BNP، زیرے صاحب، نواب صاحب اور نواب اسلام رئیسانی صاحب باقی جو ہم 15 ممبران تھے۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں سرخ روکیا ہے۔ پہلے تو دوسری پارٹیوں کی طرف سے ہمیں یہ طعنہ دیا جاتا تھا کہ آپ لوگ PDM ہو یا فلانی ہے۔ آج میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ وہی لوگ آئے ہیں جو ہمیں PDM کا طعنہ دیتے تھے۔ آج ہماری صفوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اپنے پارٹی کی طرف سے اگلا روانہ ہوا، اللہ نے کرم کیا بھی وہ پارٹی والے بھی ہمارے سارے آگئے۔ اس لئے میں پھر بھی ان دوستوں کا شکر ادا کرتا ہوں۔ قائد ایوان جو آج ہمارے میر قدوس بننجو صاحب ہیں ان کو مبارکباد دینتے ہیں۔ اور ساتھ ہی میرا پہلے دن سے یہی تھا کہ جتنے بھی ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں ان کا تعلق بھی اسی بلوچستان سے ہے ان کو بھی فنڈ وغیرہ ملنا چاہیے نا کہ ان پر بکتر بندگاڑیاں چڑھائی جائیں۔ جو کہ پچھلے ہمارے جام صاحب نے کیا ہے۔ تین سال ہم نے کیسے گزارے ہیں وہ ہمیں پتہ ہے کیونکہ 29 اکتوبر 2015ء میرے بھائی میر گل خان، میر عالم زیب پاچ بھائی شہید ہو گئے۔ اُس کے باوجود ہمارے روڈوں پر سینکڑوں لوگ شہید ہو گئے۔ میں نے بار باجام صاحب کو کہا

میں نے کہا جام صاحب آپ مہربانی کریں ہمارے روڈوں کے لئے پسیے دیں۔ وہ جام صاحب کہتا تھا کہ کیونکہ اُس کے دل میں درد نہیں تھا کیونکہ اُس کو رسم و رواج کا پتہ بھی نہیں تھا ان اُس کے دل میں درد تھا کیونکہ ہمارے علاقے میں سینکڑوں لوگ جس میں FC کے جوان آرمی کے اور پولیس کے لیویز کے شہید ہوئے ہیں۔ پھر بھی جام صاحب نے اپنے اُس سے ایک روپیہ بھی نہیں دیا ہمارے روڈوں کے لئے۔ اس چیز کا کیونکہ نواب صاحب کو خود پتہ ہے یہ بھی میری طرح اس چیز سے گزر ہیں اس نے بھی اپنے شہیدوں کو شاپروں میں اٹھایا، ہم نے بھی اٹھایا۔ اس لئے میں بھی کہتا ہوں کہ قدوس بنجو صاحب سے کہ جو نواب صاحب نے جیسے کہا غیر منتخب لوگوں کو اگر آپ نے پسیے دیئے ہیں اُس پر انکو اُرٹی ہوئی چاہیے۔ اور وہ منتخب نمائندوں کے زرعیے خرچ ہونا چاہیے۔
جسی بڑی مہربانی thank you۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ نصیب اللہ مری صاحب۔ میڈم ماہ جبین شیران صاحب! آپ میڈم۔ ماہ جبین شیران جو ہیں احتجاجاً جو ہے نکل رہی ہیں۔ مبارکباد دیدیں 4 بجے جو oath taking ceremony ہے آپ لوگ chair کے ساتھ تعاون کریں۔ جی۔

محترمہ ماہ جبین شیران: بسم اللہ الرَّحْمٰن الرَّحِيم۔ بہت شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں مبارکباد دیتی ہوں میر عبدالقدوس بنجو صاحب کو نئے قائد ایوان بلا مقابلہ منتخب ہونے پر۔ اور میں ایک بات کہنا چاہوں گی جناب! یہاں پر کہ پچھلے تین سالوں میں جو یہاں خواتین کے حوالے سے جو pending legislation ہوئی چاہیے جو pending میں رکھے ہوئے چیزیں ہیں وہ بالکل نہیں ہو سکنے ہیں کر سکے۔ کیونکہ باقی provinces کے نسبت ہمارے جو خواتین یہاں کی ہیں، بہت پسمندہ ہیں، بہت سارے چیزوں کے لئے ہم عموماً ہر platform پر ان کے لئے لڑی ہیں۔ لیکن پھر بھی چیزیں نہیں ہو سکی مجھے امید ہے کہ قدوس صاحب کی leadership میں ہم انشاء اللہ یہاں کی خواتین کے لئے میں نہیں کہوں گی کہ دودھ اور شہد کی نہریں بھیں گی، لیکن کچھ نہ کچھ یہاں پر کر کے جائیں گے۔ opportunity field میں اُن کو ہر specially opportunity میں ہر اُس میں equal rights میں health basic education میں ہر اُس میں especially rights میں ہر اُس میں health میں اُن کو ملنی چاہیے۔ اُن کا حق ہے۔ کیونکہ یہاں پر میں سمجھتی ہوں کہ پورا صوبہ پسمندہ ہے اور پورے بلوچستان جو CM صاحب انشاء اللہ روشنی کی کرن ثابت ہوگی۔ تو پھر آخر میں پھر ایک دفعہ اُن کو مبارکباد اور آپ کا بہت شکریہ کہ احتجاج پر آپ نے ہمیں time دیا۔ انشاء اللہ next ہماری دوسری خواتین کو بھی ملے گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی میدم بشری ارند صاحب۔

محترمہ بشری رند: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ السلام علیکم پہلے تو میں بہت بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں اپنے نئے CM نئے قائد ایوان میر عبد القدوں بننجو کو اور بہت سی امیدوں کے ساتھ کہ ہم نے پہلے بھی دیکھا کہ جو چھ ماہ انہوں نے پہلے as a CM کام کیا تو عموم نے ان کو بہت سراہا اور اس BAP پارٹی کو بلوچستان عوامی پارٹی کو جانا ہی قدوں بننجو کے نام سے۔ کہ جی کون سی پارٹی وہ پارچجو قدوں بننجو کی ہے تو مجھے وہی امید ہے کہ ہماری پارٹی کو کم از کم اس دو سال میں جو boost ماننا چاہیے تھا وہ نہیں ملا وہ انشاء اللہ قدوں بننجو کی رہنمائی میں ملے گا اور اس کے ساتھ ساتھ ایک چیز جو میں خواتین کے حوالے سے کہوں کہ میرا خیال ہے خواتین میں talent کا کردار گی کی کوئی کمی نہیں لیکن last 3 years میں ہم لوگوں کو بہت بڑی طرح ignore کیا گیا۔

cabinet کا حصہ بھی نہیں بنایا گیا جبکہ women empowerment کی بات ہوتی ہے ہر صوبے میں even federal میں دیکھا جائے۔ تو خواتین جو ہے ہر جگہ نظر آئیں گی لیکن بلوچستان واحد ہے جہاں پر آپ کو cabinet میں خواتین نظر نہیں آئیں گی۔ تو میری request ہے کہ خواتین کو جو ہے اس باران دو سالوں میں نظر اندازہ کیا جائے اور ان کو ان کا حق دیا جائے۔ اور میرے جو بھائی آئے ہوئے ہیں سارے سینیٹر ز اسلام آباد سے ان سب کو میں welcome کرتی ہوں۔ گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ بہت شکریہ thank you

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ میدم۔ جی اختر حسین لانگو صاحب۔

میر اختر حسین لانگو: بہت شکریہ جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر! میں اپنی بات شروع کروں گا۔ اسد بلوچ کی شیخ سعدی والی مثال سے۔ دیکھیں ہمیں آج اس بات پر سوچنا چاہیے ایک دن وہ بھی تھا کہ ہم اسی فلور پر کھڑے ہو کے جامِ کمال خان صاحب کو مبارکباد دے رہے تھے۔ آج ہم یہاں پر بیٹھ کر اس اسembly کی tenure میں جام صاحب کو ہٹا کے میر عبد القدوں بننجو کو قائد ایوان منتخب کر کے آج ہم اس کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ اس دن بھی ہم نے جان صاحب کو یہی کہا تھا کہ یہ صوبہ صرف treasury benches کا نہیں ہے۔ یا اس ہاؤس کو اس سوچ کے ساتھ تقسیم نہ کریں کہ وہ treasury benches ہیں۔ یہ اپوزیشن کے لوگ ہیں۔ ان کے علاقے کے لوگ گناہگار ہیں ان کے علاقے کے لوگ جو ہیں وہ حاکم ہیں۔ ان علاقوں کے لوگ جو ہیں وہ مجموع ہیں۔ تو ہم نے ان کو بھی کہا تھا کہ جہاں پر بھی اپوزیشن کی ضرورت پڑے گی صوبے کی ترقی کے لئے اس کی عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔ ہم یہاں ایک کروڑ 22 لاکھ انسانوں کی مشترکہ خدمت کے لیے ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے ملک سکندر صاحب آگئے یہ بیٹھے ہوئے

ہیں۔ قائد ایوان صاحب بھی آگئے ہیں۔ یہاں بجٹ سیشن میں ملک صاحب نے ہمارا جو اسمبلی چوک ہے اس کا نام تبدیل کر کے اس کو ”چچ چوک“ کے نام سے نوازا تھا۔ یہاں پر پرسوں تک اس چوک پر جام کمال خان صاحب کے ساتھ لوگوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ اب وہ چونکہ شناہ بار بار کہتے کہ شخصی حکمرانی۔ ان میں واقعی شخصی حکمرانی کے عضر جو ہے وہ پائے جاتے تھے۔ جس کو بھی جام کمال خان صاحب سے کوئی کام نکلوانا ہوتا تھا۔ تو ان کی یہاں پر اس چوک پر کوئی تصویریں لگا کے اُس کے ساتھ اپنا تصویریں لگا لیتے اور صحیح جا کے وہاں سے اپنا کام اور اپنے فنڈ لے لیتے تھے عبدالقدوس صاحب! آپ کی توجہ چاہوں گا قائد ایوان صاحب سے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: لانگو صاحب ویسے ساڑھے تین بجے ہیں مبارکباد دے دیں۔

میر اختر حسین لانگو: ہم اسی لیے مبارکباد کے ساتھ ساتھ آگے کی پیش بندی ان کو بتارہے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اُس پر پھر تفصیلی سیشن ہو گا۔

میر اختر حسین لانگو: ایسا نہ ہو کہ نواب شاء اللہ صاحب نے جس خرچ کا ذکر کیا یہاں پر کے 6 مہینے بعد ہم پھر یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ اب کیا کیا جائے۔ تو آج پھر پوکوں پر تصاویر لگانا شروع ہو گئی ہیں۔ تو مہربانی کر لیں یہاں پر منتخب عوامی نمائندے یہاں پر ایک کروڑ 22 لاکھ لوگوں کے نمائندگان یہ 65 لوگ ہیں جو ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور جناب والا! نواب شاء اللہ صاحب کی وہ تمام، قائد ایوان صاحب! آپ کی توجہ چاہوں گا۔ نواب شاء اللہ صاحب کی اُن تمام points کے ساتھ میں agree کرتا ہوں۔ بلکہ چیف سیکرٹری صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُس وقت کے جو پی ڈی تھے، یہاں پر ہمارے کمشنز کوئی صاحب، غالباً عثمان صاحب اُن کا نام تھا۔ اُن کے اوپر کافی allegations تھیں پی اے سی میں بھی اُن کی چیزیں discuss ہوئی اُن کو بلا کے اُن سے انکواڑی کی جائے اربوں روپے کے غبن کیے اُن پر الزامات لگے جس کی وجہ سے جان معاملات دب جائیں۔ اُن کو بھی بلا یا جائے اُن کے خلاف انکواڑی بھی initiate کی جائے۔ کیوں کہ اس غریب صوبے کی عوام کے لیکس کے پیسے تھے۔ اور سی ایم آئی ٹی کے through پہلے تین سالوں میں اربوں روپے جو nonelected لوگوں کو دیے گئے۔ اُن کی اس کی اسکیمات ڈالی گئیں۔ اُن کو رپشن کرنے کے لیے اُن کو جو مالی فوائد حاصل کرنے کے لیے جو کروڑ روپے دیے گئے میرے خیال سے سی ایم صاحب سے ہماری اپوزیشن کی طرف سے request ہو گی کہ فی الفور CMIT کو بیٹھا لیں اور اُن تمام اسکیموں کا جو ہے سروے کیا جائے اُن پر انکواڑی کی جائے۔ اگر وہ پیسے عوام کی فلاح و ہبہوں پر لگے ہیں سر آنکھوں پر ہمیں قبول ہے

جن کو بھی دی ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ اختر حسین لانگو صاحب۔

میر اختر حسین لانگو: اگر وہ پیسے لوگوں کی جیبوں میں گئے ہیں یہ عوام کے لیکس کے پیسے تھے ان لوگوں کی جیبوں سے نکلا جائے آخر میں ایک دفعہ پھر میں اپنے دوست اپنے بھائی قدوس بنجود کی گمراہیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج وہ قائد ایوان منتخب ہوئے ہیں اور ان کی اس طویل، کھن، صبر آزمات تکلیف وہ جدوجہد کے لیے بھی میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ اختر حسین لانگو صاحب۔

میر اختر حسین لانگو: ان تمام 37 سے 40 لوگ ہم لوگ تھے ان تمام ساتھیوں کا خصوصاً ہمارے جو سینیٹر منظور کا کڑ صاحب اور اس کے ساتھ ان کی جو سینیٹ کی ٹیم یا جو لوگ ان کے ساتھ اس جدوجہد میں شامل تھے میں ان کو بھی سلام پیش کرتا ہوں اور میں ان کی جرات کو سلام پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ اختر حسین لانگو صاحب۔

میر اختر حسین لانگو: بلوچستان کی تاریخ میں آج ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ اور یہ جدوجہد تھی قدوس بنجود صاحب اور ان کی ٹیم کی، یہ بلوچستان کی تاریخ میں سنہری الفاظ میں لکھا جائے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی احمد نواز کا کڑ صاحب مختصر مبارکباد دیں کیونکہ وقت ختم ہو گیا۔

حاجی محمد نواز کا کڑ: بسم اللہ الرحمن الرحيم شکریہ جناب اسپیکر! میں نئے قائد ایوان میر قدوس بنجود صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں اور اس امید کے ساتھ کہ وہ جو پرانی روشن تھی اُس کو نہیں دوہرائیں گے، نئے vision کے ساتھ چل کے سب کو ساتھ لے کر چلیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ حاجی صاحب۔

حاجی محمد نواز کا کڑ: ایک بات اور کہوں گا کہ جو دی کی میں باچا خان چوک کا جو کہہ رہے ہیں کہ اس پر وہ ہوا ہے۔ اس کی تحقیقات ہونی چاہیے کیونکہ ایکیشن میں بھی میرے ساتھ اس طرح کا ایک واقعہ ہوا۔ جو پچھلے ایکیشن میں، ہمارے گھر کے سامنے ان لوگوں کی چاکنگ تھی، اس کے اپنے بندوں نے مٹایا میں نے کھون لگا کے اس کو پکڑا بھی۔ اُس کے خلاف کارروائی نہیں کی۔ اس لئے کہ یہاں پہنچنا پیدا ہو۔ اور لوگ منتشر ہوں اور نفرت ہو۔ لیکن یہ بھی میں اسکا شاخانہ سمجھتا ہوں کہ اتنے عرصے میں یہ چوک نہیں جل رہا تھا آج جل گیا یہ بھی ایک سازش کے تحت سمجھتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ حاجی صاحب۔

حاجی محمد نواز کا کڑ: اس کی انواری کی جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ حاجی نواز صاحب۔ جی شکلیہ نوید صاحبہ صرف مبارکباد۔

محترمہ شکلیہ نوید قاضی: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سب سے پہلے قائد ایوان جناب قدوس بنخجو صاحب!

آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اپوزیشن کی خواتین کی طرف سے۔ لیکن آپ کو یہ بتاتی چلوں کہ اس سیٹ پر جو آپ آئے ہیں اور بیٹھے ہیں یہ بڑا کھن راستہ ہے۔ یہ کوئی بخملی سیٹ نہیں ہو گی آپ کے لیے اس میں کا نٹ ہے۔

جناب قدوس صاحب! اگر آپ نے بلوچستان کو مسامنکستان، قبرستان، ان تمام چیزوں سے اگر نکالنا ہے تو میرا آپ کو منسج ہے کہ وہ جو mindset بلوچستان کے حوالے سے بنا ہوا ہے جو ہمارے basic rights کے حوالے سے، ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ بلوچستان کو آگے لے جاسکتے ہیں۔ نہ آپ کا سپورٹ کمپلیکس آپ کا بلوچستان کو آگے لے جائے گا، نہ آپ کے روڈ، نہ نالیاں نہ گلیاں، یہ آپ کو لے کے نہیں جائیں گی۔ بلوچستان کو اگر آگے لے جائیں گے تو انسانی حقوق جو ہمارے ہیں تو ہمیں وہ دیے جائیں۔ ہمیں انسان کیا جائے۔ اور جو mindset بنائے اس کو آپ اگر change کرنے میں کامیاب ہوئے تو میں سمجھوں گی تب آپ بلوچستان کو change کر سکتے ہو، otherwise پھر وہی سال یا 6 میں کے بعد

thank you very much

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ میدم شکلیہ صاحب۔ جی مولوی نوراللہ صاحب! صرف مبارکباد کا ظام مرہ گیا ہے۔

مولوی نوراللہ کا کڑ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب اسپیکر! ہمارے سارے جی حضوری والے باہر نکلے ہیں تو مبارکباد کے ساتھ اس کا بھی ہم تھوڑا نوٹ لیتے ہوئے ان کے سامنے کچھ گزارشات پیش کرنا چاہ رہے تھے۔

مبارکباد نے سے پہلے جام صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم نے اور میری حکومت نے صوبے کے بیس ہزار نوجوانوں کو روزگار دیا ہے۔ کیونکہ وہ حاضر نہیں ہیں اس وقت۔ قابل حم بھی ہیں۔ میرے حلقة میں CTSP 178 ٹیچرز

کا تقریر ہوا ہے دس ہمینوں سے وہ ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ میں موجودہ ہی ایم صاحب سے اگر وہ متوجہ ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بس مولوی صاحب مبارکباد دے دیں۔

مولوی نوراللہ کا کڑ: مبارک باد اسی وجہ سے بعد میں دیتا ہوں کہ سی ایم صاحب ذرا میرے یہ مسائل سن لیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: مسائل پھر بعد میں بیان کیے جائیں گے۔

مولوی نوراللہ کا کڑ: مختصر اور منٹ میں سناتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان کے مسائل دومنٹ میں بیان نہیں ہوتے ہیں مولوی صاحب۔

مولوی نور اللہ کا کڑ: 178 سی ٹی ایس پی ٹیچر ز نو مہینوں سے ڈیوٹی دے رہے ہیں اور ان کو تجزیہ نہیں مل رہی ہے۔ تو میں گزارش کرتا ہوں اور پورے بلوچستان کے تمام اضلاع میں لیویز کی تمام آسامیاں پُر ہو چکی ہیں اور صرف قلعہ سیف اللہ کے رہ چکے ہیں۔ یہ بھی میں سی ایم کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور دیگر مسائل انشاء اللہ بعد میں اس کا تذکرہ کروں گا۔ تو یہ اپنے نوٹس میں رکھتے ہوئے اس کا نوٹس لیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ میں مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ ہم اپوزیشن میں رہتے ہوئے مراعات حاصل کیے بغیر اپنے لئے خاندان کیلئے کیلئے ہم تعاون کرتے رہیں گے اللہ کی رضاۓ کیلئے۔ کیونکہ اللہ کا فرمان ہے۔ جبکا مفہوم ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا کرو، نیک کاموں میں اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہیں کرو ڈلم کے کاموں۔ اور گناہ کے کاموں میں۔ اسی عیناً دوسرے ہم تعاون کرتے رہیں گے اگر حکومت کا رخ صحیح ہو۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی میڈم لیلی ترین صاحبہ۔

محترمہ لیلی ترین: شکریہ جناب اسپیکر، آج کا دن انہائی مبارک دن ہے۔ میں دل کی گہرائیوں سے نئے قائد ایوان میر عبدالقدوس بن جنکو مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی حاجی نور محمد دمڑ صاحب صرف مبارک باد دیں۔

جناب نور محمد دمڑ: شکریہ جناب اسپیکر۔ سی ایم کے ہدایات پر میں محصر کروں گا۔ سب سے پہلے میں آج نئے قائد ایوان کو اپنی طرف سے، پارٹی کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ میں آج ہماری اس نشست میں مہماںوں کی گلیری میں ہمارے بلوچستان عوامی پارٹی کے سینئر حضرات جناب منظور کا کڑ صاحب، سیکرٹری جزل BAP، کدہ بابر صاحب، احمد خان سینئر صاحب، عنایت کاسی صاحب، سابق صوبائی وزیر داخلہ، سابق صوبائی وزیر عبدالغفور لہری صاحب، سابق صوبائی وزیر جناب عبدالرؤف رند صاحب، و دیگر مہماں ان گرامی، ہمارے، معدرات کیسا تھے میں نے لکھا بھی ہے یہاں پر میں بھول گیا، میں سی ایم صاحب کے تھوڑا سا میری طرف دیکھتے ہوئے تھوڑا سا اُس کی اُسمیں آ گیا۔ بانی BAP سعید احمد ہاشمی صاحب اور نتمام دوستوں کو میں دیکھ کرہتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ دمڑ صاحب۔

جناب نور محمد دمڑ: جناب اسپیکر! صرف میں اتنا کہتا ہوں کہ سی ایم صاحب کے مبارکباد کے ساتھ ساتھ ہم مشکل وقت میں ساتھ تھے، ساتھ ہیں اور ساتھ رہیں گے، صرف اٹھارہ میئنے نہیں میں انشاء اللہ اسی سی ایم کو ان کی

کار کر دگی پر آنے والے 2023ء میں بھی میں ان کوئی ایم دیکھنا چاہوں گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ دمڑ صاحب۔ جی مولوی سید عزیز اللہ آغا صاحب! مختصر مبارکباد۔

سید عزیز اللہ آغا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں دل کی آتھا گھرائیوں سے، بڑی محبت سے، بڑی شفقت سے اپنے برادر محترم عبدالقدوس بزنوجو صاحب کو وزارت اعلیٰ کا عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس امید کیسا تھا، اس موقع کیسا تھا کہ بزنوجو صاحب سی پیک کے معاملے پر اسٹینڈ لیتے ہوئے اراکین بلوچستان اسمبلی کی قیادت کرتے ہوئے پیدل اسلام آباد جائیں گے۔ وہ آگے ہوں گے ہم پیچھے ہوں گے انشاء اللہ۔ جناب اسپیکر! میں نے قائد ایوان سے بجا طور پر یہ موقع رکھوں گا کہ وہ نیا خون ہے، جوان ہے، جس انداز میں ہے، غیر متزلزل ارادوں کے مالک ہے۔ انہوں نے جس انداز میں جنگ لڑی ہے، انہوں نے جس انداز میں تبدیلی کا آغاز کیا ہے، وہ اس روش کو برقرار رکھتے ہوئے ریکوڈ کے معاملے پر بھی لڑیں گے، سیندک کے معاملے پر بھی لڑیں گے۔ اور بلوچستان کی عوام کیلئے ترقی کے وہ را ایں کھولیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ سید عزیز اللہ آغا صاحب۔ مبارکبادے دی چار پانچ ممبر زرہ رہے ہیں مہربانی کر کے تعاون کریں۔ گورنر ہاؤس جانا ہے۔

سید عزیز اللہ آغا: میں conclude کرنے کی کوشش کروں گا۔ برادر محترم عبدالقدوس بزنوجو سے ہم بجا طور پر یہ موقع رکھتے ہیں کہ بلوچستان ایک سپماندہ صوبہ ہے۔ بلوچستان اس وقت دورا ہوں پر کھڑا صوبہ ہے۔ بلوچستان کے حقوق کیلئے اٹھ کھڑے ہوں ہم شانہ بثانہ آپ کے ساتھ ہیں ہم شانہ بثانہ آپ کے تعاون کیلئے تیار ہیں۔ ہر میدان پر ہم تعاون کیلئے تیار ہیں۔ آپ قدم بڑھائیں ہم آپ کا ساتھ دیں گے انشاء اللہ۔ قدوس بزنوجو صاحب دل کی گھرائیوں سے مبارکباد قبول کیجئے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی عبدالواحد صدیقی صاحب۔ دو بندے رہ رہے ہیں۔ جی دمڑ صاحب۔

جناب نور محمد دمڑ: میں معدرت چاہتا ہوں اپنے سینیٹر قادر صاحب سے آج کے مہماںوں کی گیلری میں سینیٹر قادر صاحب بھی موجود ہیں میں بھول گیا، میں ان کو بھی اسپیشلی ویکم کہتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی عبدالواحد صدیقی صاحب۔

جناب عبدالواحد صدیقی: جناب اسپیکر صاحب! بڑی مہربانی، میں صرف ایک دو شعر، وقت تو ویسے نہیں ہے۔

منزل کی جنگوں میں کیوں پھر رہا ہے راہی

انتاعظیم بن جا کہ منزل تھے پکارے

یادِ ماضی عذاب ہے یا رَب
مُجھ سے چھین لے حافظہ میرا

سب کچھ قدوس بھائی کے سامنے ہو کے گزرا ہے۔ عزت و ذلت اللہ کی طرف سے ہے۔ میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ جامِ صاحب نے جو دن دیکھے، اُس میں اُنکا اپنا کردار ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے نو منتخب سی ایم صاحب قائدِ ایوان اُن کو مد نظر رکھ کر اپنے وہ بے جا جو مشیر بنے ہوئے تھے، جامِ صاحب کو کہاں تک پہنچایا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یادِ ماضی کو پھر نہیں دو ہرائیں گے۔ ہم مبارکباد دیتے ہیں دل کی اتاء گہرائیوں سے اور اس امید کے ساتھ کہ وہ پورے ہاؤس کو ساتھ لیکے چلیں گے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ صدیقی صاحب۔ سردار کھیت ان صاحب مختصرً امبارکباد دے دیں۔

سردار عبد الرحمن کھیتراں: مختصرً امطلب میں منٹ لے لوں؟

جناب قائم مقام اسپیکر: نا نا۔

سردار عبد الرحمن کھیتراں: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ میں قدوس کو مبارکبار سے پہلے اس پیشگوں پر جو بیٹھے ہیں اُن کے تعاون کا، اُن کی جو اندر دی کا، اس کے ساتھ ساتھ نواب زہری جیسے قد آ و رخصیت کا اپنی طرف سے اپنی جو ہماری فرنٹ لائز تھے اُن کی طرف پہلے مبارکباد کے آپ لوگ حقدار ہیں۔ اُس کے بعد میں قدوس کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ منصب اُن کو عطا کیا ہے۔ میں دو باتیں اور کروں گا۔ ایک تو یہ ہے کہ جناب اسپیکر صاحب! یہ تو جدوجہد کرتے رہے اس ایوان کی یہ قالین اور یہ ٹوٹی ہوئی کریساں یہ تبدیل نہیں کر سکے۔ میری گزارش ہے آپ سے کہ فوراً سی ایم صاحب آج ہی اس کو announce کریں گے یہ ساؤنڈ سسٹم اور یہ قالین اور یہ دوسری جماعت کی یا تیسری جماعت میں جو پیشگوں رکھی جاتی ہیں یہ پیشگوں چیخ ہوں گی۔ کیونکہ پورے پاکستان کی پارلیمنٹ میں چیخز آ گئے، یہ پچھلیں جامِ صاحب اللہ اس کو خوش رکھے کہ کس وجہ سے وہ فنڈ زرک گئے رُک گئے نہیں ہو سکے تو میری گزارش ہو گی لیڈر آف دی ہاؤس سے کہ آج ہی یہ announce کریں گے۔

اس کا ساؤنڈ سسٹم کیونکہ ہم ایک دفعہ بیٹھے تھے ایک چھوٹی سی بات یہاں پر احسان شاہ صاحب فناں نسٹر تھے اور وہ بجٹ پیش کر رہے تھے۔ تو یہاں حفظِ لونی صاحب بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے کہا کہ سی اینڈ ڈبلیو کے لئے اتنے فنڈ زاس نے کہا ”پھر“۔ پھر جو کیا تیسری دفعہ جو کرسی گھومی تو سر کے بل وہ گر گیا۔ تو ابھی ہم لوگوں کی بھی حالت یہ ہے کہ سر کے بل گرنے والے ہیں۔ تو یہ request ہے۔ آخر میں ایک شعر پڑھوں گا جیسے کہ صدیقی

صاحب نے پڑھا تو میں بھی ایک پڑھوں گا۔ کہتا ہے کہ:

خود ہی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے
یہی مجاہدین نے یہ کر کے دکھایا، Thank you very much

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ، جی ملک نعیم بازی صاحب۔

ملک محمد نعیم بازی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں سب سے پہلے اپنی طرف سے پارٹی کی جانب سے میں میر عبدالقدوس بن جو صاحب کو قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ خدمت کریں اور یہ منصب سننجالیں ابھی تو یہ تو بلوچستان میں ایک رواج بن گیا۔ مالک صاحب کی گورنمنٹ ختم ہو گئی مٹھائی بانٹ لو نواب شناع اللہ ذہری کی آگئی مٹھائی بانٹ لو نواب شناع اللہ کی گورنمنٹ ختم ہو گئی اس کی آگئی قدوس صاحب کی قدوس صاحب کی پھر ختم ہو گئی تھی پھر اس کی علاوہ الدین کی آگئی۔ خدا کرے بھائی کہ اس دفعہ قدوس بھائی یہ خدمت کریں سارے بلوچستان کی عوام آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ تیرے جانے کے بعد تیری یاد آگئی۔ ایسا مامت کرو انشاء اللہ و تعالیٰ خدمت کرو سچائی میں ایمانداری میں تاکہ یہ لوگ بلوچستان پہلے سے بھی ایسا دار بدر ہے، ابھی اگر یہ کام ہو جائے یہ ڈیڑھ سال انیں مہینوں میں عوام پھر آپ کو دعا دیں گے انشاء اللہ ایسا نہ ہو کہ پھر خدا کے لئے یہ نام بھی ضائع ہو جائے تو ہماری دعا ہے ہم لوگ آپ کے ساتھ ہیں ہماری پارٹی آپ کے ساتھ ہے۔ اور یہ تمام مہماں جو آئے ہوئے ہیں میں ان کو welcome کہتا ہوں اور میں خاص کریے اپوزیشن والے ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کا قدوس بھائی کے ساتھ۔ یہ BAP پارٹی ہے باپ پارٹی کے اندر ورنی اختلافات ہیں۔ نہیں دیکھو دو بھائیوں کی لڑائی ہے تو بھائی درمیان میں کوئی اور جاوے تو ان کی صلح کرے ایسا نہیں ہے کہ وہ جو ہے ان کو بولیں کہ بھائی وہ کرو نہیں ہونا چاہیے تو وہ بھی ہمارا بھائی ہے میں بھی ان کا احترام کرتا ہوں، خدا حافظ، بہت بہت شکریہ، یہ کیا نام تھا عابدوہ ایسا ہے وہ تو خواخوا مثال میں جسے سالک کی طرح ڈرامہ کر رہا ہے، بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی میڈم شاہینہ کا کڑ صاحب۔

محمد شاہینہ کا کڑ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب سے پہلے جناب اسپیکر صاحب آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں سب سے پہلے میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے نئے قائد ایوان کو میر عبدالقدوس بن جو مبارکباد دیتی ہوں، شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ میڈم شاہینہ، جی لہڑی صاحب۔

میر محمد خان لہڑی: جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں قائد ایوان میر عبدالقدوس بزنجو صاحب کو اہمیان نصیر آباد کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ جو دوست اس کے ساتھ ہیں ان کو ساتھ لیکر چلیں گے۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ، جی میڈم آپ بات کریں۔

محترمہ بی بی زبیدہ: شکریہ جناب اسپیکر! سب پہلے تو میں میر عبدالقدوس بزنجو صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور پھر میری دعائیں ہیں کہ اللہ کرے وہ سب کے امیدوں پر اُتریں۔ جس نے اس پر اعتماد کیا اس امید پے ان کا ساتھ دیں جس طرح ہم لوگوں نے اس پر اعتماد کیا ہے، thank you

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ جی قائد ایوان صاحب۔ احمد نواز بلوج صاحب آپ مبارکباد دیں احتجاج پھر، مبارکباد تو دے دیں۔ جی قائد ایوان صاحب۔

میر عبدالقدوس بزنجو (قائد ایوان): أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ سُمْ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! معزز مبران اسمبلی، میڈیا اور بلوچستان کے تمام عوام جنہوں نے دعا کی اور بیٹھے ہوئے سارے دوست جنہوں نے ساتھ دیا اور تحریک کو کامیاب کیا میں ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور باقی دوستوں کا جنہوں نے اپنے دل میں کچھ نہیں رکھا ہم ان کے پاس گئے ہم نے پورے بلوچستان کو ایک ساتھ لے کر چلنے کے لیے تحریک اٹھائی، کسی کی ناراضی اور خفاہ ہونے کی طرف نہیں چنانا ہے بلکہ سب کو ساتھ کو ساتھ لے کر چلانا ہے۔ جو تحریک چلائی تھی اس کا مقصد یہ تھا کہ بلوچستان کو ایک جگہ کرنا بلوچستان کی بہتری کے لیے ہم نے مل جل کر کام کرنا ہے۔ مجھے یہ سمجھنیں آتی ہے کہ مجھے آج مبارکباد دے رہے ہیں امتحان کی کرسی پر بٹھایا ہے اور مبارکباد دے رہے ہیں جب امتحان میں بیٹھتے ہیں تو رزلٹ آنے کا انتظار کیا جاتا ہے جب رزلٹ آتا ہے آپ تمام بلوچستان کے عوام اور نمائندے کو محسوس ہو کہ آپ نے جس بندے کو امتحان میں بٹھایا، اللہ نے اُس کو سرخ روکیا اور عوام کے لیے اچھے کام کئے۔ میں آج کسی کام بارک باندھیں لوں گا اُس دن لوں گا۔ جس دن یہ ذمہ داری جو اللہ نے ہمارے سر پر ڈالا ہیں یہ امتحان ہمارے اوپر آیا ہے اُس دن جب ہم سرخ روکوں گے اور عالم عوام ہمیں اچھے لفظوں کے ساتھ اس اسمبلی سے رخصت کریں گے ایکشن کے لیے بھیں گے۔ پھر ہم سمجھیں گے کہ ہم نے جو تحریک اٹھائی اس تحریک میں ہم نے کامیابی حاصل کی۔ میں عزیز اللہ صاحب سے request کرتا ہوں کہ وہ ہمارے لیے دعا کریں کہ اللہ نے جو امتحان میں ہمیں ڈالا ہے اس امتحان میں ہمیں کامیابی دے۔

(اس مرحلہ پر جناب مولانا عزیز اللہ رکن اسمبلی نے دعا کی)

سید عزیز اللہ آغا: اے اللہ! میر عبد القدوں بزرخو کو عزت بخش۔ اے اللہ ان کی مدفرما۔ اے اللہ ان کی حفاظت فرما۔ اے اللہ ان کو موقع بھی دے اور ان کو بہت بھی دے کہ وہ بلوچستان کے پس ہوئے مظلوم عوام کی خدمت کر سکیں ان کی حمایت کر سکیں اور ان کی حقوق کے لئے لڑ سکیں۔ ان کے حقوق کے لئے جدوجہد کر سکے۔ یا اللہ ان کو خوشحالی عطا افرما یا اللہ ان کو لمبی عمر عطا فرما۔ یا اللہ ان کو بلوچستان کے لئے خیر، کامیابی اور کامرانی کا ذریعہ اور سبب بنا۔ اور قدم قدم پر ان کی مدد اور نصرت فرما۔ وَصَلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدَ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

جناب قائد ایوان: thank you مولانا صاحب۔ یہاں پر تقریریں تو سب جتنے یہاں پر ایوان میں قائد ایوان بنے، تقریریں ہم نے بہت کی ہیں۔ بلوچستان کا جو بھی قائد ایوان بنا اُس نے کوشش کی وہ فرزند بلوچستان رہے انہوں نے کوشش کی کہ بہتری کی طرف بلوچستان کو لے جائیں، کوئی یہاں پر اپنی بے عزتی کے لیے نہیں آیا۔ ہم کسی کے پیچھے بات نہیں کریں گے کہ انہوں نے کیا کیا۔ جو ذمہ داریاں ہماری ہیں ہم اس ذمہ داری کو بھانے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہمیں پیچھے کی کسی چیز پر کوئی وہ نہیں ہے۔ انہوں نے اچھا کیا لوگ ان سے خوش ہیں، جنہوں نے نہیں کیا۔ میرے خیال میں کوئی اس چیز پر بیٹھ کر نہیں کہے گا کہ میں نے بلوچستان کے عوام کے لیے نہیں کرنا ہیں۔ میں سڑھو رہنیں ہوں۔ دعا ہماری یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں سڑھو رکرے۔ وہ چیزیں یہاں پر ہم آتے ہیں کہ فلاں نے کچھ نہیں کیا میں بہت کچھ ہوں۔ میں بھی کچھ نہیں کر سکوں گا۔ جب تک مجھے فیڈرل گورنمنٹ اور آپ کا تعاون عوام کا تعاون یا یوروکریسی کا تعاون نہیں ملے گا میں آگے نہیں بڑھ سکتا ہوں۔ جب انہوں نے یعنی ہمارے باپ دادا نے کچھ نہیں کیا چارچار نسلوں سے ہم لوگ آ رہے ہیں انہوں نے کچھ نہیں کیا ہم ان سے کیا اپچھے ہیں؟۔ ہمیں سب کو اس، جو امتحان ہے امتحان میں سب کو ایک ساتھ چلتا ہے اور کامیابی کی طرف جانا ہے۔ جیسے آپ کو، نواب صاحب بیٹھے ہیں چیف منسٹر ہے ہیں اچھی گورنمنٹ چلائی ہے سب کو ساتھ لے کر چلے ہیں۔ میں نواب صاحب کا مشکور ہوں جب حمل کلمتی اپوزیشن میں تھے، اختر مینگل کی پارٹی میں، نواب صاحب کے پاس گئے کہ ان کو دیکھیں اپنے اپوزیشن کو۔ انہوں نے کہا کہ میرے لیے اپوزیشن وہ نہیں ہیں جو نمائندہ عوام نے جن کر بھیجے ہیں میرا حق بتا ہے کہ میں اس کا عزت کروں ان کے حلقوں میں کام کروں۔ میرے لیے، میں سی ایم نہیں ہوں، قائد ایوان نہیں ہوں، میرے جتنے ممبر ز 65 وہ اپنے حلقوں کے اپنے ڈیپارٹمنٹس کے سی ایم ہوں گے انشاء اللہ۔ فیڈرل کے تعاون کے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں۔ ہمارا صوبہ آدھا پاکستان ہے رقبے کے لحاظ سے۔ میرا خیال میں ہمارے پاس جو کوش

پڑا ہوا ہے 50 ارب ہیں یا 60 ارب کی بہتری کے لیے ہم خرچ کریں تو اس کو بھی۔ ہم بہتر نہیں کر سکتے ہیں۔ جب تک ہم فیڈرل پنجاب باقی صوبے ہمارے ساتھ نہیں دیں اس صوبے کو آگے بڑھانے کے لیے میرے خیال میں ہر بندہ آئیگا اور کہہ گا کہ کوئی کچھ نہیں کریگا۔ مجھے بتاؤ کسی کو، فرشتے کو لا کر بٹھادو، نواب ثناء اللہ بیٹھے ہیں ان کو پتہ ہے کہ ان کے ٹائم پر 25-30 ارب ہوتے تھے کیا وہ صوبے کو ڈولیپ کریگا جو آدھا پاکستان ہے۔ میں میدیا کے قھرو میں ایوان بالا اور پارلیمنٹ کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آپ کے تعاون سے جس طرح عمران خان صاحب نے بلوچستان کی اور پسمندہ صوبوں کی اور چھوٹے صوبوں کے لیے قدم اٹھایا۔ یہ میں ان کا مشکور ہوں۔ امید ہے کہ یہ کچھ نہیں ہے اس سے بڑھ کر وہ کریں گے اور این ایف سی ایوارڈ میں ہمارا حصہ بلوچستان کا جو حصہ ہے اُس طرح نہیں دیں گے ہمیں بہتر دیں گے۔ کیونکہ اس صوبے کو اس pillar کو اور مضبوط کرنا کا جو اسٹیٹ کا pillar ہے اس کو مضبوط کرنے اس کو باقی صوبوں کے بر ابرلانے کے لیے فیڈرل کو اور پنجاب کو نکل کر آنا پڑیگا اور صوبے کی بہتری کے لیے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا پڑیگا اور اپنے اندر یہ جو کمیاں ہیں وہ جو مدد ہے وہ کرتے رہیں گے تاکہ ہم اس صوبے کو آگے بڑھائیں۔ مجھے نہیں لگتا ہے کہ میں 65 ارب available بجٹ تو انہوں نے 200 ارب روپے کا شاید ڈیولپمنٹ بجٹ دیا جو ہمارے پاس resources ہیں میرے خیال میں وہ اتنا نہیں ہے کہ ہم ان کو بغیر فیڈرل کی مدد کے ہم اس صوبے کو آگے بڑھائیں۔ ہم کسی کو کیوں موردا الزام ٹھہرائیں کہ اس کے اوپر الزام لگائیں کہ اس نے کچھ نہیں کیا میں کروں گا میرے خیال میں جس طرح پہلے میں نے کہا اسی طرح ہے کہ اس میں اللہ کی مدد کی بہت ضرورت ہے فیڈرل کی ضرورت ہے ذریعہ فیڈرل بنے اور تمام Stakeholders وہ مدد کریں تب ہمیں آگے بڑھائیں گے یہ وہ چیزیں پہلے ہم نے دعا کرنی تھیں۔ جن ساتھیوں نے ساتھ دیا جن پارٹیوں نے ساتھ دیا اللہ کرے جن عوام نے دن رات دعا کیں کیسی تصویریں بھی ہم نے دیکھیں، چھوٹے چھوٹے بچے نمازوں پر دعا کر رہے تھے۔ ہم اس قابل نہیں ہیں میں بہت کمزور بندہ ہوں۔ اور آپ کے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں۔ اور لوگوں کی دعاؤں کے بغیر کچھ نہیں ہوں۔ اگر آپ کی دعا کیں اور تعاون ساتھ رہا انشاء اللہ کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ آپ نے دیکھ لیا اگر نیت صاف ہو تو منزل خود بخود سامنے آپ کے ہوگی، آسمانی بھی ہوگی۔ سب سے پہلے میں اپنے تمام ساتھیوں بالخصوص بلوچستان عوامی پارٹی کے دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے nominate کیا اور تمام باقی صوبے کی پارٹی نے اس کو endorse کیا اور مجھے قائد ایوان کا یہ چیز بھی بہت بے وفا چیز ہے کسی کو نہیں چھوڑتا ہے نواب ثناء اللہ صاحب! آپ نے کہا کہ آپ بھی ایسا کام نہیں کریں گے۔ یہ چیز رویے کسی کا

نہیں ہے۔ لیکن وہ سازش والا دفتر بھی ظہور بلیدی نے جلا دیا۔ ایک ہمارے پیر صاحب ہیں یہ پیر صاحب نواب صاحب ایک خواب دیکھتا ہے۔ پیر صاحب خدا کے لیے کوئی خواب دیکھنا بند کر دو۔ اس کو جو اپنا مقصد حاصل کرنا ہے جو اپنا مقصد حاصل کرنا ہے کسی کو نکالنا ہے بولتا ہے ہم نے خواب دیکھا ہے۔ تو اس کے مطلب بھی اپنے خواب کا خود ہی نکال دیتا ہے اور اس بندے کو نکالنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ پیر صاحب! ابھی مہربانی کریں خواب نہیں دیکھیں خواب دیکھ لیا مجھے تادینا۔ اگر خواب دیکھ لیا تو میرے پاس آ جانا کوئی کام ہو۔ دوسرا بہت بڑی پارٹی جمعیت علماء اسلام کی میں اُنکے قائد کا، اپوزیشن لیڈر صاحب کا ملک سکندر صاحب کا، مولانا عبدالواسع صاحب کا، مولانا فضل الرحمن صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اعتماد کیا اور اس تحریک کو کامیاب کیا اور مجھے بلا مقابلہ۔ میرے خیال میں تاریخ میں پہلی دفعہ اسمبلی تاریخ میں ہاں! نواب رئیسانی۔ پھر صحیح ہے یہ دوسرا دفعہ ہے چلیں آپ لوگوں کو کریڈٹ جاتا ہے، آپ لوگوں کو، اچھا! مطلب آپ کو لازمی ہے کہ پہلی دفعہ کریں گے پہلی دفعہ۔ یہ سارا کریڈٹ اس اسمبلی کو اس ممبران کو جاتا ہے۔ BNP مینگل۔۔۔ (مدخلت)

جناب قائم مقام اسپیکر: قائد ایوان کے تقریر کے پیچے میں آپ لوگ مہربانی کریں مداخلت نہ کریں۔

جناب قائد ایوان: BNP مینگل کے قائد سردار اختر جان مینگل کا اور اس کے تمام ممبران کا ملک نصیر صاحب جو پارلیمنٹی لیڈر ہیں۔ اور تمام ممبران جس طرح ہمارا ساتھ دیا میرے پاس الفاظ نہیں ہیں میں اُن کا کس طرح شکریہ ادا کروں۔ BNP عوامی جو ہمارے اُستاد ہیں، سیاسی اُستاد ہیں، وہ سیاست جو ہمیں میسر ہوئی اس دوران، وہ سیاست اُس نے ہمیں ترغیب دی اور ہمیں بتایا جس طرح چیزوں کو آگے لے کر چلے ہیں۔ ہم نے اس تحریک میں بہت کچھ سیکھا، جمعیت سے سیکھا، وہ ہر چیز میں دو منٹ میں بیٹھ جاتے ہیں اور مجلس شوریٰ کا وہ چھوٹی سی بھی روٹی کھانے کے لیے بھی مجلس شوریٰ کا مینگ بھا کر پھر چلتے ہیں۔ تو ہم نے بہت اُن سے سیکھا ہے، مینگ سے سیکھا ہے۔ کیونکہ ہم BAP پارٹی والے street power والے نہیں ہیں اپنی سیٹیشن ہیں۔ تو میرا سد صاحب! آپ کا، بھی میں مشکور ہوں کہ آپ لوگوں نے جس طرح ساتھ دیا۔ اور اس تحریک کو آگے بڑھایا۔ ہزارہ ڈیکریٹ الائنس کے تمام دوستوں کا، وہ تو میرا اسپیکر رہا ہے اُس نے میرا بڑا ساتھ دیا ہے اسمبلی وہ چلاتا تھا، میں تو بیٹھا رہتا تھا، کیونکہ اُس Chair کا مجھے پتہ ہی نہیں ہوتا تھا کس طرح چلانا ہے نا، تو میں آپ کا مشکور ہوں خالق صاحب، آپ کے قادر نائل کا کہ آپ لوگوں نے، جب ہم نے تحریک شروع کی، اُس کے بعد جوڑنے کا جو عمل شروع کیا آپ نے پہلے ہمارا ساتھ دیا۔ پاکستان نیشنل پارٹی کا شاہ صاحب نے جس طرح دعاوں میں ہمیں یاد رکھا اور جس طرح ہمارے ساتھ چلے ہیں میں اُن کا بھی مشکور ہوں۔ پشوون خواہ میں

عوایی پارٹی کا زیرے صاحب الکوتے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ ان کا بھی مشکور ہوں جس طرح انہوں نے ساتھ دیا۔ اور چیزوں کو لے کر بڑھے۔ اور اس تحریک میں سرکردہ کارکنوں کی طرح جس طرح انہوں نے مدد کی اور چیزوں کو لے کر چلے اور سب کو intact رکھنے میں جس طرح کردار ادا کیا میں آپ کو سلام کرتا ہوں۔ اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کی پارٹی لیڈر شپ کا اور محمود خان کا ANP کے دوستوں نے کیونکہ ہم نے سب کو ساتھ لے کر چلنے کا جو عزم کیا ہوا تھا، اُس میں انہوں نے بڑھ کر جو حصہ لیا اور آئے میں ان کا، اصغر خان کا ان کے قائدین کا مشکور ہوں کہ آپ لوگ سب بھول کر دوبارہ ایک Page پر آئے۔ اور ایک منزل کی طرف ہم روای دواں ہیں۔ جس میں آپ کی ہر جگہ پر ہمیں ضرورت پڑے گی۔ آپ کے تجربات سے آپ کے مشوروں کا إنشاء اللہ میں وہ چیزوں کو بھی آپ کا مشکور ہوں اُمید ہے کہ ان چیزوں میں آپ ہمیں مدد کریں گے اور ان چیزوں کو بہتر کرنے میں اپنا کلیدی کردار ادا کریں گے۔ نواب شناء اللہ زہری صاحب کا، آپ کی پارٹی کے قائدین کا چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کا، Co-Chairman آصف علی زرداری صاحب کا آپ آئے ہیں اور ہمیں عزت بخشی میرے لیے الفاظ نہیں ہیں کس طرح شکریہ ادا کروں آپ کی پارٹی کا کس طرح شکریہ ادا کروں إنشاء اللہ آپ سے مشورہ لیتے رہیں گے، آپ ایک تجربہ کار پارٹی یعنی PTI میں اور سینئر بھی ہیں آپ کو اللہ نے بہت اہم عہدے نوازے ہیں تو آپ کے experience سے فائدہ اٹھا کر بلوچستان کی بہتری کے لیے میں Thank you نواب شناء صاحب۔ نواب اسلم رئیسانی صاحب جنہوں نے اس تحریک میں ساتھ دیا میں ان کا بھی مشکور ہوں کہ إنشاء اللہ ان کو اللہ نے چیف منستر بنایا وہ بھی سینئر بندے ہیں اور جس طرح انہوں نے گورنمنٹ چلانی ہے ہر وہ سینئر بندہ اور جو اس ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگ ہیں میں سب کے مشوروں سے چلوں گا۔ کیونکہ چیف منستر وہ ہیں، میں کیا چلوں گا وہ ہمیں مجھے ساتھ لے کر چلیں۔ PTI کے تمام دوستوں کا اور سردار یار محمد رند صاحب کا، عمران خان صاحب کا اور ان کے پارلیمانی لیڈر کا ان کا بھی میں مشکور ہوں کہ وہ ہمارے allies میں سب سے بڑی پارٹی ہے۔ لیکن اُس سے بڑھ کر جو میرے لیے محترم ہیں نصیب اللہ مری صاحب ہیں جو front line warrior میں سے تھے جس نے جس جوانمردی سے ہمارے حوصلے بلند کرتے رہے اور چیزوں کو اس تحریک کو آگے بڑھاتے رہے میرے لیے الفاظ نہیں ہیں میں کس طرح آپ کا شکریہ ادا کروں۔ آج اگر اس قائد ایوان کی امتحان والی سیٹ پر بٹھایا اس میں سب سے زیادہ گناہ آپ کا ہے۔ گناہ نہیں ہے دعا ہے جس طرح آپ لوگوں نے جس طرح اُمید کی ہے اور ہم سب کو اسی میں ثابت قدم رکھا اور چیزوں کو آگے بڑھایا۔ میں آپ لوگوں سے تمام میرا سد صاحب! آپ لوگوں نے جتنی قربانیاں دی ہیں، پہلے بھی کہا کہ بلوچستان کی تقدیر

بدلنے میں ہم سب اسلام آباد کا رخ کریں گے اور عمران خان صاحب وزیر اعظم کے پاس جائیں گے۔ اس سے بلوچستان کے لیے جتنا کرسکیں میری ٹیم آپ ہیں، آپ لوگوں کی سربراہی میں انشاء اللہ ہم اسلام آباد جائیں گے۔ وہاں سے بلوچستان کے لیے چیزیں لائیں گے۔ اور یوروکریسی سے میری request ہے کہ ان کو یقینی بنائیں کہ وہ ground پر لگیں۔ یوروکریسی کے تمام دوستوں کو میں ساری ٹیم کو as a partner، as a advisor آپ ہیں، اور چیزوں کو ground پر آپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ensure کروائیں کہ وہ ground پر لگی ہیں۔ میں آپ سے پوچھوں گا کسی سے نہیں پوچھوں گا۔ میں یہاں پر تقریر کرنے نہیں آیا ہوں۔ یہاں پر presentation لینے نہیں آیا ہوں۔ یہاں پر presentation دینے نہیں آیا ہوں، یہ میرا کام نہیں ہے یہ آپ کا کام ہے آپ اپنا کام کریں ہمارا کام ہے عوام کی مفاد میں جو فیصلے ہوں گے ہمیں وہ ground پر وہ چاہیے۔ یہ میں آٹھ، آٹھ گھنٹے کی میٹنگوں میں مت پھنسائیں جو آپ کا کام ہے آپ کریں، ہمارا کام ہے عوام کے لیے فیصلے کرنا اور اُس کا result آپ سے مانگنا۔ اور یہ فالکوں کی زیادہ ہمیں اُسمیں پھنسائیں مت۔ جو چیز آپ لوگوں کے اختیار میں نہیں ہیں مجھے بھیجیں، جو عوام کے مفاد میں ہے اُس کو میں نے کرنا ہے چاہے اُس کے لیے مجھے جیل جانا پڑے۔ قانون عوام کے لیے بناتے ہیں۔ اگر عوام کی ضرورت کے لیے کہیں پر relax کرنا پڑے میں کروں گا اُس پر جو کچھ بھی ہوتا ہے میں اُس کی سزا بھگتے کے لیے تیار ہوں آپ لوگ ڈریں نہیں۔ آپ صرف مجھے بھیجیں باقی میں نے کام کرنا ہے۔ کیونکہ فوری طور پر جو burning issues ہیں ان کو میں address کروں گا۔ آپ تمام Stakeholders بلوچستان میں ہمارے جتنے ہیں، ان کو onboard کر جس میں یوروکریسی ہے آپ تمام ہمارے جو میں نے اعلان کر دیا آپ لوگ چیف منسٹر ہو گے، میں آپ کا تابعدار، تو آپ تمام دوستوں کے مشورے سے ہم اپنی پالیسی 15 دن کے بعد اسمبلی میں، میڈیا میں، سب کے سامنے رکھیں گے اور ہم نے کیا آگے جو ہمارے پاس نام آگے ہے 16 مہینے ہیں کتنے ہیں، یہ تو پتہ ہی نہیں چلے گا سولہ اٹھارہ مہینے، لوگوں کو پانچ پانچ سال کا پتہ نہیں چلا، تو اُس کی پالیسی بنائیں گے اور عوام کے سامنے رکھیں گے اور ensure کروائیں گے کہ وہ پالیسی صرف کاغذوں میں نہیں ہوں، باتوں میں نہیں ہوں، وہ ground پر ضرور لگنی چاہیے۔ وہ باتیں ہم کریں جو ہم کر سکتے ہیں، اور تمام دوستوں نے جس طرح مشورے دیئے ہیں یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے انہوں نے وہ لیے، ensure کرواتا ہوں انشاء اللہ کہ وہ چیزیں کہ جو positive suggestions آپ نے دیئے ہیں، ان کو اپنے لیے اصلاح کے طور پر، نواب شناہ اللہ صاحب نے بڑے اچھے انداز میں جس طرح چیزوں کو کہا اور پیش

کیا فلور میں، میں نواب صاحب کا شکریہ کہ آپ نے آدھا میرا کام آپ نے کر لیا ہے، آدھا کام بھی ہے کہ افسران ان کو implement کریں اور چیزوں کو آگے بڑھا دیں۔ انشاء اللہ آپ کی رہنمائی لیتے رہیں گے، نواب رئیسانی صاحب کی بھی رہنمائی۔ یہاں پر جیسے آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان ایک پسمندہ صوبہ ہے۔ اتنے ہمارے پاس cushion نہیں ہیں کہ ہم ہر بندے کے مسائل حل کر سکیں۔ اور انکو روزگار دیں۔ ایگر لکچر نہیں ہے، محدود وسائل میں بلوچستان کے عوام کی اُس طرح خدمت ہم شاید نہ کر سکیں جو اُنکا حق ہے۔ روزگار کا زریعہ جو جو ہے، میں فیڈرل گورنمنٹ سے جو Stakeholders ہیں اُنکے ساتھ بیٹھ کے جہاں تک ہم اُنکے لئے روزگار پیدا نہیں کر سکتے ہیں یا انکو نوکری نہیں دے سکتے ہیں تب تک جو resources ہیں border کی شکل میں یا کسی شکل میں یا Stakeholders کے ساتھ بیٹھ کے جو border issues ہیں جہاں پر ہمارے بارڈر بند ہونے سے، میں اُنکے ساتھ بیٹھوں گا اور عوام کا وکیل بن کے انشاء اللہ بارڈر میں relaxation دیں گے اور لوگوں کو relief دیں گے تاکہ وہ اپنا روزگار کر سکیں۔ اگر کوئی چیزیں بند کر دیتے ہیں تو seat میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا اگر میں اُن کیلئے روزگار مہیا نہیں کر سکتا۔ اگر انکو بند کرنا ہے فیڈرل گورنمنٹ نے تو ان کیلئے ہمیں اتنے نوکریاں دیں تاکہ بلوچستان کے غریب عوام کو ہم روزگار دے سکیں۔ نہیں توجہ تک نہیں دے سکتے ہیں اُنکے لئے جو available resources ہیں انکو ہم بند کرنے نہیں دیں گے۔ بلوچستان عوامی endowment fund جو پچھلی گورنمنٹ 2018ء میں شروع کیا تھا جام صاحب نے اس کو continue کیا اُس میں پیسوں کی کمی ہے، وہ اچھی چیز ہے اس کو بہتر کرنے کیلئے آپ اس میں بہتر planning بھی لا سکتیں کہ کیا ہم اس میں بہتری لاسکتے ہیں، اپنے تمام ممبروں کا advice لے کے اس میں مزید کیا کیا بہتری لاسکتے ہیں اس میں 2 ارب روپے کا مزید اعلان کرتا ہوں۔ جتنے زیر التواء cases ہیں جن میں cancer، موزی امراض شامل ہیں، کی funding حکومت بلوچستان کر سکی۔ تمام خالی آسامیاں ابھی تک پُر نہیں ہو سکیں ہیں سیکرٹری صاحبان!، چیف سیکرٹری صاحب! فوری طور پر انکی planning بنائیں دسمبر تک یہ fill ہونے چاہیے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)۔ کوئی post خالی نہ رہے، proper channel through جو بھی آپ کی چیزیں ہیں انکو آگے بڑھانیں۔ اور اس میں کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ کمی کی وجہ سے کہیں پر وہ رُک جائے یا legally طور پر منسلک آ جائیں تو ہمیں عوام کو relief دیتی ہے جو چیزیں available ہیں وہ تو فوری طور پر کرنا چاہیے ہمیں۔ Medical میں جو reimbursement cases کے جو وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں، وزیر اعلیٰ کے پاس اتنے کام ہیں

میرے خیال میں ان چیزوں کو ہمارے وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے انکو نہیں چلتا چاہیے، اس کو سیکرٹری health کے حوالے کر دیں۔ تمام قیدی، جو قیدی بند ہیں، جب ہم پانچ دن بند تھے ہمیں پتہ ہے کہ کس طرح مشکل حالات ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی جس طرح entertained کیا سارے مبروعوں نے اور ہمیں ہماری اصلاح کی تھوڑی ہمیں خوشی تھی لیکن جیل، جیل ہوتا ہے۔ تو تمام قیدیوں کے لئے دو مہینے کی چھوٹ کا اعلان کرتا ہوں۔

Balochistan Education Endowment Fund اچھا اقدام ہے جو ہم نے 2018ء میں شروع کیا جام صاحب نے اس کو آگے بڑھایا اُس میں fund کی کمی نہیں ہونی چاہیے، 2 ارب اپنی اعلان کرتے ہیں اگر آگے بھی ضرورت ہو تو آگے بھی دے دیں۔ Centre of Excellence

Institution میں بلوچستان کے بچوں کیلئے scholarship کا اعلان کرتا ہوں۔ پچھلی دفعہ ہم نے ایک program شروع کیا تھا کھلی پکھری بہت مشکل کام ہے، ہر بندے کے مسائل حل کرنا، لیکن مجھے دعا نہیں جن کی لگی ہیں وہ میرے خیال وہی عوام ہے اُنکی وجہ سے، یہ تو اپنا حق سمجھتے ہیں کی چیف منسٹر سے جو کام کریں۔ اس کام کرو ایک نہیں کیا شاء بلوچ ناراض ہو جائیں گے۔ اُس کو کوئی فرق نہیں پڑتا چیف منسٹر اُس نے لایا، وہ خود ہی سمجھتے ہیں کہ اُنہی کا حق ہے دعا نہیں اُنکی ملیں گی ایک جو غیریہب عوام ہیں اُنکے ساتھ ایک دفعہ ہاتھ ملا نہیں میرے خیال میں سو سال تک یاد رکھیں گے MPA سے زیادہ میں عوام کو ترجیح دونگا اور کوشش کروں گا کہ اُنکے نزدیک ہو جاؤں۔ اور سی ایم سیکرٹریٹ عوام کیلئے بند نہیں ہونا چاہیے۔ میڈیا کی بھی وہاں تک رسائی ہوتا کہ وہ ہماری اصلاح اور ہمارے احتساب میں پیش پیش ہو۔ اور جس چیز کی کمی ہے اُس کو دور کرنے میں میڈیا ہمارا مددگار ثابت ہو گا۔ تمام میڈیا کے دوستوں کا شکریہ۔ اور ریڈی زون میں میرے خیال میں پھر بیٹھتے ہیں آئی جی۔ صاحب، ریڈی زون ہونا نہیں چاہے۔ عوام کے نمائندے جدھر بیٹھتے ہیں وہاں عوام کو ہونا چاہیے۔ کھلی پکھری کو میرے خیال میں بجائے ادھر، میری خواہش ہو گی کہ ہر division میں اور اُس کے بعد ہر ڈسٹرکٹ میں کھلی پکھری لگائیں۔ سب سے پہلے ہم، گوادر تو ہر ایک جاتا ہے نصیر آباد سے شروع کرتے ہیں second گوادر پر جاتے ہیں۔ نصیر آباد کے دوستوں نے جس طرح ساتھ دیا پھر حاجی صاحب کے علاقے میں جائیں گے تاکہ وہ بھی خواب دیکھنا بند کر دیں۔ First اُدھر second کھر جدھر آپ لوگ کہیں، کہاں کریں؟۔۔۔ (مداخلت) نہیں نہیں پھر ہر MPA کے، سریاب میں بالکل آئیں گے۔ سریاب میں تو بھی پروگرام ہے جائیں گے۔ چیف منسٹر کی کھلی پکھری بھی شکایات میجنمنٹ سسٹم کا نفاذ بھی ہم شروع کریں گے۔ جس میں لوگوں کی شکایات کا ازالہ ہفتوں میں کیا جائے۔ زلزلہ زدگان کیلئے میں نے چیف سیکرٹری سے کہا ہے کہ

---(مداخلت) یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہر نائی کے، زیارت کے منظر، منظر نہیں ہیں نمائندہ، لیلیٰ ترین صاحبہ، اچھا! میں بھول گیا، میں اپنی تینوں بہنوں کا مشکور ہوں جس تکلیف سے گزرے ہیں لیلیٰ ترین صاحبہ، ماہ جبین صاحب، بہن بشری صاحبہ، میری زندگی میں کبھی انکو نہیں بھولوں گا کہ آپ لوگوں نے جس طرح --- (ڈیک بجائے گئے) اور حاجی اکبر آسکانی صاحب کا۔ لا لا رشید صاحب، احسان شاہ صاحب آپ لوگوں کی قربانیاں کبھی رایگاں نہیں جائیں گی انشاء اللہ آپ، یہی چیزیں انشاء اللہ ہمیں آگے بڑھائیں گی۔ اتنے مشکل حالات سے نکل کے ہم نے جب سی ایک شپ سننجاں، میرے خیال میں ہمیں چاہیے کہ ہم صوبے اور عوام کی بہتری کیلئے کام کریں جس طرح اللہ نے مدد کی اس کو اگر ہم بھول جائیں تو میرے خیال میں پھر ہم کسی چیز کے حق دار نہیں ہیں۔ صفائی، تمام بلوچستان کی ہمارے لئے اہم ہے۔ فرد واحد یہاں گورنمنٹ کی مشینری میرے خیال میں صفائی میں وہ کردار ادا نہیں کر سکتی جب سول سو سال تھی۔--- (مداخلت)

ملک نصیر احمد شاہوی: سریاب کی صفائی کبھی نہیں ہوئی۔ آپ بھی کوئی میں رہتے ہیں۔

قامد الیوان: ابھی میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گا۔--- (ڈیک بجائے گئے) سیکرٹری صاحب! جتنے پیسے لگتے ہیں لگادیں۔ کوئی کی صفائی اور باقی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کی صفائی یہ میں انشاء اللہ خود روڑوں پر ہوں گا، باقی چیزیں کریں گے کوئی کو ایک دفعہ ایسا صاف کریں گے جہاں کچھ بھی آپ کو گندھ نظر نہیں آئے گا۔ (ڈیک بجائے گئے) اور پھر ہم اپنے clean-city کے طور پر آگے لیکر جائیں گے اور عوام سے اس میڈیا کے request through میں عوام سے request کرتا ہوں کہ جب تک عوام partner نہیں بنیں گے گورنمنٹ کی چیزوں کے ساتھ نہیں دیں گے، صفائی میں ہمارا ساتھ نہیں دیں گے، اس صفائی ہم میں ہم بھی پیش پیش ہونگے، ہمارے سارے سو شل، جو عوام ہیں وہ اس میں ہوں گے، ہمارے جتنے بھی ملازمین ہیں وہ بھی ساتھ چلیں تاکے ہم نے اس میں کوئی کسر، ایک دفعہ صاف کریں گے پھر عوام سے request کریں گے اب صفائی کو maintain رکھنا آپ کا کام ہے۔ میں ہزارہ کیمیونٹی کو مبارکباد دیتا ہوں میں جب بھی جاتا ہوں۔ اگر یہ کر سکتے ہیں تو ہم کیوں کر سکتے؟ اسکا مطلب گورنمنٹ میں کمی نہیں ہے عوام میں کمی ہے۔ ہم اپنی اصلاح کریں ہم اپنی چیزوں کو بہتر کریں۔ میں ایک visit پر تھا میرے ساتھ میرے معزز ممبر بیٹھا ہوا تھا، Uganda کے دورے پر، وہاں ہم جا رہے تھے اس نے پانی پیا اور بوتل باہر پھینک دیا۔ Uganda ہم سے بہت بُری حالت میں ہے اسکے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ tourism میں تھوڑے بہت پیسے آتے ہیں natural resources کچھ ہے نہیں کہ وہ اپنے ملک کی بہتری کریں، ہائی وے کے علاوہ اُنکے street کے بھی

roads نہیں ہیں۔ سردار صاحب بھی ساتھ تھے۔ ہمارا ایک روپیہ اُنکے 600 روپے، وہ پہلا ملک ہے وہاں ہمارے پیسے کی قدر ہے۔ اللہ کرے اس ملک کے پیسے کی قدر ہو، باقی ملکوں کے برابر آجائے۔ لیکن آئیگا انشاء اللہ، لائیں گے کون؟ عوام کے نمائندے اور عوام اور ہم مل کر احسان کریں کہ یہ ملک ہمارا ہے اس کی جتنی چیزیں ہیں وہ اُنکی ہیں **ownership** لے لیں تو میرے خیال میں چیزیں مشکل نہیں ہیں۔ جب ہم جا رہے تھے تو بوتل پھینکا، ہماری سیکورٹی کے لئے وہاں لیڈی انپیٹر بیٹھی ہوئی تھی۔ تو اُس نے پیچھے مڑ کے دیکھا اور mood-off کر کے آگے، کیونکہ ہم اُنکے مہماں تھے کچھ کہ نہیں سکتی تھی۔ تو میں نے اُس معزز زمبر سے کہا کہ آپ نے کیا کیا؟ بولتا ہے ”میں نے پانی پیا، خالی بوتل پھینک دیا“۔ تو میں نے کہا ”کہ باہر کہیں بھی آپ کو کوئی چیز نظر آ رہی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یورپ، یہ چیزیں، وہ چھوڑ دیں۔ اگر رسول سوسائٹی ساتھ ہو جس طرح میں بیان کر رہا ہوں۔ تو میں نے کہا ”کہ باہر کہیں آپ کو گندھ نظر آ رہا ہے، پلاسٹک نظر آ رہا، ہے درختوں کے پتے نظر آ رہے ہیں، سیور تج لائن بہتی ہوئی نظر آ رہی ہے؟“ بولتا ہے ”نہیں“۔ میں نے کہا کہ ”پھر آپ نے اچھا نہیں کیا“۔ پھر میں نے اُس لیڈی انپیٹر سے پوچھا ”کہ آپ کو بُرا گا؟“ اُس نے آگے سے کیا بات کی ”کہ جو میرا گھر لو گندھا کرے وہ مجھے اچھا لگے گا؟“ مطلب وہ ملک اُس کا گھر ہے۔ اگر یہ ہمارے احساسات ہوں کہ ہم اپنے ملک کو گھر سمجھیں تو میرے خیال سے کوئی اُس کو گندھا نہیں کر سکتا۔ آگے سے اُس نے کہا ”کہ آپ کا قصور نہیں ہے آپ کی لیڈر شپ کا یہ حال ہے تو آپ کے عوام کا کیا حال ہو گا؟“۔ ہم وہیں پر میرے خیال میں ہمارے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے کہ ہم زمین میں جائیں یا آسمان میں۔ دیکھیں! صرف اُس کا نہیں تھا۔ ہم سب دیکھتے ہیں کہ اگر وہاں چار پکڑے کے ڈبے پڑے ہوئے ہیں، پانچواں ہم بھی دیکھتے ہیں۔ اگر باہر ملک میں جاتے ہیں، ہم قانون کی پاسداری کر سکتے ہیں، یہ عوام سے request نہیں کر سکتے ہیں؟ باہر جاتے ہیں، جہاں ہمارے ہاتھ میں dustbin اور waste-bin نہیں ملتا ہے تو ہم اُس کو جیب میں ڈالتے ہیں، ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ یہی کہیں، جہاں بھی ملتا ہے ہم وہاں ڈال دیں۔ اگر ہمیں نہیں ملتا ہے گاڑی میں موٹر سائیکل میں ہاتھ میں شاپر ملے ہم وہاں ڈالیں۔ یہاں ہمارے لیے اچھے پارک بننے ہوئے ہیں اسلام آباد میں میں گیا، پارک بننے ہوئے ہیں، وہاں wastebin پڑے ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ادھر کسی نے کھانا کھایا ادھری چھوڑ دیا، ادھر کھایا ادھری چھوڑ دیا۔ اسلام آباد احمد شاہ بہترین شہر ہے۔ اور وہاں بہت management ہے۔ دیکھیں! چیزیں عوام نے بہتر کرنی ہیں۔ عوام اپنی اصلاح کریں اور عوام دیکھیں۔ ہم اُن کے نمائندے ہیں اگر وہ صحیح ہوئے ہم سب صحیح ہوئے گے۔ ہمارا احتساب عوام کریں

اور اپنا بھی احتساب کریں۔ کسی کی طرف انگلی کرنے سے پہلے دیکھ لیں کہ چار انگلیاں اُس کی اپنی طرف ہیں۔ تب آپ اپنی اصلاح کریں گے تو ہم آگے بڑھیں گے۔ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ ہم باہر صحیح ہوتے ہیں تو ادھر نہیں ہوتے۔ تو اس کا مطلب کہ ہم اپنی state کی چیزوں کو اپنے ملک کو اپنانیں سمجھتے ہیں صرف نعرہ بازی اور تقریروں تک ہم اس ملک کو اپنا سمجھتے ہیں۔ اور 14 اگست مناتے ہیں 23 مارچ مناتے ہیں۔ یہ میرے خیال میں ہمارے لیے مناسب نہیں ہے۔ ہم ہر روز 14 اگست منائیں ہر روز 23 مارچ منائیں اور ہر وقت اپنی state کی خدمت میں آگے آگے ہوں۔ سب سے بڑا مسئلہ ہے ٹریفک کا۔ ٹریفک کے flow کا۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ آج کے بعد جو پہلے ہوئے ہیں میرے لیے کوئی روٹ نہیں لگا سکیں۔ کہیں میری وجہ سے ٹریفک بلاک نہیں کر دیں۔ اگر خدا انخواستہ آئی جی صاحب، چیف سینکڑی صاحب کوئی روٹ کی وجہ سے ٹریفک کی جام کی وجہ سے کوئی آدمی مر جائے میں اپنی موت کو ترجیح دوں گا میں اُس کا خون اپنے سر پر نہیں لینا چاہتا۔ میرے لیے please یہ نہیں کریں۔ مجھے آپ نے بلٹ پروف گاڑیاں دی ہیں سیکورٹی گاڑڑ دیے ہیں کوئی کچھ نہیں کرے گا اگر کرتا ہے تو اس کرسی کے لیے وہ ویسے بھی change ہوتی ہے بے وفا کرسی ہے اُس کی پرواہ نہیں ہے۔ اس کے لیے نیابندہ آجائے گا۔ میرے لیے کوئی ایسا کام نہیں کریں جو میرے لیے، میری آخرت کے لیے عذاب کا باعث بنے اور میں اُس کا جواب نہیں دے سکوں کہ میں نے اپنے اس امتحان میں کس کس کو امتحان میں ڈالا۔ اور کس کا خون میرے سر پر ہے۔ short term, long traffic flow کے لیے term سارے وہ بنا سکیں اور ایک hire کر دیں چیف سینکڑی صاحب international firm کو تاکہ proper ایک وہ بنا سکیں، جتنے پیسے لگتے ہیں گیں۔ پیسے انہی کاموں کے لیے ہیں۔ ہم لوگوں کو سہولت نہیں دے سکتے ہیں، ٹریفک کے حادثات ہوتے ہیں، ٹریفک بلاک ہے، لوگ ہر جگہ جاتے ہیں کوئی ہسپتال نہیں پہنچ سکتا ہے، کوئی اسکوں نہیں پہنچ سکتا ہے، کوئی آفس نہیں پہنچ سکتا ہے، تو اس کے لیے فوری طور پر آئی جی صاحب! آپ اس چیز کو دیکھیں، چیف سینکڑی صاحب دیکھیں۔ کیا ہم فوری اقدام کر سکتے ہیں۔ اور جب پندرہ دن کے بعد ہم جو پلانگ دینے گے اُس میں کس طرح ہم اس کو بہتر کر سکتے ہیں۔ یہ ہماری priority ہے۔ انکو ہم نے ضرور کرنا ہے۔ صفائی اور کوئی ٹریفک کی روائی۔ صحیح کا شعبہ، جو سیاست کی نظر ہے میرے خیال میں جتنے چیف منٹر آئے ہیں منٹر آئے ہیں انہوں نے بہتر نہیں کر سکا۔ جب تک عوام ساتھ نہیں دیں ڈاکٹرز ساتھ نہیں دیں یہ ڈیوٹیاں proper نہیں کر لیں میرے خیال میں ہم بہتر نہیں کر سکتے۔ اس میں سخت اقدامات کی ضرورت ہے۔ چیف سینکڑی صاحب! اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہوئی چاہیے۔ اگر کوئی ڈیوٹی نہیں دیتا ہے اچھی تغیرات سے

باہر سے لوگ لا کیں لیکن health sector کو ہمیں بہتر کرنا پڑے گا تمام stakeholders کے مشورہ سے کہ اس کو کس طرح ہم بہتر کر سکیں، یہ دو ملکے ایجوکیشن اور ہیلٹھ۔ ہم اپنے لوگوں کو یہ چھوٹے چھوٹے اسکیموں میں نہیں پڑیں health facilities میں، اور education میں ہم زیادہ، زیادہ نہیں ہمیں 100% اپنے آپ کو وقف کرنا چاہیے education کی بہتری کے لیے۔ ہماری جو ہے ہماری youth ہے، ہمارے جو بچے ہیں ان کی بہتری کے لیے کہ اللہ پاک کرے وہ دن بھی آجائیں۔ ہمارے سامنے مثالیں ہیں اگر اس وقت چیزیں بہتر ہون گے کہ یہاں سیکریٹریز، یہاں ایڈیشنل سیکریٹریز، یہاں پر جتنے ہمارے ملازمین ہیں officers ہیں اور معزز ارکین اسٹبلی اپنے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں ڈالیں گے تب ہم اس اسکولوں کو بہتر کر سکتے ہیں جب تک ہم خود اپنے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں نہیں ڈالیں گے کبھی بھی آپ یہ نہیں کر سکیں گے۔ ہمارے سامنے مثال ہے ہم سے ہیں جو ہمارے سیکورٹی ادارے ہیں، فوج ہے، سپاہی سے لے کر جیزال تک سرکاری ہسپتال ہے۔ کیوں کہ وہ سارے وہیں پر اپنا علاج کرتے ہیں تو اس میں کوئی کمی نہیں ہے سب کچھ ان کا بہتری کی طرف جا رہے۔ اسکول، سپاہی کا بچہ اُدھری پڑھتا ہے جیزال کا بچہ بھی اُدھری پڑھتا ہے۔ تو اگر وہ کر سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم اپنے عوام کے فورس ہیں۔ ہم اگر یہ steps اٹھائیں اس کے لیے ہمیں آپ سب کا تعاون چاہیے۔ اگر ہم اپنے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں ڈالیں اور انکو بہتر کریں۔ آپ اپنے لیے کریں گے تو غریب کا بچہ بھی اچھا schooling اور اچھا life رہے۔ وہ ہمارا future ہے، وہ ہمیں یہ ملامت نہیں کریں کہ آپ نے ہمیں کیا دیا۔ صرف تقریریں تو شاء بلوج صاحب بہت کرتے ہیں۔ جب بھی شاء بلوج صاحب! آپ جب اجلاس ہو گا میں آپ کو باہر بھجوں گا تاکہ ہمیں نگ نہیں کریں۔ اور میں بتاؤں میرے والد اور دادا بھی MPA رہے ہیں، education minister بھی رہے ہیں۔ جب یہ education minister central school میں پڑھ رہا تھا۔ تو لوگوں نے کہا کہ اچھے اسکول میں بھجو۔ تو انہوں نے کہا کہ میر ایٹا اچھے اسکول میں جائے گا تو میں اسکول کو کس طرح بہتر کروں گا۔ لیکن نظام ایسا تھا کہ، اور میں central school میں پڑھا ہوں، شروع میں تعمیر نہ میں بھی تھا۔ جب والد صاحب منتشر ہوا تو تعمیر نو سے مجھے نکال کر سینٹرل اسکول میں مجھے ڈالا۔ آج بولتا ہے میں اپنے بچے کے لیے اچھا اسکول دیکھتا ہوں اور غریب عوام کے لیے سرکاری اسکول ہے۔ تو میں کبھی اپنے اللہ تعالیٰ کو جواب نہیں دے سکوں گا کہ میں اپنے اس ذمہ داری سے کس طرح غافل ہوا۔ اور اپنے بچے کے لیے اچھا اور دوسروں کے لیے سرکاری۔ اگر بہتر کر سکوں یا نہیں کر سکوں جب تک میں education minister

ہوں آپ سینٹرل اسکول میں پڑھیں گے۔ تو اُس سے مجھے بڑا، شاید میں ایجوکیشن میں بہتر نہیں ہو سکا لیکن مجھے احساس ہوا کہ چیزوں کو بہتر کرنے میں اگر ہم نکلیں تو بہتر کر سکتے ہیں۔ جب میں بیمار تھا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: میر صاحب اذان ہو رہی ہے۔

(خاموشی۔ عشا کی اذان)

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔ جی میر صاحب اذان ختم ہو گئی۔

قائد ایوان: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ جب میں بیمار تھا، سال پہلے کینٹ میں رہتا تھا، اسپیکر کو جو گھر آلات ہوا، اُس میں، سی ایم ایچ ساتھ تھا میرے گھر کے۔ تو نکلا سی ایم ایچ کی طرف، ذہن میں آیا کہ اگر اپنے ہسپتا لوں میں خود کا علاج نہیں کرتے ہیں تو پھر چیزوں کو بہتر نہیں کر سکتے ہیں۔ کیا ہو گا یہاں دو دن میں ٹھیک ہو جاؤں گا وہاں چار دن میں ہو جاؤں گا؟ لیکن مجھے احساس ہو جائے گا۔ میں اسپیکر ہوں میں جس چیز پر تھا اس وقت میں اسپیکر تھا بھی نہیں ہوں آپ ہیں۔ تو کسٹوڈین کی حیثیت سے میری ذمہ داری بنتی تھی کہ میں اپنے آپ کا وہاں علاج کروں اور دیکھوں کہ کیا facilities ہیں۔ آپ یقین نہیں کریں گے اسپیکر صاحب! جب میں گیا وہ حیران تھے کہ اس کو کہاں لے جائیں۔ کبھی بھی اتنے یہ پوسٹ والے کبھی گئے نہیں ہیں۔ اُنکے لئے جگہ نہیں تھی۔ بی ایم سی گیا۔ اب میں مرہا ہوں اُنکے پاس جگہ نہیں ہے۔ میں نے کہا مجھے نارمل وارڈ میں بھی جو مجھے نہیں چاہیے وی آئی پی وارڈ میں مرہا ہوں آپ لوگوں نے مجھے ایم ایس کے دفتر میں بٹھایا ہے۔ کیا کریں اُن کے پاس کوئی جگہ ہی نہیں تھی۔ پھر جب میں نارمل وارڈ میں داخل ہوا تو انارش ہو گیا کہ باقی لوگ ڈسٹریب ہو گئے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم یہاں آپ کا کیا تھا؟ صرف معدے میں pain تھا۔ کچھ بھی نہیں تھا۔ ہم آپ کا علاج ادھر نہیں کر سکتے ہیں سول ہسپتال میں جائیں۔ تو ادھر سے میں نکلا سول ہسپتال گیا۔ آپ یقین نہ کریں کیونکہ نارمل اُس میں رہتا تو رش بہت زیادہ تھی۔ تو لوگوں کے لئے بھی مشکلات پیدا کرتا۔ میں تو بہتری کے لئے آیا تھا مشکلات کے لئے نہیں آیا۔ تو مجھے وہاں گورنر کا ایک روم ہے۔ مخصوص کمرہ ہے۔ آپ یقین نہیں کریں گے کبھی کوئی گیا ہی نہیں ہے۔ وہ ویڈیو بھی میڈیا والوں نے بنائی تھی جس طرح کی حالت تھی۔ تو گورنر کا مخصوص کمرے کی یہ حالت تھی باقیوں کا کیا ہو گا؟ مقصد ہمارا یہ نہیں تھا کہ میں ایک شوشاک کے لئے وہاں جاؤں۔ میں نے کہا کہ اپنی چیزوں کو own کرنا ہیں۔ کچھ نہیں ہو گا۔ جس کو اللہ کے میرے خیال میں اُس کو کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہے یہ ڈاکٹر توذر یعنہ ہیں شفاء دینے والا تو اپر ہے اقتدار دینے والا اوپر ہے۔ یہاں سارے بیٹھے ہیں یہ ذریعہ ہیں کوئی کسی کو۔ ہم اتنی حیثیت نہیں رکھتے ہیں اسپیکر

صاحب! جب سانس لیتے ہیں تو یقین ہے کہ اگلا سانس جب ہم لیں گے، ہم زندہ ہیں یا کہ نہیں۔ تو ہم کیا بات کریں کہ ہم نے کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا ہیں۔ کرنے والا اللہ ہے نیت صاف ہونی چاہیے مددگار وہی ہو گا۔ آپ نیت صاف کریں جب آپ اتنی ہمت نہیں رکھ سکتے ہیں کہ آپ اللہ کے حکم کے بغیر پانی پی سکیں۔ تو میں آپ کو کیا دوں گا؟ اس ایوان کو کیا دوں گا عموم کو کیا دوں گایا وہ مجھے کیا دیں گے، کوئی کسی کو کچھ نہیں دے گا نیت صاف کریں اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ ہماری نیت صاف ہے ہم عموم کے لئے اچھا کام کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو ہسپتال میں جب تک ہم خود نہیں جائیں گے، آفسرز نہیں جائیں گے آپ لوگ، میرے خیال میں چیزیں بہتر نہیں کر سکیں گے۔ چیف سیکریٹری صاحب! یہ ہمارا face ہے۔ اور جام صاحب کا میں شکر یہ جب میں ہسپتال میں تھا وہ آئے، گورنر صاحب آئے انہوں نے بہت سارے اقدام اٹھائے۔ لیکن بعد میں وقتی طور پر ہم بہت سارے اقدام اٹھاتے ہیں continuity نہیں ہے۔ ہسپتال اور ایجوکیشن میں continuity ہونی چاہیے فیصلے دنوں کے لئے نہیں ہونے چاہیے پر اپر پلان ہونے چاہیے پر اپر چیزوں کو آگے بہتر کرنا چاہیے اس پر کوئی کمپر و مائز نہیں ہے۔ چیف سیکریٹری صاحب! آپ اپنے سیکریٹری کو کہہ دیں جتنا پیسہ خرچ ہوتا ہے کریں، باقی چیزوں پر کرتے ہیں، کرپشن کے لئے کرتے ہیں، انہی کے لئے کریں۔ اور ایسا نظام بنا لیں جو عام بندے کو ریلیف ملے۔ اور اگر کچھ ایسا بھی سسٹم بنادیں کہ ہمارے بچے اگر وہ بہتر طریقے سے کہیں پروہ ہیں جہاں جہاں ہمارے بچے ہیں انکی سکالر شپ لازمی ہے کہ وہ کہیں پڑھ رہے ہیں ہم ان کو accommodate کریں گورنمنٹ کی طرف سے خرچ دیں اور اسکے لئے مجھے کوئی فائل کی وہ نہیں چاہئے یہ implement ہونا چاہیے ہم اپنے بچوں کو پڑھائیں اور ان کو بہتر تربیت کے لئے جہاں ہمیں ریسورس ملیں ہم انکی لائف بنا لیں۔ کیونکہ وہی ہمارا future leader ہے۔ کچھ ادھر بیٹھیں گے کچھ ادھر بیٹھیں گے لیکن چلانا انہوں نے ہے۔ اور اس اسمبلی یہ ہمارا face ہے اسیکر صاحب! ہم روتے رہے ہیں میں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ میں پچھلی والی باتیں نہیں کرنی ہیں۔ آج کے بعد جنگی بنیادوں پر اس کو ایک بہتر کبھی کسی کو کرنٹ لگ رہا ہے، کوئی گر رہا ہے، کسی کی سیٹ ٹوٹی ہوئی ہے، یہ بیس بائیس سال ہو گئے ہیں، اگر ہم اسمبلی کو بہتر نہیں کر پا رہے ہیں تو ہم کیا دعوے کریں گے کہ ہم کیا کریں گے۔ یہ ہمارا face ہے۔ اس لئے نہیں کہ ہمیں لگڑی فنڈری کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ بلوچستان کی خوبصورتی ہے مہمان آتے ہیں وہ دیکھیں گے کہ یار انکی یہ حالت ہے سب نے اپنے ہاؤسز بنائے ہیں ہم اپنے گھروں کو بنانے کے لئے نہیں آئے ہیں جو مزید ادارے ہیں جو ہمارے لئے احترام کا مقام رکھتے ہیں، ان کو بہتر ہونا چاہیے۔ گورنر ہاؤس، گورنر صاحب سے میں نے request کی کہ اس آفس کو بھی عموم کے لئے

active کیا جائے تاکہ ہم مل بیٹھ کے چیزوں کو بہتری کی طرف لیں۔ اور عوام کو ریلف دیں۔ گورنر صاحب کی مہربانی انہوں نے کہا کہ اس آفس کے لئے جو بھی ہوگا، اسٹیٹ کا یہ آفس ہے لیکن آج کے بعد بلوچستان کے عوام بھی اسکے لئے انکی بہتری کے لئے فلاں و بہبود کے لئے یہاں بھی کام لیں۔ چیف سینکریٹری صاحب! گورنر صاحب سے بھی وہ کریں، جو بھی بہتری کے لئے ہم کام کر سکتے ہیں کیونکہ سارے دفاتر کو ہم نے active کرنا ہیں۔ بہت سارے مسئلے چل رہے ہیں reinstatement کے۔ مجھے کہا گیا جب پچھلی دفعہ میں گیا گیٹ پر ملازمین عرصے سے بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک بات میں GO اصحاب! آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو کچھ مجبوری ہوتی ہے تو لوگ روڈوں پر نکلتے ہیں۔ ایسے کسی کوشش نہیں ہے روڈوں پر نکلنا۔ یا کوئی استعمال کرتا ہے۔ بنچے ہمارے ہیں۔ ہماری بہن بھائی ہیں۔ فورس کو ایسے تیار کرو کہ وہ ان کی سیکیورٹی کے لئے ہوں اپنی سسٹم کو ایسے بہتر کرو کہ اگر وہاں سے کچھ، وہ، ان کے ڈین میں کچھ ہوتا ہے وہ تکلیف میں ہوتے ہیں وہ روتے ہیں وہ گالیاں بھی دے دیتے ہیں دے دیں ہمیں گالیاں اگر ہم نمائندے ان کے حق ادا نہیں کر سکتے ہیں مہربانی کر کے ایسے آفسرز کو سامنے رکھیں کہ ہماری بچوں کو ماریں نہیں۔ جو ہم نے پچھلے ادواروں میں جو پرانے دیکھے ہیں کیا ہوتا ہے اگر آپ کے سپاہی کو کچھ اگر ہوتا ہے ہم اُس سے آ کر کے معافی مانگیں گے۔ کچھ نہیں ہوتا ہے سپاہی بھی ہمارے پچے ہیں۔ اگر ضرورت ہوئی اگر وہاں پتھر بھی پھینک رہے ہیں میں خود آؤں گا وہاں کھڑا ہو جاؤں گا ان کے سامنے مجھے پتھر ماریں سپاہیوں کو نہیں ماریں۔ اور سپاہی جو ہمارے سیکیورٹی کے لئے ہیں میں انکی قدر کرتا ہوں۔ انہوں نے یہ جو ہماری فورسز ہیں تمام فورسز آرمی، ایف سی، پولیس، لیوری میں ان کا مشکور ہوں انہوں نے اپنی جان کا نذر انہ پیش کر کے اس گلدتے کی حفاظت کی ہے اس عوام کی حفاظت کے لئے نکلتے ہیں آپ ہماری فورس ہیں عوام کے فورس ہیں میں عوام سے بھی ریکوئیٹ کرتا ہوں کہ یہ بھی باہر کے نہیں ہیں آپ کی سیکیورٹی کے لئے ہیں ایسی چیزیں، آپ نکلتے ہیں میں خود آجائوں گا میں غریب کا بچہ ہوں میں نواب سردار بھی، نواب صاحب بھی جب وہ تھے وہ خود جاتے تھے دھرنوں میں روڈوں پر جاتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ معدنوں نے نواب صاحب کی قیادت میں ہم لوگ تھے۔ تو معدنوں نے روڈ بلاک کیا تھا۔ نواب صاحب خود معدنوں کے پاس گئے ابھی بھی فوٹج ہیں وہ دکھا سکتے ہیں۔ میں جب سی ایم تھا میں بھی نواب صاحب، تربیت تو میں نے بہت ساری جگہوں سے لی ہیں بہت سارے۔ اللہ کرے کہ اچھے اچھے کاموں کا وہ مجھے مل جائے۔ ہمیں کچھ فرق نہیں پڑتا ہے میں جاؤں گا ظہور جان جائے گا پارٹی پر زینیٹ ہیں۔ ظہور جان! اس تحریک کو جس طرح آپ نے روح بخشی اور اسکو آگے برہایا میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ اور ترجمان صاحب نے ترجمان صاحب خوش ہیں کہ وہ میڈیا پرسن بن گئے

ہیں اور میڈیا میں اُس کا۔ تو آئی جی صاحب! یہاں دھرنے آئینے میں خود کھڑا ہوں گا۔ ہمارے پچے ہیں، مارے ہمیں کیا ہوتا ہے۔ کچھ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں، GPA کے ٹیچرز ہیں، چیف سیکرٹری صاحب! مجھے بتا دیں اسکو کبھی تک کریں گے مجھے date بتا دیں اُن کو permanent کرنے کا؟ میرے خیال میں دو دن تک۔ ہو سکے تو آج شام حلف کے بعد ہی مجھے دے دیں۔ نہیں تو ایک دن اور آپ کو دیتے ہیں کہ Monday تک ایجوکیشن میں ان کو permanent کیا جائے۔۔۔ (مداخلت) آپ نے ذمہ داری دی ہے صبر تو کریں proper C&W کا، آپ جو بھی پورے decision ہوئے ہیں، cabinet میں کہاں پر ہیں، مجھے اس کا working کر کے دے دیں، مجھے کہیں پر کوئی یہ رپورٹ ہے کہ وہ عدالتوں میں ہیں، کچھ hang ہیں یا کچھ ہیں، میں خود عدالیہ کے پاس، جدھر ہے۔ اور نیب کے جو DG ہیں، ان کو بھی میں request کروں گا، ملوں گا، پرنسپل سیکرٹری صاحب! آپ اس کو بھی، چیف سیکرٹری صاحب! نیب کے اُس میں۔ جنہوں نے ناجائز کیا اُن officers کے خلاف کارروائی ہوئی چاہیے۔ دیکھیں خدار! جو ملازم میں چوکیدار ہیں، چپڑا سی ہیں اُن سے ہمارا کیا لینادیتا ہے۔ یا ہمارا کیا لیں گے۔ جو 30 سال کے عمر میں لگے ہیں 20 سال انہوں نے سروس کی ہے ابھی 50 سال کے ہیں ناگھر کے ہیں ناگھٹ کے ہیں، وہ مزدوری کر سکتے ہیں نہ اور کام کر سکتے ہیں۔ تو اس کو فوری طور پر جو بھی جہاں بھی hurdles ہیں مجھے وہ hurdles لائیں، جس کے پاس جانا ہے میں خود جاؤں گا۔ اور اُن کو حل کر کے ان کو reinstate کرنے کا میں اعلان کرتا ہوں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) کے ملازم میں کا بھی بہت last cabinet issues ہیں۔ جو last cabinet میں جب میں تھا میں نے اُن کو کہا تھا کہ انکو permanent کریں۔ چیف سیکرٹری صاحب! وہ file تو چلتے رہیں گے۔ مجھے ہفتہ تک، اس کا بھی میں result نکالوں گا۔ اور انکو permanent کرنے کے احکامات جاری کروں گا۔ فی الحال اُن کا جو چھ مہینے کی تنجواں ہیں وہ فوری طور پر انکو دے دیں۔ جی میں جو 15 دن کا وہ جو آپ سارے lady health workers اور جو میڈیکل اور دوسرے سارے جہاں کمیاں ہیں، ہم کہاں پر اُن کو بہتر کر سکتے ہیں۔ اور کس طرح، قانونی، قانون و انوں عوام کے لئے نہیں ہیں۔ قانون ہم بناتے ہیں۔ ہم ہی جہاں اسکو ہمیں relax کرنا ہیں کر لیں گے۔ جو چیز عوام کے مفاد میں ہیں، لوگوں کے مفاد میں ہیں، میں اُن تمام اقدامات کو اٹھاؤں گا چاہے اُس کے لئے جو مجھے۔

قائد حزب اختلاف: قوانین میں ترا میم کریں بجائے اس کے۔

قائد الیوان: تو زندگی دینگے، relax کریں گے۔ عوام کی حکومت ہے، عوام کیلئے ہے، گواہر کے مسئلے بہت

زیادہ ہیں، گودار کا MPA بھی یہیں پر ہے۔ دیکھو! با تین کرتے ہیں، خود غائب ہو جاتے ہیں۔ گودار کے پانی کا مسئلہ، جب گودار جائیں تو صرف وہاں پر جا کے، یہاں سارا میٹنگیں کریں۔ وہاں اعلان کریں اور اس وقت ground پر چیزیں ہونی چاہئیں۔ گودار کے پانی کا مسئلہ ہم نے فوری طور پر حل کرنا ہے ہم welcome کرتے ہیں، آپ کو treasury ٹریزی یعنی بیچڑی میں۔ غیر قانونی مچھلیوں کو پکڑنا، ان کو چیف سیکرٹری صاحب دیکھیں، انکو فوری طور پر بند ہونا چاہیے۔ ماہی گیروں کے مسائل ہیں۔ وہاں جائیں گے اور وہاں کا نمائندہ بھی ہے۔ اور Stakeholder جتنے ہیں، ہم نے ان کو یہاں بلا کے ہم ان کے ساتھ سارا thoroughly-study کر کے وہاں ہم نے جا کے اعلان کر کے اُسی time کام شروع کرنا ہے۔

IA صاحب! غیر ضروری چیک پوسٹ جہاں ہیں، ان کو فوری طور پر ختم کریں۔ ہم ادھر آئے ہیں، عوام کو relief دینے، ہر چیک پوسٹ پر کھڑا کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں۔ پولیس کی ہوں، لیویز کی ہوں FC کی ہوں۔ اور ایک جامع منصوبہ بندی بنائیں۔ بارڈر جدھر زدیک ہے وہ بارڈر تک محدود ہوں، چاہے کشمکش کے ہیں، ہر ایک کو اپنے حدود میں رہنا چاہیے۔ صوبے کے بارڈر مضمبوط کریں۔ صوبے کے اندر جو چیز ہیں وہ عوام کو ہم نے relief دیتا ہیں۔ آپ بارڈر سخت نہیں کرتے ہو اور ہر جگہ پر لوگوں کو تکلیف دینا یہ میرے خیال میں اس صوبے کی حالات کو دیکھ کر ہم نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) باقی بہت ایسی چیزیں ہیں جو ہمارے دوستوں کے حلقے نظر انداز ہوئے ہیں، ان کو proper بیٹھیں گے جو نظر انداز ہوئے ہیں۔ ہمارا کام نہیں کہ کس حلقہ کا MPA کون ہے۔ اپوزیشن میں ہے یا گورنمنٹ میں ہے۔ ہم نے حلقے کو دیکھنا ہے۔ اور اس کی بہتری کے لئے ان کی ہم بھر پور مدد کریں گے اس حلقے کے۔ اور سریاب روڈ ہر روز جائیں گے۔ اور یہاں سے چیف سیکرٹری صاحب! حلف لینے سے پہلے میں نے طے کر لیا ہے، پہلے صفائی مہم شروع کریں گے۔ آپ کوئی جگہ بندوبست کریں۔ ہم یہاں سے نکلیں گے۔ اور اقیتی برادری کا جس طرح آپ نے ساتھ دیا انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ ہمارے بلوچستان کی روایات ہیں کہ وہ میں نے بتا دیا۔ ہم آپ کو ساتھ لیکر جو بھی بہتر کیونکہ بلوچستان کی روایات ہیں، قبائلی روایات کو ہم پاماں نہیں کریں گے۔ یہاں خواتین اور اقلیت ہمارے بہت محترم ہیں۔ ہر نانی میں ہم جائیں گے اور وہاں فاتحہ خوانی کریں گے چیف سیکرٹری صاحب! جو ہو سکتا ہے، ہم انسان ہیں، سختیاں ان کے اوپر آئے ہیں، یہ مت دیکھیں گورنمنٹ کا کتنا پیسہ جاتا ہے اگر ان کی relief کے لئے ہم کچھ کر سکتے ہیں اُس میں کوئی کوتا ہی، صرف ہم نے کھانا پینا اور راشن دینا PDMA کا وہ چیزیں نہیں کرنا ہے عوام کو direct چیزیں، اُس کے لئے proper مینگ کریں گے آپ کے ساتھ، لیلیٰ ترین صاحب کے

ساتھ اور جامع منصوبہ بنائیں گے۔ اور وہاں جائیں گے عوام کو ریلیف دیں گے۔ بہت سارے ایسے چیزیں ہیں میں بیان نہیں کر سکا۔ اگلے جو ہمارے 15 دن کے بعد جو ہم عوام کے سامنے آئیں گے اور چیزیں رکھیں گے کہ اس دوران ہم کیا کریں گے۔ تو میں آخر میں تمام دوستوں کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور یورو کریسی کو کہتا ہوں کہ hurdles create ہم ت کریں۔ آپ کی جتنی ذمہ داریاں ہیں، ہم خود اٹھائیں گے۔ آپ صرف ہمیں

بھیجیں، کام کرنا ہمارا کام ہے۔ Thank you.

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ میر عبد القدوس بزنجو صاحب۔ اب میں گورنر کا حکمنامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by Article 109(b) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973, I Syed Zahoor Ahmed Agha, Governor Balochistan hereby order that on conclusion of business, the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Friday the 29th October, 2021.

جناب اسپیکر:

اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک متوجی کیا جاتا ہے

(اسمبلی کا اجلاس شام 04:00 بجکر 50 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

